عمل صالح کی پہچان

تحریر

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین

www.KitaboSunnat.com

ترتیب و تدوین

آنسہ نبیلہ قمر و نادیہ قمر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

آئینہ مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
6	پیش گُفت
8	**عملِ صالح کی پہچان**
8	پہلی شرط
8	دوسری شرط
8	تیسری شرط
8	① **عملِ صالح کی شرطِ اوّلیں:** **صحتِ عقیدہ یا توحیدِ باری تعالیٰ پر مکمل ایمان**
9	توحیدِ باری تعالیٰ
10	**اقسامِ عبادت**
10	① قولی عبادات
14	② مالی عبادات
15	③ بدنی عبادات
17	سجدہ ایک عبادت: فاضل بریلوی کی نظر میں
19	**اقسامِ توحید**
19	① توحیدِ اسماء وصفات
22	② توحیدِ ربوبیّت
24	③ توحیدِ الوہیّت یا توحیدِ عبادات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	عنوان
27	انجامِ شرک: قرآن کی روشنی میں
29	انجام وتردیدِ شرک: حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں
32	تعلیماتِ شیخ جیلانیؒ: عقیدۂ توحید کے متعلق
34	حاجت روا اور مشکل کُشا کون؟
36	شرک اور اس کی سزا
38	بدفالی یا بدشگونی
41	تحفُّظِ عقیدہ کیلیئے دُوررس تدابیرِ نبوی ﷺ
44	غیرُ اللہ کی قسم کھانا
47	سحر یعنی جادُو
50	جادُو کا اثر و وجود یا حقیقت
52	جادو کی مذمّت وسزا
55	اقسامِ سحر
59	جادُو شُدہ یا آسیب زدہ کا علاج
61	پہلی قسم
61	دوسری قسم
62	نجومیوں، کاہنوں اور رمل وفال والوں کی کسی بات کا درست نکلنا: محض ایک اتفاق
64	اُن کا جنّوں سے مدد لینا
66	اُن کا ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹ ملانا
68	علمِ نجوم وکہانت ورَمل: شریعت کی نظر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	عنوان
72	② **عملِ صالح کی دوسری شرط: اخلاصِ للہ یا عدمِ ریاء کاری**
72	اخلاصِ للہ یا عدمِ ریاء کاری: قرآنِ کریم کی نظر میں
74	اخلاصِ عمل کی فضیلت و برکت: حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں
77	ریاء کاری کی مذمّت: قرآنِ کریم کی نظر میں
80	ریاء کاری کی مذمّت: حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں
86	③ **عملِ صالح کی تیسری شرط: مطابقت وموافقتِ سنّت**
86	اطاعتِ رسول ﷺ: قرآنِ کریم کی نظر میں
89	سنّت وحکمِ رسول ﷺ کی نافرمانی: قرآنِ کریم کی نظر میں
92	اتّباعِ سنّت ﷺ: حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں
96	عبادات میں افراط وتفریط یا انتہاء پسندی
98	اقرارِ رسالت کے تقاضے اور بدعات
100	بدعات کی مذّمت: حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں
104	بدعات (شریعت سازی وایجادِ بندہ) کا اجمالی تعارف
109	مصادر ومراجع
111	فہرستِ مطبوعات توحید پبلیکیشنز (نشر شدہ)
112	روشن خیالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گفت

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ،وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

أَمَّا بَعْدُ :

قارئین کرام ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ کی توفیق وعنایت سے ماہِ ذوالحج ۱۴۲۲ھ بمطابق فروری ۲۰۰۲ء کے آغاز سے سعودی ریڈیو مکہ مکرمہ کی اردو سروس سے پروگرام ''اسلام اور ہماری زندگی'' پیش کرنے کی سعادت حاصل ہے جو بروز جمعہ و پیر دونوں دن سعودی وقت کے مطابق شام ساڑھے تین بجے نشر ہوتا ہے۔

ماہِ محرّم و صفر ۱۴۲۳ھ کے دوران جو پروگرام نشر ہوئے، وہ ''سالِ نو کے پیغامات، آغاز کا صحیح طریقہ اور ''تذکرہ چند بدعات کا'' کے زیرِ عنوان کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ.

جبکہ ماہِ ربیع الاول کے پروگرام بھی ''صحیح تاریخِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ۔ جشنِ میلاد؛ یومِ وفات پر'' کے نام سے پاکستان اور انڈیا سے کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں، اسی طرح جمادیٰ الثانیہ اور پھر شوال میں نشر ہونے والی قسطیں بھی ''تعویذ گنڈوں اور جنّات و جادو کا علاج'' کے زیرِ عنوان پاک وہند سے شائع ہوگئی ہیں۔ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَمِنْهُ الْقَبُوْلُ

اِسی طرح ماہِ رجب وشعبان کے نشر شدہ پروگراموں کو ''بدعاتِ رجب وشعبان'' کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

جمادیٰ الاولیٰ ۱۴۲۳ھ میں نشر شدہ پروگرام بنام ''عملِ صالح کی پہچان'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

''قبولیتِ عمل کی شرائط'' کے نام سے ہماری ایک ضخیم کتاب پہلے کئی مرتبہ پاکستان سے اور پھر ہندوستان سے بھی شائع ہوچکی ہے ۔ زیرِ نظر رسالہ دراصل اسی مفصّل کتاب کا اختصار وخلاصہ ہے۔

اسکی طباعت اورنشرواشاعت میں جن احباب نے جس رنگ میں بھی تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزاءِ خیر عطا فرمائے ۔ آمین

اِس رسالے کی ترتیب وتدوین اور کمپوزنگ پر ہم اپنی لختِ جگر آنسہ نبیلہ قمر و نادیہ قمر کے بھی شکرگزار ہیں اوران کیلئے اللہ سے توفیقِ مزید کے دعاءگو ہیں ۔

تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنِّیْ وَ مِنْھُمَا وَ وَفَّقَنَا لِمَا فِیْہِ خَیْرُ الْاِسْلَامِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ .

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے اور ہمارے تمام احباب کیلئے ثوابِ دارین کا ذریعہ اور تمام قارئین کیلئے باعثِ استفادہ وہدایت بنائے ۔ آمین

الخبر ۔ المحکمۃ الکبریٰ
۱۳/رجب ۱۴۲۵ھ
۲۹/اگست ۲۰۰۴ء

ابوسلمان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ ، الخبر
وداعیہ متعاون ، مراکزِ دعوت وارشاد
الخبر ، الظہران ، الدمام
(سعودی عرب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

عملِ صالح کی پہچان

ہم نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، حج کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں یا ان کے علاوہ کچھ دوسرے نیک عمل بھی کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات بھی معلوم ہونی چاہیئے کہ ہمارے ان اعمال کی قبولیّت کا انحصار کن کن امور پر ہے؟ یا بالفاظِ دیگر وہ کون کون سی شرائط ہیں جو قبولیّتِ عمل کے لیئے ناگزیر ہیں؟ جن کی رعایت رکھے بغیر نیک اعمال کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور نہ ہی ان کی جزاء دیتا ہے؟ بلکہ وہ عملِ صالح ہوتا ہی نہیں۔

وہ امور یا شرائط تین ہیں :

پہلی شرط : صحتِ عقیدہ یا توحیدِ باری تعالیٰ پر مکمّل ایمان ۔

دوسری شرط : اخلاصِ للہ یا ریاء کاری اور دکھلاوے سے کلّی اجتناب ۔

تیسری شرط : موافقتِ سنت کہ ہمارا وہ عمل نبیٔ اکرم e کے بتائے ہوئے طریقے کے عین مطابق ہو۔

عملِ صالح کی شرطِ اوّلیں : صحتِ عقیدہ

(توحیدِ باری تعالیٰ پر مکمل ایمان)

صحتِ عقیدہ کا معنیٰ اور اس کی سب سے پہلی صفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر مکمل وغیر متزلزل ایمان ہو، اور اُس کے بارے میں یہ اعتقاد دلوں میں راسخ ہو کہ ہر قسم کی قولی، مالی اور بدنی عبادات کا مستحق صرف وہی ہے ۔ اُس معبودِ برحق کے سوا اِس پوری کائنات میں دوسری کوئی ہستی یا شخصیّت ایسی نہیں جو لائقِ عبادت ہو، ہر قسم کے نفع و نقصان کی مالک اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے ۔ رزق دینا، اولاد عطا کرنا، بارش برسانا، مرض لگانا، شفاء بخشنا وغیرہ صرف اُسی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت واختیار میں ہیں۔اوروہی خالق ومالکِ کائنات ہمارا حقیقی معبود ومسجود ہے۔اور جب کوئی شخص لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اِن کلمات میں اِسی بات کا اعتراف کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔دل میں اِسی بات کے یقین، زبان سے اِسی کے اقرار واعتراف اور اعضاءِ جسم سے اِسی کے مطابق عمل کے مجموعے کا نام ہی ایمان باللہ یا توحیدِ باری تعالیٰ ہے۔

یہ ایمان اور توحید اگر صرف زبانی حد تک رہیں اور عملی زندگی میں انہیں اختیار نہ کیا جائے تو یہ بھی فائدہ مند نہیں، کیونکہ بقول علاّمہ اقبال ؒ

زبان سے کہہ بھی دیا لاَ اِلٰہ تو کیا حاصل؟

دل ونگاہ مُسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

توحیدِ باری تعالیٰ:

توحیدِ باری تعالیٰ اور خصوصاً توحیدِ الوہیّت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، یہی وہ خاص بنیادی نقطہ ہے جس کی وضاحت کرنے اور جسے اپنے بندوں کے دلوں میں راسخ کرنے کے لیئے اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں ں کو مبعوث فرمایا۔تمام انبیاء ورسل ں کی دعوت کا مرکزی موضوع یہی تھا۔اور امام الانبیاء، خاتم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی مکّی دور کی ۱۳ سالہ پیغمبرانہ زندگی میں اپنی دعوت وتبلیغ کو اصلاحِ عقائد اور تعلیمِ توحید پر ہی مرکوز رکھا۔خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اسی موضوع پر خوب زور دیا ہے حتیٰ کہ قرآنِ کریم کی کُل ایک سو چودہ (۱۱۴) سورتوں میں سے چھیاسی (۸۶) سورتیں جو مکّی کہلاتی ہیں، اور نبی ﷺ کی مکّی زندگی میں آپ ﷺ پر نازل ہوئی تھیں، اُن سب کا مرکزی اور نمایاں موضوع یہی توحیدِ خالص کی تعلیم اور شرک وبُت پرستی سے نفرت واجتناب ہے۔

اس موضوع پر ابتدائے آفرینش سے ہی زبردست توجہ دی گئی۔اور اسی نقطہ کی وضاحت کے لیئے انبیاء علیہم السلام نے سخت محنتیں کیں، تاکہ بندگانِ الٰہ اپنے خالق ومالک کو پہچان سکیں، اُس کا عرفان حاصل کریں، اور ان کی جبینِ نیاز میں جب بھی سجدہ تڑپے تو اپنے مالک کی چوکھٹ پر ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ ریز ہوں، جب بھی عبادت کریں تو صرف اُسی کی کریں، پکاریں تو اُسی کو پکاریں، مانگیں تو اُسی سے مانگیں، ڈریں تو صرف اُسی سے ڈریں، جئیں تو صرف اُسی کے لیئے جئیں، اور مریں تو صرف اُسی کے لیئے مَریں اور اُس ارشادِ الٰہی کی عملی تصویر بَن جائیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿قُلْ اِنَّ صَلوٰتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o﴾ (1)

’’آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔‘‘

غرض لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کہہ کر انسان یہ اعتراف کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری کوئی ہستی یا شخصیّت کسی بھی قسم کی عبادت کے لائق ہر گز نہیں ہے ۔

اقسامِ عبادات

یہاں یہ بات پیشِ نظر رکھیں کہ عبادت صرف نماز ، روزے ، حج اور زکوٰۃ کا نام ہی نہیں، بلکہ عبادت کی کئی قسمیں ہیں، مثلاً: قولی عبادات، مالی عبادات اور بدنی عبادات ۔

① قولی عبادات :

(ا) قولی عبادات میں سے دعاء و پکار اور ذکر و اذکار بھی ہیں جبکہ دعاء و پکار کے عبادت ہونے کی دلیل سورۂ مؤمن کی آیت نمبر:٦٠ ہے جسمیں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَo﴾

’’اور کہا تمہارے پروردگار نے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری فریاد رسی کرتا ہوں اور بیشک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبّر کرتے ہیں، وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنّم

(1) سورۃ الانعام، آیت:١٦٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.mohammedamin.qamar.com

میں جائیں گے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دعاء کرنے یا پکارنے کو اپنی عبادت قرار دیا ہے جبکہ صحیح ابن حبان، مسند احمد، مستدرك حاکم اور سُنن اربعہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ))(2) ''دعاء و پکار عبادت ہے''۔

اگر کوئی شخص مشکل میں مبتلا ہو جائے تو مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیئے اسے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنی چاہیئے، اُسے ہی پکارنا چاہیئے، کیونکہ اس کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں ہے، جیسا کہ سورۂ نمل، آیت: ۶۲ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ﴾

''کون ہے؟ [اللہ کے سوا] جو کسی پریشان حال کی پکار سنتا اور اس کی مشکل آسان کرتا ہے۔''

جو شخص کسی مشکل وقت میں دربارِ الٰہی سے منہ موڑ کر مخلوقِ الٰہی میں سے کسی کی طرف متوجہ ہو جائے، مثلاً یا علی رضی اللہ عنہ مدد، یا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا، یا شیخ عبدالقادر جیلانی اَغِثْنِي (میری مدد کرو) کہے، یا کسی بھی فوت شُدہ کو مافوق العادۃ یا سوپر نیچر امور میں مدد طلبی کے لیئے پکارنے لگے تو یہ استغاثہ یا استعانت مِنْ غَیرِ اللہ ہے، جو نبیٔ اکرم ﷺ کے ارشاد کے صریح خلاف ہے چنانچہ سنن ترمذی و مسند احمد میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((إِذَا سَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ))(3)

''جب سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے کرو، اور جب مدد مانگو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو''۔

---

(2) صحیح ابی داؤد: ۱۳۱۲، صحیح الترمذی: ۲۵۹۰، سنن ابن ماجہ: ۳۸۲۸، مسند احمد ۴/۲۷۶، موارد الظمآن حدیث ۲۳۹۶، الحاکم ۱/۴۹۱، کتاب الدعاء النسائی بحوالہ بلوغ المرام مع السبل ۲/۴/۲۱۷

(3) صحیح الترمذی: ۲۰۴۳، مسند احمد ۱/۲۹۳۔۳۰۳، صحیح الجامع الصغیر: ۷۹۵۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.muhammadfurqan.com

نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے دوران یہ اعتراف ہوتا ہے :

﴿اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ o﴾

"[اے اللہ!] ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں"۔

اگر مشکل پڑتے ہی غیرُ اللہ کی طرف منہ پھیر لیا تو اس وعدے کا کیا ہوگا؟ فَلْیَتَدَبَّرْ

سورۃ یونس، آیت نمبر:۱۰۶ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَالَا یَنۡفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّکَ اِذاً مِّنَ الظَّالِمِیۡنَ o﴾

"[اے نبی!] آپ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو مت پکاریں جو آپ کو نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی نقصان، پھر اگر [بالفرض] آپ ایسا کریں گے تو ظالموں میں سے ہو جائیں گے"۔

سورۂ اعراف، آیت نمبر:۵۵ میں فرمانِ الٰہی ہے :

﴿اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعاً وَّخُفۡیَةً﴾

"تم اپنے پروردگار کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارو"۔

بخاری شریف میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((مَنۡ مَاتَ وَهُوَ یَدۡعُوۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ نِدّاً دَخَلَ النَّارَ)) (4)

"وہ شخص [جہنم کی] آگ میں داخل ہو گیا جو اس حالت میں مر گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی [دوسرے] شریک کو [اپنی مشکل کشائی و حاجت روائی میں] پکارتا تھا"

(4) بخاری مع الفتح حدیث:۴۴۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص مشکل میں غیرُ اللہ کی دہائی دینے لگے تو سمجھ لیں کہ ایسے شخص کا عقیدہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اس نے کسی غیرُ اللہ کو بھی اس عبادت یعنی دعاء و پکار کا مستحق سمجھ لیا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرالیا ہے جو کہ توبہ کے بغیر ناقابلِ معافی گناہ ہے۔

(۲) قولی عبادات میں سے ہی ذکر و اذکار بھی ہے۔ اور ذکر صرف اللہ تعالیٰ ہی کا کرنا چاہیئے جیسا کہ قرآنِ پاک کے کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں اس بات کی تاکید فرمائی ہے، مثلاً سورۂ آلِ عمران، آیت: ۴۱ میں فرمایا:

﴿وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيراً﴾ ''اور اپنے رب کا بکثرت ذکر کریں''۔

سورۂ اعراف، آیت: ۲۰۵ میں فرمایا:

﴿وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً﴾

''اور اپنے رب کی یاد کیا کرو، اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ''۔

سورۂ مزمل، آیت: ۸ میں فرمایا:

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً﴾

''اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں اور [تمام خلائق سے کٹ کر] اسی کی طرف متوجہ ہو جائیں''۔

سورۂ دہر، آیت: ۲۵ میں فرمایا:

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّأَصِيلاً﴾

''اور اپنے رب کے نام کا صبح و شام ذکر کیا کریں''۔

سورۂ جمعہ، آیت: ۱۰ میں فرمایا:

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

''اور اللہ کا ذکر بکثرت کیا کرو تاکہ تم فلاح پالو''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان مقامات اور ایسی ہی کئی دیگر آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ ذکر عبادت ہے۔اگر کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللہ کی بجائے مخلوقِ الٰہی میں سے کسی کا نام تبرّ کاً لے۔مثال کے طور پر ایک آدمی کسی کام کا آغاز کرنے لگے تو ''یا پیر استاذ'' کہہ کر شروع کرے، ایسے شخص کا عقیدہ ناقص شمار ہوگا کیونکہ اس نے اپنے اس فعل سے پیر استاد کو اللہ کے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔اور اگر اس نے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ کر اللہ کا ذکر کرلیا اور پھر ''یا پیر استاذ'' بھی کہہ دیا تو اس نے اپنے پیر استاد کو گویا اللہ تعالیٰ کی متوازی حیثیت دے دی، یا مساوی ذات قرار دے دیا۔جبکہ یہ رویہ بھی توحیدِ خالص کے سراسر منافی ہے کیونکہ تقرّب اور تبرّک کے لیئے ذکر صرف اللہ تعالیٰ ہی کا روا ہے کسی دوسرے کو بھی اسی انداز سے یاد کرنا عبادتِ الٰہی میں اُسے شامل کرنا ہے۔

② مالی عبادات :

اقسامِ عبادات میں سے دوسری قسم ہے ''مالی عبادات''، جیسے صدقہ و خیرات کرنا، ذِبح کرنا یا قربانی دینا، زکوٰۃ ادا کرنا اور نذر و نیاز دینا وغیرہ۔یہ سب بھی صرف لِوَجہِ اللہ ہونی چاہئیں کیونکہ سورۂ کوثر، آیت:۲ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡO﴾

''اپنے رب کے لیئے نماز پڑھیں، اور اسی کے نام کی قربانی دیں''۔

مسلم شریف میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنۡ ذَبَحَ لِغَيۡرِ اللّٰهِ))(5)

''جس نے غیرُ اللہ کے لیئے کوئی جانور ذبح کیا، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو''۔

اور نذر و نیاز بھی صرف اللہ کے لیئے ہونی چاہیئے کیونکہ سورۂ آلِ عمران، آیت : ۳۵ میں

(5) مختصر مسلم: ۱۳۶۱، صحیح الجامع: ۵۱۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا قصّہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اُن کی نذر اِن الفاظ میں ذکر فرمائی ہے:

﴿رَبِّ اِنِّي نَذَرْتُ لَکَ مَا فِيْ بَطْنِيْ﴾

''اے میرے پروردگار! میں اس بچّے کو جو میرے پیٹ میں ہے، تیری نذر کرتی ہوں''۔

سورۂ مریم، آیت: ۲۶ میں خود اُن کی نذر اِن الفاظ میں بیان فرمائی ہے:

﴿اِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْماً﴾

''میں نے رب رحمٰن کے لیئے روزے کی نذر مانی ہے''۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی نذر و نیاز ماننا جائز نہیں ہے۔ نذرِ اللہ اور نیازِ حسین کہنے اور اس نام پر خیرات سمجھ کر بھکاریوں کو پیسے دینے والوں کو اپنی ادا پر غور کرنا چاہیئے۔

اب اگر مخلوقِ الٰہی میں سے کسی غیرُ اللہ کے نام پر جانور ذبح کریں، قبروں اور مزاروں پر چڑھاوے چڑھائیں اور غیرُ اللہ کے نام کی نذر و نیاز دیں تو ہمارا یہ فعل، مالی عبادات میں کسی غیرُ اللہ کو اللہ تعالیٰ کا حصہ دار بنانا ہوگا جو کہ سراسر غیر اسلامی فعل، عقیدۂ توحید کے منافی حرکت اور کھلا شرک ہے۔

③ بدنی عبادات:

عبادات کی اقسام میں سے تیسری قسم ہے ''بدنی عبادات'' جیسے نمازِ پنجگانہ، تہجّد اور دیگر نوافل، ماہِ رمضان المبارک کے فرضی روزے یا نفلی روزے اور حج و عُمرہ وغیرہ۔

(۱) حج و عمرہ ایسی عظیم الشان عبادت ہے کہ اس میں مال خرچ ہوتا ہے، اس لیئے مالی عبادت بھی ہے، ذکر و اذکار اور دعاؤں کے بکثرت مواقع ہونے کی وجہ سے یہ قولی عبادت بھی ہے، اور سفر کی مشقّتوں کی بناء پر یہ بدنی عبادت بھی ہے۔ گویا حج مالی، قولی اور بدنی ہر قسم کی عبادات کا مجموعہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.muhammadahmqadri.com

ایسے ہی سجدہ بھی بذاتہٖ ایک عبادت ہے۔اور بدنی عبادات کی یہ سب اقسام بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لیئے خاص ہیں، کسی دوسرے کے لیئے ان میں سے کوئی فعل بجالا نا غیرُ اللہ کو اللہ کی عبادت میں شامل کرنا ہے،اور یہ چیز توحیدِ الٰہی کے منافی ہے۔

(۲)ایک مسلمان جو حج تو اللہ تعالیٰ کے لیئے کرتا ہے اور بیت اللہ کا طواف بھی اسی کی عبادت سمجھ کر کرتا ہے۔اور یہ طواف سورۂ حج کی آیت:۲۹ ﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ o﴾ کی رُو سے حکمِ الٰہی ،عین عبادت اور باعثِ اجر وثواب ہے۔یہ عبادت یعنی طوافِ بیت اللہ تو اس نے زندگی میں ایک آدھ مرتبہ ہی کیا،مگر کسی قبر کا طواف وہ کرتا ہی رہے تو یہ کھلا شرک ہے۔

پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں بعض لوگ ایک پہاڑ ''کوہِ مراد'' کو متبرّک سمجھ کر اسکا طواف کرتے ہیں جو کہ سراسر شرک ہے۔

(۳)ایسے ہی مسلمان نمازوں میں تو اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا ہے،جو قرآنِ کریم سورۂ علق کی آیت:۱۹﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ کی رُو سے حکمِ الٰہی،عبادت،ذریعۂ نجات اور قربِ الٰہی ہے مگر اُسے جب بھی موقعہ ملے تو وہ کسی ولی اللہ کی قبر پر ماتھا ٹیک دے،اس کے مزار کی چوکھٹ پر بھی جبینِ نیاز رگڑنے لگے،تو اُس کے اِن افعال کو کیا نام دیا جائے گا؟ سوائے شرکِ اکبر کے۔

حق وانصاف کی نظر سے دیکھیں اور اللہ لگی کہیں ،کیا ایسے آدمی نے کسی بزرگ کی آخری آرام گاہ یا پہاڑ کا طواف کر کے بیتُ اللہ شریف اور اس قبر و پہاڑ کو ایک جیسا مقام نہیں دے دیا؟ بلکہ اس سے بھی آگے سوچیں کہ اُس کے اِس رویےّ نے ہر دو جگہ کا طواف کر کے یا ہر دو جگہ کے گرد پھیرے لگا کر،کسی اللہ والے کے مصرعہ ع (لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا هُوْوَلَا مَسْجُوْدَ اِلَّا هُوْ) ''اس (اللہ) کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور نہ ہی کوئی مسجود ہے'' کے بخیئے نہیں ادھیڑ کر رکھ دیئے؟ اب یہ تو مانا جاسکتا ہے کہ اُس کے دل میں اللہ اور غیرُ اللہ کے لیئے ایک جیسا مقام ہرگز نہیں،مگر اس کا فعل یا زبانِ حال تو اُس کے دل کا ساتھ نہیں دے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض عبادات کے جتنے بھی انداز ہیں، انہیں کسی غیرُ اللہ کے لیئے اختیار کرنا، صحتِ عقیدہ اورتوحیدِ باری تعالیٰ کے منافی ہے، ہمیں اپنے عقائدکی اصلاح کرنا چاہیئے تا کہ آخرت کی زندگی میں اپنی عبادات کا ثمر پاسکیں۔ اللہ تعالیٰ کونفع ونقصان کا مالک بھی سمجھیں، اور معبودِواحد بھی قرار دیں، اور ساتھ ہی ساتھ شجر وحجر اور مزار وقبر سے بھی امیدیں وابستہ رکھیں تو پھر علاّمہ اقبالؒ کے ان الفاظ کے سوااور کیا کہا جاسکتا ہے؟

ع بُتوں سے تجھے اُمیدیں خدا سے نا اُمیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

سجدہ ایک عبادت؛ فاضل بریلوی کی نظر میں:

بدنی عبادات میں سے ہی ایک عبادت سجدہ کرنا بھی ہے، اور سجدے کا عبادت ہونا صرف سابق میں ذکر کی گئی سورۃ العلق کی آیت: ۱۹: ﴿وَاسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ﴾ کی رُو سے ہی عبادت نہیں بلکہ اسکا عبادت ہونا تو خود بریلوی مکتبِ فکر کے بانی وسرخیل عالم مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے ارشادات وتعلیمات میں بھی مذکور ہے، چنانچہ قبروں اور مزاروں پر سجدے کرنے والوں کی ضیافتِ طبع اور لمحۂ فکریہ کے لیئے فاضل بریلوی کی تصریحات پیشِ خدمت ہیں :

موصوف اپنی کتاب "الزبدة الزكية في سجدة التحية" ص:۵۸ پر لکھتے ہیں :

"بے شک سجدہ افعالِ عبادت سے ہے، سجدۂ عبادت اور سجدۂ تحیّت میں سوائے نیّت کوئی فرق نہیں، سجدہ تو سجدہ ہے۔ زمین بوسی کی نسبت درّ مختار [ص:۶۹۹] کے حوالہ سے گزارا کہ (يُشْبِهُ عِبَادَةَ الْوَثَنِ) "یہ بت پرستی کے مشابہ ہے"۔

اُن کے اِن الفاظ سے غیرُ اللہ کوسجدہ کرنا اور زمین بوسی کرنا شرک وبت پرستی ثابت ہوا، جبکہ اس کی مزید وضاحت اور تعظیمی سجدہ کے حرام وگناہِ کبیرہ ہونے کا ثبوت موصوف کی اِسی مذکورہ کتاب کے صفحہ:۸ پر مذکوران الفاظ میں موجود ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.muhammadanwarqamar.com

''سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرکِ مُہین وکُفرِ مبین اور سجدۂ تحیّت [تعظیمی] حرام، گناہِ کبیرہ بالیقین، اُس کے کفر ہونے میں اختلاف، علمائے دین کی ایک جماعتِ فقہاء سے تکفیر منقول اور عندالتحقیق وہ کفرصوری پر محمول''۔

اور قبروں یا مزاروں پر سجدہ کرنے کے علاوہ پیروں کو سجدہ کرنے اور اس فعل پر راضی ہونے والے پیروں کے کافر ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے مذکورہ کتاب کے ص:۵۶ پر فاضل بریلوی لکھتے ہیں :

''یہاں سے معلوم ہوا کہ سجدہ، جُہّال اپنے سرکش پیروں کو کرتے ہیں اور اسے پائیگاہ کہتے ہیں۔بعض مشائخ کے نزدیک کُفر ہے، اور گناہِ کبیرہ تو بالاجماع ہے۔پس اگر اسے اپنے پیر کے لیئے جائز سمجھے تو کافر ہے۔اور اگر اس کے پیر نے سجدہ کا حکم کیا اور اسے پسند کر کے راضی ہوا تو وہ ''شیخ'' خود بھی کافر ہے، اگر کبھی مسلمان بھی تھا''۔

نیز وہ لکھتے ہیں :

''اِسی حرام سے فروتنی ہے، بزرگوں کو ملتے وقت اور انہیں سلام کرتے یا جواب دیتے وقت انہیں سجدہ یا ان کے لیئے رکوع کرنا یا قریب رکوع تک جُھکنا''۔(6)

فاضل بریلوی کے ان ارشادات سے سجدۂ عبادت اور سجدۂ تعظیمی کے ممنوع، شرک، حرام اور گناہِ کبیرہ ہونے کی صراحت ہوگئی۔اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جو پیر یا بزرگ ایسے سجدۂ تعظیمی یا زمین بوسی کو دیکھ کر راضی ہو، وہ دراصل شیطان ہے۔اور ان حرکات کا ارتکاب کرنے والے شیطان کے چیلے چانٹے ہیں، اور جب زندہ کے لیئے ایسی حرکات کرنے والوں کو یہ کچھ کہا گیا ہے تو وہ لوگ خود اندازہ لگالیں جو فوت شُدگان کی قبروں اور مزاروں پر جھکتے، انہیں چومتے، بوسہ دیتے اور قبر کی مٹی کو آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ان کے بارے میں کیا کیا ''القابات'' ہوسکتے ہیں۔کیونکہ جب وہ منع وحرام ہے تو یہ بدرجہ اولیٰ ہوگا ۔

(6) بحوالہ تعلیمات شاہ احمد رضا خاں بریلوی ص:۱۳۔۱۴ از مولانا محمد حنیف یزدانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدۂ تعظیمی کے بارے میں (فاضل بریلوی کے ترجمۂ قرآن موسومہ ''کنز الایمان '' پر حاشیہ وتفسیر لکھنے والے) بریلوی مکتبِ فکر کے ایک دوسرے معروف عالم مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے اپنی ''کتاب العقائد '' ص:۱۰ پر لکھا ہے :

'' آدم کو فرشتوں کا سجدہ، یہ سجدہ تعظیمی تھا جو خداوند تعالیٰ کے حکم سے ملائکہ نے کیا تھا۔اور سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔ ہماری شریعت میں جائز نہیں، اور سجدۂ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی خدا کے سوا اور کے لئے جائز نہیں ''۔ (7)

اقسامِ توحید

(① توحیدِ اسماء وصفات، ② توحیدِ ربوبیّت، ③ توحیدِ الوہیّت وعبادت)

اسلامی عقائد میں سب سے پہلی اور بنیادی چیز ''توحیدِ باری تعالیٰ '' ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور ربوبیّت والوہیّت میں یکتا و بے ہمتا مانا جائے، اس طرح توحید کی کُل تین قسمیں بنتی ہیں :

① پہلی قسم : توحیدِ اسماء وصفات۔

② دوسری قسم : توحیدِ ربوبیّت۔

③ تیسری قسم : توحیدِ الوہیّت یا توحیدِ عبادت۔

① توحیدِ اسماء وصفات :

توحیدِ اسماء وصفات کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ کریم میں یا اپنے نبی

(7) بحوالہ تعلیماتِ شاہ احمد رضا خاں بریلوی ص:۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی زبانِ مبارک سے صادر ہونے والی صحیح احادیث میں اپنی ذاتِ گرامی کی جوصفاتِ با برکات اور جو اسمائے حُسنیٰ بیان فرمائے ہیں، انہیں حقیقی طور پر تسلیم کیا جائے۔ ان میں کسی قسم کا ردّ و بدل یا تأ ویل نہ کی جائے، نہ اُن اسماء وصفات سے انکار کیا جائے، نہ ان صفات کو معطّل قرار دیا جائے، اور نہ ہی مخلوقاتِ الٰہی میں سے کسی چیز کے ساتھ صفاتِ الٰہی کی تمثیل بیان کی جائے، مثلاً سورۂ طٰہٰ، آیت: ۵ میں ہے :

﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰىo﴾ ''اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ فرما ہے''۔

بخاری و مسلم شریف اور کتبِ سنن میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((يَنزِلُ اللّٰهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا))(8)

''اللہ تعالیٰ ہر رات [کے آخری حصّہ میں] آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے''۔

اس آیتِ کریمہ اور حدیثِ شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات، استواء اور نزول کا ذکر ہے۔

ایسے ہی قرآنِ کریم میں سمع و بصر وغیرہ اور احادیث میں ید [ہاتھ] اور قدم وغیرہ صفات مذکور ہیں، چنانچہ یَد [ہاتھ] کا ذکر ترمذی و نسائی کی اس حدیث شریف میں ہے جسمیں نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((يَدُ اللّٰهِ مَعَ الجَمَاعَةِ)) ''اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے''۔(9)

اور قدم کا ذکر بخاری و مسلم اور ترمذی کی اس حدیث میں ہے جسمیں نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((لاَ تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَ تَقُوْلُ : هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِىْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ : قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ

(8) بخاری: ۱۱۴۵، مختصر مسلم: ۳۸۹، صحیح ابی داوٗد: ۱۱۶۷، صحیح الترمذی: ۳۶۷، ابن ماجہ: ۱۳۶۶
(9) صحیح ترمذی: ۱۷۶۰، صحیح نسائی: ۳۷۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ کَرَمِکَ ......الخ))(10)

''جہنّم میں لوگ ڈالے جاتے رہیں گے، اور وہ کچھ اور، کچھ مزید کی رَٹ لگائے جائے گی یہاں تک کہ اللہ رب العزّت اپنا پاؤں اُس میں رکھ دے گا، جس سے وہ سُکڑ جائے گی اور کہے گی: بس، بس، تیری عزّت وکرم کی قسم...''۔

یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ ہیں جن میں قدم آیا ہے جبکہ ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں [قدم] کی بجائے [رِجل] کا لفظ آیا ہے۔ اور یہ لفظ بھی پاؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے، اگرچہ یہ ٹانگ کیلئے بھی بولا جاتا ہے۔

غرض ان تمام اسماء وصفاتِ الٰہیہ پر مُجمل ایمان لانا فرض ہے کہ یہ سب اس کی صفات ہیں۔ اور جیسے اس کی جلالت کے لائق ہیں، ویسی ہی ہیں، اوران اسماء وصفات میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنا کُفر ہے۔(11)

رہی یہ بات کہ استواء ونزول، سمع وبصر اور یدوقدم وغیرہ صفاتِ الٰہیہ کی ہیئت وکیفیّت بیان کی جائے۔ اورمخلوقات میں سے کسی چیز کے ساتھ ان کی مثال دی جاے تو یہ ناجائز وممنوع ہے۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے کسی نے استواء کی کیفیت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا:

(اَلْاِسْتِوَاءُ مَعْلُوْمٌ وَ الْکَیْفُ مَجْھُوْلٌ [وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ])

''استواء تو معلوم ہے مگر اس کی کیفیت مجہول ہے [اور کیفیت کی کرید میں لگنا بدعت ہے]''(12)

(10) بخاری:۴۸۴۸۔۴۸۴۹، مختصر مسلم:۲۱۶۷، صحیح الترمذی:۲۶۱۰، صحیح الجامع:۷۲۸۶ عن أنس رضی اللہ عنہ وروی الترمذی في روایة عن أبي هریرة رضی اللہ عنہ بلفظ''......یَضَعُ اللّٰهُ عَلَیْھَا رِجْلَهٗ'' دیکھیئے: تفسیر القرطبی ۱۷/۹/۱۸۔۱۹

(11) کتاب التوحید شیخ محمد بن عبدالوہاب، ص:۳۱۵

(12) شرح العقیدہ الطحاویہ بتخریج الالبانی ص:۳۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ سورۂ شوریٰ آیت:۱۱ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُO﴾

’’کائنات کی کوئی چیز اللہ کے مشابہ نہیں، وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے‘‘۔

②توحیدِ ربوبیّت :

توحید کی دوسری قسم ’’توحیدِ ربوبیّت‘‘ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ارض وسماء اور پوری کائنات کا خالق ومالک اور رازق تسلیم کیا جائے، جس کا اقرار ہم سورۃ فاتحہ کے شروع میں یہ کہہ کر کرتے ہیں :

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَO﴾

’’ہر قسم کی تعریف ذاتِ الٰہی کے لیئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار [پالنے والا] ہے‘‘۔

بخاری و مسلم شریف میں نبیٔ اکرم ﷺ کی زبانِ صدق ترجمان سے بھی توحیدِ ربوبیّت کا اقرار موجود ہے جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا :

((أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ))

’’[اے اللہ!] تو ہی ارض وسماء [اور ان میں موجود تمام کائنات] کا رب [پروردگار] ہے‘‘۔

اس توحیدِ ربوبیّت کا اقرار تو کفّار ومشرکین بھی کیا کرتے تھے، جیسا کہ سورۂ یونس کی آیت: ۳۱ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ، أَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْأَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُوْنَO﴾

’’[اے نبی!] ان سے پوچھیں، تمہیں آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سماعت و بینائی کی قوّتیں کس کے اختیار میں ہیں؟ بے جان سے جاندار کو اور جاندار سے بے جان کو کون نکالتا ہے؟ اور اس نظامِ عالَم کو کون چلا رہا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ۔ پس انہیں کہہ دیجئے کہ پھر تم [حقیقت کے خلاف چلنے سے] پرہیز کیوں نہیں کرتے؟''۔

کفّار و مشرکین کا اسی قسم کا توحیدِ ربوبیّت کا اعتراف سورۂ مؤمنون کی آیت: ۸۴ تا ۸۹ میں بھی بالتفصیل موجود ہے، جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے :

﴿قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ○قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ○سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ○قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَأَنّٰى تُسْحَرُوْنَ○﴾

''[اے نبی!] اِن سے کہیں کہ بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ یہ زمین اور اس کی ساری آبادی کس کی ہے؟ یہ ضرور کہیں گے: اللہ کی، کہیں: پھر تم ہوش میں کیوں نہیں آتے؟ اِن سے پوچھیں: ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ یہ ضرور کہیں گے: اللہ، کہیں: پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟ اِن سے کہیں: بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ ہر چیز پر اقتدار کس کا ہے؟ اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے؟ اور اُس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ یہ ضرور کہیں گے کہ یہ بات تو اللہ ہی کے لئے ہے، کہیں کہ پھر کہاں سے تم کو دھوکہ لگتا ہے؟''۔

اس توحیدِ ربوبیّت کا انکار کُفر، اور اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیّت میں کسی دوسرے کو شامل کرنا شرک ہے جو کہ توبہ کے بغیر نا قابلِ معافی گناہِ کبیرہ ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.mohammedahmedqamar.com

اللہ تعالیٰ ہمارے اُن مسلمانوں کوراہِ ہدایت نصیب فرمائے جونماز میں تو﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ پڑھ کرصرف اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت کا اعتراف کرتے ہیں اور پھر تنگدستی دور کرنے، روزی یانوکری حاصل کرنے اوراولاد مانگنے کے لیئے غیرُ اللہ کی چوکھٹ پہ چلے جاتے ہیں۔

﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗO﴾(13)

''کیا اللہ اپنے بندے کے لیئے کافی نہیں؟''۔

③ توحیدِ الوہیّت یا توحیدِ عبادت:

توحید کی تیسری قسم ''توحیدِ الوہیّت یا توحیدِ عبادت'' ہے، جس میں موحِّد مسلمان یہ اقرار و اعتراف کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے، اور پوری کائنات میں سے کوئی ہستی، کوئی شخصیّت اورکوئی چیز اس لائق نہیں کہ جو ہماری قولی، مالی یابدنی، کسی بھی قسم کی عبادت کی مستحق ہو۔ لاَاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کا بھی یہی معنیٰ ہے، اوراسی توحید کی قرآن پاک کے بے شمار مقامات پر تعلیم دی گئی ہے۔ قرآن پاک کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے چھیاسی مکّی سورتوں کا مرکزی موضوع اِسی توحید کی تعلیم اور شرک سے اجتناب کی دعوت ہے، اور تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کی دعوت وتبلیغ بھی اِسی نقطہ کی وضاحت پر مرکوز تھی جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے سورۂ نحل، آیت:۲ میں اسی بات کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے :

﴿يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ أَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ أَنْ أَنْذِرُوْٓا أَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ أَنَا فَاتَّقُوْنِO﴾

''اللہ تعالیٰ اِس روح [نبوّت] کو اپنے جس بندے پر چاہتا ہے، اپنے حکم سے فرشتوں کے ذریعے نازل فرمادیتا ہے [اس ہدایت کے ساتھ کہ لوگوں کو] آگاہ کردو کہ میرے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں، لہٰذا تم مجھ ہی سے ڈرو''۔

(13) سورۃ الزمر:۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سورۂ نحل کی آیت:۳۶ میں فرمایا :

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً أَنِ اعْبُدُوْا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ﴾

''ہم نے ہر امّت میں ایک رسول بھیج دیا، اور اُس کے ذریعے سب کو خبر دار کر دیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت [کی بندگی] سے بچو''۔

سورۂ بقرہ، آیت:۱۶۳ میں ارشاد فرمایا :

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ O﴾

''اور تمہاری [تمام عبادتوں کا مستحق] تمہارا صرف ایک ہی معبود ہے، اُس کے سوا کوئی دوسرا لائق عبادت نہیں، وہ بڑا رحم کرنے والا، نہایت مہربان ہے''۔

اسی سورۂ بقرہ کی معروف ومبارک آیۃُ الکرسی [آیت:۲۵۵] کا آغاز ہی یوں ہوتا ہے :

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾

''اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، وہ زندہ وجاوید ہستی ہے جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے''۔

اسی توحیدِ الوہیّت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام، آیت:۱۰۲ میں فرمایا ہے :

﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاعْبُدُوْهُ﴾

''اللہ تعالیٰ ہی تم سب کا رب ہے، اُس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، لہٰذا تم صرف اُسی کی عبادت کرو''۔

سورۂ آلِ عمران کی آیتِ شہادت (آیت:۱۸) میں فرمانِ الٰہی ہے :

﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُوْلُوْا الْعِلْمِ قَآئِماً بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُO﴾

''اللہ تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی [حقیقی] معبود نہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[یہی شہادت] سب فرشتوں اور تمام اہلِ علم نے بھی دی ہے، وہ انصاف پر قائم ہے، اُس زبردست حکیم کے سوا فی الواقع کوئی معبود نہیں''۔

اِن اور ان جیسی دیگر بے شمار آیات کے علاوہ نبیٔ اکرم ﷺ کے بے شمار ارشادات بھی اسی مفہوم کے ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم اور سننِ اربعہ میں ہے کہ جب نبی ﷺ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجنے لگے تو انہیں فرمایا :

''اے معاذ! تمہارا سامنا اہلِ کتاب سے بھی ہوگا، لہٰذا تمہارا طریق کار یہ ہونا چاہیئے کہ :

((أَوَّلُ مَا تَدْعُوهُمْ اِلَيْهِ شَهَادَةُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ))

''سب سے پہلے انہیں دعوت دو کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی لائق عبادت نہیں''۔ (14)

صحیحین کے سوا دیگر کتب میں یہ الفاظ ہیں: ((فَادْعُهُمْ اِلٰى أَنْ يَّشْهَدُوْا أَلَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) یا پھر یہ الفاظ ہیں: ((فَادْعُهُمْ اِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ))

البتہ ان سب کا معنیٰ و مفہوم ایک ہی ہے۔

یہ سب توحیدِ الوہیّت یا توحیدِ عبادت کی تعلیم ہے، مگر اقسامِ توحید میں سے یہی وہ قسم ہے جسے سمجھنے اور اپنانے میں بے شمار لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب اللہ تعالیٰ کے لیئے ہی ادا کرتے ہیں، لہٰذا ہم اہلِ توحید مومن اور موحّد مسلمان ہیں۔ حالانکہ ان سے کتنے ہی ایسے افعال سرزد ہوتے رہتے ہیں جو اہلِ توحید کو زیب نہیں دیتے، جن میں سے بعض کی نشاندہی ہم قولی، مالی اور بدنی عبادات کے ضمن میں کر چکے ہیں، مثلاً غیرُ اللہ کو پکارنا، کسی حجر و شجر، پہاڑ یا قبر کا طواف کرنا، غیرُ اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا، غیرُ اللہ کے نام کی نذر ماننا اور

---

(14) بخاری مع الفتح حدیث: ۱۴۵۸۔۱۴۹۶، مسلم مع نووی ۱/۱/۱۹۶۔۱۹۹، صحیح ابی داوٗد: ۱۴۰۲، صحیح الترمذی: ۵۱۱، صحیح النسائی: ۲۲۸۴، ابن ماجہ: ۱۷۸۳، صحیح الجامع: ۹۶، ۲۲، ۲۲۹۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مافوق الفطرت امور میں کسی غیرُ اللہ سے استغاثہ کرنا اور مدد و استعانت طلب کرنا وغیرہ ۔
یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص اور اُس کی عبادت ہیں، اور ان میں سے کوئی امر بھی کسی غیرُ اللہ کے لیئے بجالانے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے شرک قرار دیا ہے ۔

انجامِ شرک؛ قرآن کی روشنی میں:

شرک، اللہ کے اسماء وصفات میں ہو یا اُس کی ربوبیّت میں یا چاہے شرک اُس کی عبادات میں سے کسی عبادت میں ہو، ہر شکل میں یہ انتہائی ہلاکت انگیز، بلا خیر اور ایمان لیوا گناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ انعام کے دسویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ پیغمبروں کا نام بنام ذکر کرنے کے بعد آیت:۸۸ میں ارشاد فرمایا ہے :

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَO﴾

”اور اگر وہ لوگ بھی شرک کرتے تو اُن سب کے تمام اعمال غارت ہو جاتے“۔

سورۂ زمر، آیت:۶۵ میں خود سرورِ کائنات ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے :

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَO﴾

”[اے نبی!] آپ کی اور آپ سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا، اور تم خسارے میں رہو گے“۔

اندازہ کریں کہ جس گناہ سے باز رہنے کے لیئے انبیاء کرام اور امام الانبیاء صلوٰات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو اِس قسم کا خطاب کیا گیا ہو، اگر کوئی امّتی اُس گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اُس کا کیا حشر ہوگا ؟ جدُّ الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے سورۂ حج، آیت:۲۶ میں فرمایا ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَّا تُشْرِكَ بِي شَيْئاً﴾

''اور[یاد کرو وہ وقت] جبکہ ہم نے ابراہیم کے لیئے اِس گھر[خانہ کعبہ] کی تجویز کی تھی،[تو انہیں ہدایت کی تھی کہ] میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں''۔

قرآنِ کریم میں حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیّتیں معروف ہیں جو انہوں نے اپنے بیٹے کو دورانِ وعظ کی تھیں، اُن میں سے سب سے پہلی وصیّت یہی تھی :

﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ O﴾(15)

''بیٹا! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، بے شک شرک ایک عظیم ظلم ہے''۔

آج اگر کسی ملک کے حاکم کی کوئی شخص بغاوت کرے، اور اس کی متوازی حکومت قائم کرنا چاہے تو حاکم کے لیئے وہ شخص انتہائی ناگوار ہوجاتا ہے، حتیٰ کہ اُس باغی کی سزا قتل قرار پائی ہے۔ اب جسارت دیکھیں اُس بندہ کی جو مَلِکُ المُلوک اور شہنشاہِ کائنات کی بغاوت پر اتر آتا ہے اور اُس کی عبادت میں غیرُ اللہ کو متوازی حیثیّت دے دیتا ہے، ایسا شخص غضبِ الٰہی کا مستحق کیوں نہ ہوگا؟

اللہ تعالیٰ انتہائی رؤوف ورحیم، اور غفور وغفّار ہے، مگر شرک کے معاملہ میں سورۂ نسآء، آیت: ۴۸ میں اُس نے فرمایا ہے :

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْماً عَظِيماًO﴾

''بے شک اللہ تعالیٰ بس شرک کو ہی معاف نہیں کرتا، اس کے ماسوا جس قدر بھی گناہ ہیں، وہ جس کے لیئے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس نے کسی دوسرے کو شریک ٹھہرایا، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھ کر بڑے گناہ کا ارتکاب کیا''۔

(15) سورۂ لقمان، آیت: ۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ مائدہ، آیت:۷۲ میں تو اللہ نے بڑے شدید لہجہ میں مشرک کا انجام بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿اِنَّہٗ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ الۡجَنَّۃَ وَمَاۡوٰىہُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ O﴾

’’جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، اس پر اللہ نے جنّت حرام کردی ہے، اور اس کا [آخری] ٹھکانا نارِ جہنّم ہے، اور ایسے ظالموں کا [اُس دن] کوئی مددگار نہیں ہوگا‘‘۔

انجام وتردیدِ شرک؛ حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں:

شرک کی مذمّت وتردید اور اہلِ شرک کا انجامِ بد اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرح ہی نبی آخر الزماں ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں بھی متعیّن ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم اور ابو داؤد و نسائی شریف میں ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((اِجۡتَنِبُوۡا السَّبۡعَ الۡمُوۡبِقَاتِ:))

’’سات ہلاکت انگیز وبلاخیز چیزوں سے بچو‘‘۔

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون کون سی ہیں؟ تب آپ ﷺ نے ان ساتوں کو ایک ایک کر کے شمار فرمایا۔ اور اُن ساتوں میں سے سب سے پہلے جس کا نام لیا وہ تھا :

((اَلشِّرۡکُ بِاللّٰہِ...))

’’اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو [اس کی ذات وصفات یا عبادات میں] شریک کرنا‘‘۔

اور اس کے بعد نبی ﷺ نے جادو، قتلِ ناحق، سُود خوری، یتیم کا مال کھا جانے، جہاد کے دن میدان سے فرار ہونے، اور پاکدامن بھولی بھالی مؤمن عورتوں پر تہمت لگانے کے گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنوائے۔ (16)

نبی ﷺ کے اس ارشادِ گرامی سے معلوم ہوا کہ شرک سب سے بڑا ہلاکت انگیز جرم اور بلاخیز گناہِ کبیرہ ہے۔ بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہوکر فرمایا :

((أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ؟))

”کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے بھی سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟“۔

آنحضرت ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

تب آپ ﷺ نے چار گناہوں میں سے سب سے پہلے جس کا نام لیا، وہ تھا :

((اَلإِشْرَاکُ بِاللّٰهِ...)) ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا“۔

اِس کے بعد والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا ذکر فرمائے۔ (17)

صحیح مسلم و مسند احمد اور صحیح ابن خذیمه میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ...)) ”دو چیزیں واجب کردینے والی ہیں“۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً دَخَلَ النَّارَ، وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً دَخَلَ الْجَنَّةَ)) (18)

”جو آدمی اس حالت میں مرگیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ [اس کی ذات وصفات یا

---

(16) بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، صحیح الجامع ۹۲/۱، ارواء الغلیل ۱۲۰۲، ۱۳۳۵، ۲۳۶۵

(17) بخاری: ۶۶/۲۷، مختصر مسلم: ۴۷ و مع النووی ۸۱/۲/۱، صحیح ابی داؤد: ۲۴۹۸، صحیح النسائی حدیث: ۳۴۳۲، صحیح الجامع: ۱۴۴، نقلہ الہیتمی فی الزواجر ۲۷/۱ والذہبی فی الکبائر ص: ۸

(18) مختصر مسلم للالبانی: ۵۲، صحیح الجامع: ۶۵۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی عبادات میں] کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ کی آگ میں داخل ہوگا۔

اور جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ [اس کی ذات وصفات یا اس کی عبادات میں] کسی کو شریک نہ ٹھہرایا تو وہ جنت میں داخل ہوگا“۔

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا :

((أَيُّ الذَّنبِ أَكْبَرُ عِندَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ : أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدّاً وَهُوَ خَلَقَکَ))

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ] تُو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنائے، حالانکہ تجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے“۔

اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل وزنا کا ذکر فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ فرقان کی آیت:۶۸ نازل فرمادی :

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً آخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِکَ يَلْقَ أَثَاماًO﴾

”[اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے وہ ہیں] جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں پکارتے، نہ کسی کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کرتے ہیں، اور جو کوئی اِن امور کا ارتکاب کرے، وہ گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے“۔ (19)

بخاری شریف میں ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

((اَلْکَبَائِرُ : اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ))

---

(19) بخاری مع الفتح:۱۲/۶۸، مسلم مع نووی ۲/۱/۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.muhammadanjumqamar.com

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہیں''۔

ابنِ ماجه میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِعْتَ أَوْ حُرِّقْتَ))

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت بنانا، چاہے تمہیں قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے اور آگ میں ہی کیوں نہ جلا دیا جائے''۔(20)

تعلیماتِ شیخ جیلانیؒ؛ عقیدۂ توحید کے متعلق:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ذاتِ گرامی یا آپ کے مزار کو تو لوگوں نے شرک کا ذریعہ بنالیا ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود عقیدۂ توحید میں بڑے پختہ کار تھے، اور اس سلسلہ میں ان کی تعلیمات نہایت ایمان افروز ہیں۔ چنانچہ وہ خالق کو چھوڑ کر کسی مخلوق سے مانگنے والے کو وہ بے عقل قرار دیتے ہیں جیسا کہ ان کی تصنیف ''الفتح الربان'' کی مجلسِ اوّل ص:۴ پر ہی لکھا ہے:

''وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اور تمام اشیاء اُسی کے قبضہ واختیار میں ہیں۔ اے غیر اللہ سے طلب کرنے والے! تو عقل مند نہیں ہے۔ کیا کوئی ایسی چیز بھی ہے جو اللہ کے خزانوں میں نہ ہو؟ جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے [سورۂ حجر، آیت:۲۱ میں] فرمایا ہے:

''کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس کے خزانے ہمارے پاس نہیں''۔

وہ ہر چیز کا فاعل صرف اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھتے تھے، اور اس میں کسی دوسرے کا کوئی دخل نہیں مانتے تھے جیسا کہ اُن کی کتاب ''فتوح الغیب'' مقالہ نمبر:۳ میں لکھا ہے :

''ہر کام کا حقیقی فاعل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور اللہ کے سوا حرکت دینے والا اور ٹھہرانے والا کوئی نہیں، خیر وشرّ، نفع ونقصان، منع وعطاء، بست وکشاد، موت وحیات، عزّت وذلّت اور

(20) ابن ماجہ، صحیح الجامع:۷۳۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیری وفقیری، اللہ کے سوا کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے''۔ (21)

صرف اللہ ہی کے ہر قسم کے نفع ونقصان پر قادر ہونے کے بارے میں انہوں نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''غنية الطالبين'' [طبع نول کشور] میں لکھا ہے :

''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کیا ہے، لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے، اُس کے سوا کسی مخلوق کو کوئی چارۂ کار نہیں، اگر تمام مخلوقات مل کر کسی کو نفع پہنچانا چاہیں جو اللہ نے اس کے مقدّر میں نہیں لکھا تو وہ اُسے نفع نہیں پہنچا سکتیں۔ اور اگر تمام مخلوقات کسی کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو جائیں جو اللہ نے اُس کی قسمت میں نہیں لکھا، تو وہ اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ جیسا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارشادِ الٰہی ہے: ''اگر آپ کو اللہ تکلیف پہنچائے تو اُسے اُسی کے سوا دور کرنے والا کوئی نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل وکرم پہنچاتا ہے''۔

پیر صاحب موصوف کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کوئی نہیں بدل سکتا۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب ''فتوح الغيب'' مقالہ نمبر:۴۲ میں لکھتے ہیں :

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھا، مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اے لڑکے! تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کو نگاہ میں رکھ [یعنی اُس کے احکام وحدود کی حفاظت کر] اللہ تجھے اپنی حفاظت میں رکھے گا اور تو اسے مدد کرنے والا پائے گا۔ اور جب تُو سوال کرے تو صرف اللہ ہی سے کر۔ اور جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ ہی سے مدد مانگ۔ کیونکہ جو کچھ ہونے والا ہے، اُسے لکھ کر تقدیر کا قلم خشک ہو چکا ہے۔ اور اگر تجھے تمام بندے ایسا فائدہ پہنچانا چاہیں جو تیری تقدیر میں نہیں لکھا ہے، تو وہ اس کام پر قدرت نہیں رکھتے اور اگر تمام لوگ ایسا نقصان پہنچانا چاہیں جو تیرے مقدّر میں نہیں لکھا گیا تو وہ اُس کام پر

(21) فتوح الغيب للجيلانی، مقالہ نمبر۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت نہیں رکھتے''۔ (22)

اِس مذکورہ حدیث کو نقل کر کے موصوف فرماتے ہیں:

''ہر مؤمن کو چاہیئے کہ اس حدیث شریف کو اپنے دل کا آئینہ، اپنا اوڑھنا بچھونا اور ہر وقت کا موضوعِ گفتگو بنالے، اور اپنی تمام حرکات وسکنات میں اس پر عمل کرے، تاکہ دنیا وآخرت میں سلامت رہے اور اللہ کی رحمت کے ساتھ عزّت پائے''۔ (23)

حاجت روا اور مشکل کُشا کون؟

شیخ عبدالقادر جیلانی ''فتوح الغیب'' کے ص:۳۰ پر لکھتے ہیں:

''تجھے صرف ایک ہی سے مانگنا چاہیئے، اور تجھے دینے والا بھی صرف ایک ہی ہے اور تیرا مقصود بھی ایک ہی ہے، اور وہ تیرا پروردگار ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہوں کی پیشانیاں اور تمام مخلوق کے دل ہیں''۔

وہ اپنی کتاب ''الفتح الربانی'' ص:۱۵ پر لکھتے ہیں:

''اُسی اللہ سے سب کچھ مانگو، غیرُ اللہ سے نہ مانگو، اپنے جیسی مخلوق کے سامنے ذلیل نہ ہو، سوال بھی اُسی سے کرو، اور تیرا معاملہ صرف اُسی کے ساتھ ہو، کسی دوسرے کے ساتھ نہ ہو''۔

اِسی کتاب ''الفتح الربانی'' میں بہت آگے چل کر ص:۳۴۵ پر لکھتے ہیں:

''مومن لوگ اپنے دلوں میں صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، اور صرف اُسی سے ہی امید رکھتے ہیں، اپنی حاجتیں اسی کے سامنے پیش کرتے ہیں، کسی دوسرے کے سامنے نہیں، وہ صرف اُسی کے دروازے کی طرف لوٹتے ہیں، کسی دوسرے کی چوکھٹ پر نہیں جاتے''۔

اسی کتاب کے ص:۳۰۹ پر لکھتے ہیں:

---

(22) صحیح الترمذی ۲۰۴۳، مسند احمد ۱/۲۹۳، ۳۰۳

(23) بحوالہ مرشدِ جیلانیؒ کے ارشاداتِ حقانی ص:۸۲-۸۶، مؤلفہ مولانا محمد حنیف یزدانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’تجھ پر افسوس ہے! اگر اللہ تجھے مخلوق کے ہاتھوں نفع پہنچانا چاہے گا، تو نفع پہنچائے گا، اور اگر نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے گا تو ایسا ہی ہوگا۔ وہی ان کے دلوں کو مسخّر کرنے والا ہے۔ اور وہی نرم یا سخت بنانے والا، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہی دینے والا اور وہی نہ دینے والا ہے، وہی عزّت و ذلّت اور بیماری و صحت دینے والا ہے، وہی پیٹ بھرنے والا اور وہی بھوکا رکھنے والا ہے، وہی پہنانے والا، اور وہی ننگا رکھنے والا، وہی مُحسن اور وہی وحشت طاری کرنے والا ہے، وہی اوّل وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور وہی سب کچھ ہے نہ کہ کوئی دوسرا‘‘۔

غنية الطالبين [عربی اُردو، مطبع نول کشور] ص:۱۱۳۰ پر لکھتے ہیں :

’’اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے مقدّر میں روزی لکھ دی اور تقسیم کردی ہے اور اُس سے کوئی کمی بیشی نہیں کرسکتا۔ اور نہ ہی اسے کوئی روک سکتا ہے نہ اس میں کوئی درشتی و سختی واقع ہوسکتی ہے، نہ نعومت و نرمی، اور کوئی شخص کل کی روزی آج نہیں کھا سکتا۔ اور نہ ہی زَید کا حصّہ عَمرو [یا کسی دوسرے] کو مل سکتا ہے‘‘۔

غنية الطالبين ہی کے ص:۶۶۳ پر لکھتے ہیں :

’’اللہ کے بنائے ہوئے [اور اُس کے حکم] کو کوئی رَدّ نہیں کرسکتا۔ اور نہ ہی اس کے بنائے ہوئے میں کوئی تبدیلی کرسکتا ہے۔ جسے اس نے عزّت دی، اُسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا۔ اور جسے اُس نے ذلیل کردیا، اُسے کوئی عزّت دینے والا نہیں۔ جسے اللہ نے جمعیّت بخشی، اسے کوئی پراگندہ نہیں کرسکتا [اس کا شیرازہ نہیں بکھیر سکتا] اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے‘‘۔

وہ غنية الطالبين ہی کے ص:۷۵۷ پر رقمطراز ہیں :

’’[تورات میں ہے] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’وہ شخص ملعون ہے جو کسی اپنے جیسی مخلوق پر بھروسہ کرتا ہے‘‘۔ بعض روایات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’مجھے اپنی عزّت و بزرگی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلال کی قسم ! جو شخص میرے سوا کسی دوسرے سے امیدیں رکھتا ہے، میں اس کی اُمید ضرور قطع کروں گا۔ اور اُسے ان ہی لوگوں کے مابین ذلیل وخوار کروں گا۔ اُسے اپنی قربت سے دور اور وصل سے محروم کردوں گا۔ آیا سختی کے وقت میرے سوا دوسروں سے امیدیں رکھتے ہو؟ اور اپنے خیالات سے غیروں کے دروازے کھٹکھٹاتے ہو؟ حالانکہ ان کے دروازوں پہ تالے پڑے ہیں۔ اوران کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہیں''۔(24)

شرک اوراس کی سزا:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے نزدیک مذکورہ بالا سارے امور شرک ہیں۔ اور مشرک کی سزا اور اس کی بخشش نہ ہونے کے بارے میں غنیة الطالبین ہی کے ص:۱۳۰ پر فرمایا ہے :

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا حساب لے گا، سوائے اُس شخص کے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا۔ اس کا حساب نہیں لیا جائے گا، بلکہ اسے سیدھا جہنّم میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا''۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے ''فتوح الغیب'' میں لکھا ہے :

''شرک صرف بُت پرستی ہی کا نام نہیں، بلکہ نفس پرستی بھی شرک ہے''۔

یعنی اللہ کے احکام اور اس کے فرامین کو چھوڑ کر خواہشات کی پَیروی کرنا، رسم و رواج کی پابندی، اور خواہشاتِ برادری پر عمل پیرا ہونا بھی شرک ہے۔

قبروں پر سجدے کرنے والے لوگ پیر جیلانی رحمہ اللہ کے نظریۂ توحید کے بارے میں اِن ایمان افروز ارشادات پر غور فرمائیں! موصوف غنیة الطالبین کے ص:۸۷ پر رقمطراز ہیں:

''حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حیرہ کی طرف گیا تو دیکھا کہ لوگ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں، میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ اے اللہ

(24) بحوالہ مرشدِ جیلانی رحمہ اللہ کے ارشاداتِ حقانی ص:۱۰۳ تا ۱۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ﷺ ! آپ ﷺ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ لوگ آپ کو سجدہ کیا کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بتا، اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرتا،تو کیا قبر کو سجدہ کرتا ؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ غیرُ اللہ کو سجدہ کرو تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔کیونکہ اللہ نے مردوں کے عورتوں پر ایسے ہی حقوق مقرّر فرمائے ہیں''۔

بُت یا صنم کیا ہے؟ اس سلسلہ میں پیرِ جیلانی موصوف اپنی کتاب ''الفتح الربانی'' مجلس نمبر:۳۸ میں لکھتے ہیں :

''اے انسان! تو یہ کہتا ہے: ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ))''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں''۔ حالانکہ تیرے دل میں کئی معبودانِ باطلہ جا گزیں ہیں۔اللہ کو چھوڑ کر ہر وہ چیز جس پر تو [مافوق الفطرت امور میں] بھروسہ کرے یا امیدیں وابستہ کرے، وہ تیرا بُت ہے''۔ (25)

حضرت جیلانیؒ نے اپنے مریدوں کے نام جو آخری پیغام چھوڑا ہے، وہ ان کی کتاب "فتوح الغیب" میں مذکور ہے، جو کچھ یوں ہے کہ مرضِ وفات میں آپ کے صاحبزادہ شیخ عبدالوہابؒ نے عرض کیا کہ مجھے ایسی وصیّت فرمائیے جس پر میں آپ کے بعد عمل پیرا ہو سکوں، تو انہوں نے فرمایا :

''تجھ پر لازم ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ، اور اس کی مخلوق میں سے کسی سے خوف زدہ نہ ہو۔اللہ کے سوا کسی سے امیدیں اور حاجات وابستہ نہ کر اور ہر حاجت اُسی سے طلب کر۔اللہ کی توحیدِ ذات وصفات میں پختہ کار رہ، کیونکہ توحیدِ باری تعالیٰ پر سب کا اجماع واتفاق ہے''۔(26)

بدفالی یا بدشگونی:

اسلامی عقائد کی بنیاد یہ ہے کہ ہر مسلمان کا یہ ایمان ہو کہ اس پوری کائنات کا خالق ومالک اور تمام امور کی تدبیر وتصرّفات میں مختارِ کُل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔مخلوق میں سے کسی

(25) بحوالہ مرشدِ جیلانیؒ کے ارشاداتِ حقانی ص:۱۱۰۔۱۱۵۔۱۱۷۔۱۱۸۔۱۲۰

(26) بحوالۂ سابقہ، ص:۱۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.mohammedamriqamar.com

شخصیّت کو کاروبارِ جہان کے انتظام اور بنی آدم کے امور کی تدبیر میں کوئی دخل حاصل نہیں ۔اور اللہ کے سوا کسی کو یہ اختیار بھی نہیں کہ وہ کسی کی قسمت بگاڑے یا سنوارے، کسی کا کام روک دے اور کسی کا ہونے دے۔نفع ونقصان پہنچانا صرف مالکِ ارض وسماء ہی کے ہاتھ میں ہے۔اس قسم کے تمام شکوک وشبہات کا ازالہ خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ یونس آیت:۴۹ میں فرمادیا ہے،اور اپنے اشرف الخلق نبی ﷺ کی زبان سے کہلوادیا ہے :

﴿قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرّاً وَّلَا نَفْعاً اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ﴾

’’[اے میرے نبی!لوگوں سے] کہہ دیں کہ میں تو خود اپنے نفع ونقصان کا بھی کوئی اختیار نہیں رکھتا،سوائے اُس کے جو اللہ چاہے‘‘۔

اور اسی سورۂ یونس کی آیت:۱۰۷ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِ﴾

’’اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچادے تو اُسی کے سوا اُس تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں ۔اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی بھلائی عطا کرنا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کے فضل کو نہیں روک سکتی‘‘.

اِن قرآنی آیات کی رو سے جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی کے نفع ونقصان کا مالک نہیں اور نہ ہی کوئی کسی کی قسمت سنوار سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے،تو پھر معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ آج بے شمار لوگ عجیب وغریب خیالات کا اظہار کرتے پھرتے ہیں؟ کوئی سمجھتا ہے کہ بلّی راستہ کاٹ گئی ہے اور میں جس کام کے لیئے جا رہا تھا وہ اب نہیں ہو سکے گا۔کوئی گھر سے کسی کام کے لیئے روانہ ہوا،اور پیچھے سے کوئی آواز دے دے تو جانے والا وہیں ہتھیار پھینک دیتا ہے کہ بس اب جانا فضول ہے،میرا کام نہیں ہو پائے گا۔کسی کو روانگی کے وقت چھینک آگئی ہے جو نحوست کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت بنادی گئی ہے، کوئی کہتا ہے، کیا کہیں جی! آج تو سارا دن ہی برباد ہوگیا ہے کیونکہ صبح گھر سے نکلتے ہی فلاں شخص سے سامنا ہوگیا تھا ۔

کوئی ماہِ صفر کو منحوس سمجھتا ہے، کچھ منگل وار کو شمال کی طرف سفر کرنا ناکامی کی نشانی سمجھتے ہیں۔ یہ تمام خیالات ونظریات زمانۂ جاہلیت کی یادگاریں ہیں، جوں جوں عقیدۂ توحید پر سے ہماری گرفت ڈھیلی ہوتی جارہی ہے، ایمان کمزور ہورہا ہےاور ہم پرضعیف الاعتقادی غالب آرہی ہےاور یہ جاہلانہ تصوّر جنم لے رہے ہیں

نبیٔ اکرم ﷺ کی بعثت ونبوّت سے قبل عرب بھی اس قسم کی بدشگونی یا بدفالی لینے کا عقیدہ رکھتے تھے، بیماری میں چھوت چھات کے قائل تھے، پرندہ اُڑا کر فال نکالا کرتے تھے،اور اگر وہ دائیں جانب اُڑ گیا تو سمجھ لیتے کہ ہم جس کام پر روانہ ہورہے ہیں وہ ہوجائے گا۔اور اگر وہ پرندہ بائیں جانب اُڑ جاتا تو کام نہ ہونے کا یقین کرکے اُس دن وہ گھر میں ہی بیٹھ جاتے تھے۔اُلّو کی آواز سے بدشگونی لیتے تھے، ماہِ صَفر اور چہارشنبہ [بُدھ وار] کو منحوس سمجھتے تھے۔ ماہِ شوال میں شادی بیاہ کو اچھا نہیں جانتے تھے۔ ہواؤں کے چلنے، موسم بدلنے اور بارش ہونے کو ستاروں کی تاثیر قرار دیتے تھے۔صحیح بخاری و مسلم میں ہے، حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر ایک رات بارش ہوئی، صبح کی نماز پڑھا کر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا:

((أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُم ؟))

''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا:((اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ))

''اللہ اور اُسکے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں'' ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

((أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’آج صبح میرے بہت سے بندے مؤمن ہو گئے اور بہت سے کافر‘‘۔

((فَأَمَّا مَنْ قَالَ : مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ))

’’پس جس نے یہ کہا کہ ہم بارش اللہ کے فضل و کرم اور اسکی رحمت سے دیئے گئے ہیں، وہ مجھ پر ایمان لایا اور اس نے ستاروں سے کُفر کیا‘‘۔

((وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ))

’’اور جس نے یہ کہا کہ ہم فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش دیئے گئے ہیں تو اس نے مجھ سے کُفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا‘‘۔(27)

بھوت پریت پر بھی اس طرح یقین رکھتے تھے کہ بھوت طرح طرح کی شکلیں بدل کر لوگوں کو غلط راستے پر ڈالتے ہیں اور کُشت وخون کر جاتے ہیں۔(28)

یہ تمام امور چونکہ عقیدۂ توحید اور ایمان باللہ کے خلاف تھے، اِن سب سے شرک کی بو آتی تھی، لہٰذا اِن شرکیہ نظریات کو رَدّ کرنے اور شرکِ اکبر کی طرف لے جانے والے اِن چور دروازوں کو بند کرنے کے لیئے نبیٔ اکرم ﷺ نے انہیں باطل قرار دیا ہے۔

چنانچہ ابو داؤد، صحیح ابن حبّان اور مسند احمد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ، اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ))

’’پرندہ اُڑا کر بدشگونی لینا شرک ہے، پرندہ اڑا کر فالِ بد لینا شرک ہے، پرندہ اڑا کر فالِ بد لینا شرک ہے۔‘‘(29)

(27) بخاری:۶/۸۴۶، مسلم مع نووی ۱/۲/۵۹۔۶۰، الزواجر للہیتمی ۲/۱۱۰۔

(28) تقویۃ الایمان شاہ شہید ص:۸۵تا۹۰، تطہیر المجتمعات قاضی احمد بن حجر ص:۲۷تا۷۶ کتاب التوحید ص:۲۳۷تا۲۵۶ مع الشرح۔

(29) صحیح ابی داؤد:۳۳۰۹، موارد الظمآن:۱۴۲۷، مسند احمد ۱/۴۳۸، الصحیحہ للالبانی:۴۳۰، ہدایۃ المستفید ۲/۸۵۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترمذی ، ابن ماجه اورمسند احمدمیں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے :

((مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَتِهِ فَقَدْ أَشْرَكَ،قَالُوْا:فَمَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَنْ تَقُوْلَ : اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ))

’’جس شخص کو پرندے سے لی گئی فالِ بد اپنے کام سے روک دے،اُس نے شرک کیا‘‘۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:اس کا کفّارہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:’’اس کا کفّارہ یہ دعاء ہے:

((اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ))

’’اے اللہ! تیری خیر کے سوا کوئی خیر نہیں،تیری تقدیر کے سامنے کوئی پرندہ کچھ نہیں اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں‘‘۔(30)

تحفُّظِ عقیدہ کے لیئے دُور رس تدابیر نبوی ﷺ:

جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ کام پر روانہ ہونے سے قبل ہی چھینک آگئی یا بلّی راستہ کاٹ گئی یا پیچھے سے کسی نے آواز دے دی ہے،تو اب میرا کام نہیں ہوگا،اس نے دانستہ یا جان بوجھ کر نہیں تو نادانستہ یا انجانے میں بلّی یا پیچھے سے آواز دینے والے کو نفع ونقصان کا مالک قرار دے دیا ہے، جو صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے،ایسے ہی جو آدمی ماہِ صفر یا شوال کو اور روزِ منگل یا بدھ کو منحوس قرار دیتا ہے،وہ اللہ تعالیٰ کے انتظام کو ناقص قرار دیتا اور اس کی تقسیم کو غلط سمجھتا ہے ۔

پرندہ اُڑا کر کام ہونے یا نہ ہونے کی فال لینے والا پرندے کو کیا سمجھ بیٹھا ہے؟ کیا اُسے اللہ تعالیٰ کے خاصۂ غیب دانی سے کچھ حصّہ ملا ہوا ہے؟ بھئی! یہ سب شیطان کی چالیں ہیں۔جب وہ دیکھتا ہے کہ یہ مسلمان کھلے طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائے گا۔تب وہ اُسے

(30) صحیح الترمذی: ۱۳۱۴،ابن ماجہ: ۳۵۳۸،مسند احمد ۲۲۰/۲،مجمع الزوائد ۱۰۵/۵،صحیح الجامع: ۶۲۶۴، الصحیحہ ۵۴/۳ حدیث: ۱۰۹۵،ہدایۃ المستفید ۵۸/۲۔۲۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان چور دروازوں میں داخل ہونے کی ترغیب دینے لگتا ہے ،اور اپنے حربے میں وہ کافی کامیاب جا رہا ہے کیونکہ آج جاہلانہ رسوم ونظریات نے پھر سے بال وپر نکالنے شروع کر دیئے ہیں بلکہ کثیر افرادِ معاشرہ کے دلوں میں انہوں نے نرم گوشہ بنالیا ہے جبکہ ہمارے رسولِ رحمت ﷺ نے چودہ سَو برس پہلے ان نظریات کی کھلے طور پر تردید کردی تھی۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَّۃَ وَلَا صَفَرَ))

''بیماری میں چُھوت چھات کو ماننا ،پرندہ اڑا کر فال لینا ،اُلّو کی آواز سے بدشگونی لینا اور ماہِ صفر کو منحوس سمجھنا فضول باتیں ہیں''۔ (31)

صحیح بخاری ومسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب نبی ﷺ نے ((لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَّۃَ وَلَا صَفَرَ)) فرمایا تو ایک اعرابی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اچھے بھلے ہرنوں کی طرح اونٹ ریگستان میں ہوتے ہیں ،ایک خارش زدہ اونٹ اُن میں آکر مل جاتا ہے اور سب کو خارش زدہ کردیتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَمَنْ أَعْدٰی[اَجْرَبَ] الْأَوَّلَ؟)) اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ چُھوت چھات اور بیماری متعدّی ہوتی ہے تو یہ بتائیں کہ ''اس پہلے اونٹ کو بیماری کیسے اور کہاں سے لگ گئی؟''۔ (32)

مسلم شریف میں یہ الفاظ بھی ہیں :((لَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ))(33)

''بارش ہونے میں بُرجوں یا ستاروں کی تاثیرات اور بُھوت پریت سب بیکار باتیں ہیں''۔

(31) بحوالہ مشکوٰۃ:۴۵۷۷ وصحیح الجامع:۷۵۲۷تا۷۵۳۴

(32) بخاری ،حدیث:۵۷۰۷، ۵۷۱۷، مسلم مع نووی ۱۴/۲۱۳،۷ ،مشکوٰۃ:۴۵۷۸ صحیح الجامع:۷۵۲۹

(33) مسلم مع نووی ۱۴/۲۱۶،۷ ،[لَا نَوْءَ] کے الفاظ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور [وَلَا غُوْلَ] کے الفاظ حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ میں ہیں ،نیز دیکھیے :مشکوٰۃ:۴۵۷۹، ۴۵۸۰ وصحیح الجامع:۷۵۲۱، ۷۵۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں صرف ایک جملہ قدرے وضاحت طلب ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا عَدْوَیٰ)) ''چھوت چھات کوئی چیز نہیں''۔

یا بالفاظِ دیگر کوئی مرض مشیّتِ الٰہی کے بغیر ایک سے دوسرے تک منتقل نہیں ہوسکتا۔ دراصل عہدِ جاہلیّت میں لوگوں کا تصوّر یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا بھی کوئی ہستی موجود ہے جو بناؤ بگاڑ، مرض وشفاء اور دیگر امور کا اختیار رکھتی ہے جو کہ سراسر شرک ہے۔ اس انداز سے سوچنے والے شخص کے دل سے اللہ تعالیٰ کی قُدرت کا صحیح تصوّر معدوم وختم ہوجاتا ہے اور اِس کے برعکس غیرُ اللہ کی طاقت واختیار کا تصوّر راسخ ہوجاتا ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ سے ہونے اور غیرُ اللہ سے نہ ہوسکنے کا یقین دل میں جاگزیں ہوجائے تو اس کے بعد اسباب و ذرائع کے استعمال میں چنداں مضائقہ نہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے اسی عقیدۂ توحید کی حفاظت کے لیۓ انتہائی دور رَس تدابیر اختیار فرمائیں حتیٰ کہ صحیح بخاری شریف اور مسند احمد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ)).

''کوڑھی سے اس طرح دور بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو''۔ (34)

مسند احمد کی ایک حدیث میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

''جس علاقے میں طاعون کی وَبا پھیلی ہووہاں سے باہر کوئی نہ جائے اور نہ باہر سے کوئی وہاں آئے''۔ (35)

یہ دُور رَس حفاظتی تدابیر صرف اس لیۓ تھیں کہ اگر کسی کی تقدیر میں وہ بیماری لکھی تھی اور وہاں جانے پر ظاہر ہوگئی ہو تو کہیں وہ یا دوسرے لوگ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ یہ بیماری اُنہی سے لگی ہے۔ حالانکہ بیمار کرنا یا شفاء دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ لہٰذا دل میں یہ یقین رہے کہ اس دنیا

(34) بخاری: ۵۷۰۷، مشکوٰۃ ج:۲ حدیث: ۴۵۷۷، صحیح الجامع: ۷۵۳۰

(35) مسند احمد ۱/۱۷۸، ۱۸۰، ۱۸۶، ۳/۲۰۶، ۲۰۸، ۲۱۰، ۴۱۶، ۷۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جو کچھ ہو رہا ہے، سب مشیّتِ الٰہی سے ہو رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ طاعون و کوڑھ میں مبتلا لوگوں سے اختلاط رکھنے میں احتیاط رکھیں تاکہ شیطان کے داؤ میں آ کر عقیدہ کو ٹھیس نہ پہنچ سکے، اگر یہ عقیدہ و عمل اپنا لیا جائے تو پھر چُھوت چھات والی حدیث کا کوڑھی سے بھاگنے والی حدیث کے ساتھ کوئی تعارض یا اختلاف باقی نہیں رہتا۔ (36)

غیرُ اللہ کی قسم کھانا:

آج کل ایک رواج عام ہو چکا ہے کہ جب کبھی قسم کھانے کی ضرورت پیش آ جائے تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے کی بجائے کسی غیرُ اللہ کی قسم کھائی جاتی ہے۔ کوئی کہتا ہے: مجھے اپنے بیٹے کی قسم، کوئی اپنے ماں باپ کی قسم کھاتا ہے اور بعض لوگ اپنی کسی بھی محبوب چیز کی قسم کھانے کو بڑی اہمیّت دیتے ہیں۔ شرافت کی قسمیں کھائی جاتی ہیں، امانت کی قسم کھائی جاتی ہے، مخاطَب کی شخصیّت یا اس کے سَر کی قسم کھانا بھی مروّج ہے بلکہ مزاجِ مسلم کے بگاڑ کا یہ عالَم ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو یقین دلانے کے لیئے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھانا چاہے تو اس کی بات کا یقین نہیں کیا جاتا بلکہ اُس کی قسم کو یقینی قرار دینے کے لیئے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ تم اپنے پیر و مرشد، اپنے استاد، اپنی بیوی یا اولاد یا پھر فلاں بزرگ و وَلی کی قسم کھاؤ تو ہم مان لیں گے۔ یہ رواج ایک متّبعِ سنّت کے لیئے انتہائی نازیبا ہے کیونکہ سرورِ کائنات ﷺ نے کسی بھی غیرُ اللہ حتیٰ کہ کعبہ شریف جیسے مقدّس مقام کی قسم کھانے کو بھی ناجائز و شرک قرار دیا ہے۔

---

(36) معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج ص: ۱۶۲ تا ۱۷۱، اور تفصیلی معلومات کیلیئے ہدایۃ المستفید اردو ترجمہ فتح المجید ص: ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۳۶، ۸۳۹، سورۂ اعراف آیت ۱۳۱: ﴿أَلَآ اِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللّٰهِ ...﴾ مَعَ ذِكْرِ حَدِيثِ الْمَجْزُوْمِ الَّذِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَكْلِ مَعَهُ بِقَوْلِهِ: ((كُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكُّلاً عَلَيْهِ))، ابوداؤد ۳۹۰۵، ۳۹۲۵، ضعیف الترمذی: ۳۰۷، ضعیف ابن ماجہ ۶۷۷، ضعیف الجامع: ۴۲۰۰، الضعیفہ للالبانی: ۱۱۴۴، رواہ احمد بحوالہ ہدایۃ المستفید، ص: ۸۴۴ تا ۸۶۰، فَفِيهَا بُحُوثٌ مُهِمَّةٌ جِدّاً، موارد الظمآن ۱۴۳۳، الحاکم: ۱۳۶/۴، ۱۳۷، المشکوٰۃ: ۴۵۸۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.mohammadamirqamar.com

کُتبِ حدیث میں سے صحیحین، سُننِ اربعہ اور موطا امام مالکؒ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((إِنَّ اللّٰهَ يَنۡهَاكُمۡ أَنۡ تَحۡلِفُوا بِآبَائِكُمۡ ، مَنۡ كَانَ حَالِفاً فَلۡيَحۡلِفۡ بِاللّٰهِ أَوۡ لِيَصۡمُتۡ))

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے، اگر کسی نے قسم کھانا ہی ہے تو اُسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے، ورنہ خاموش رہے''۔(37)

سنن ابن ماجہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((مَنۡ حُلِفَ لَهُ بِاللّٰهِ فَلۡيَرۡضَ وَمَنۡ لَمۡ يَرۡضَ بِاللّٰهِ فَلَيۡسَ مِنَ اللّٰهِ))(38)

''جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی جائے، اُسے راضی ہوجانا چاہیئے [اور یقین کرلینا چاہیئے] اور جو شخص اللہ کی قسم پر راضی نہیں ہوتا، اللہ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیّت نہیں''۔

سنن نسائی میں ایک حدیث ہے کہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ تم لوگ شرک کرتے ہو کیونکہ تم کہتے ہو: جو اللہ چاہے اور تم چاہو، اور کعبہ کی قسم ۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

((إِذَا أَرَادُوۡا أَنۡ يَّحۡلِفُوا أَنۡ يَّقُوۡلُوۡا :وَرَبِّ الۡكَعۡبَةِ))(39)

''جب بھی قسم کھائیں تو[کعبہ شریف کی قسم نہ کہیں بلکہ] ربِّ کعبہ کی قسم کہیں''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آباء واجداد، والدین یا اولاد تو درکنار خود کعبہ شریف کی قسم کھانا

---

(37) بخاری:۶۶۴۶، مسلم مع نووی: ۱۲/۶ /۱۰۵۔۱۰۶، صحیح ابی داوٗد:۲۷۸۵، صحیح ترمذی:۱۲۴۱، صحیح نسائی:۳۵۲۵، الترغیب والترھیب ۲۰۸/۵ حدیث:۴۲۷۳۔

(38) سنن ابن ماجہ:۲۱۰۱، زوائد ابن ماجہ میں امام بوصیری نے اس کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔

(39) صحیح نسائی:۳۵۳۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی شرک ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے یہودی کے اس اعتراض کا انکار نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ربِ کعبہ کی قسم کھانے کا حکم فرمایا ہے۔اور اس حدیث کا بقیہ یوں ہے:

((وَأَنْ يَقُولُوا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ)) ''جو اللہ چاہے، پھر جو تو چاہے''۔

اِس حدیث میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ کسی بھی ہستی کی مشیت کو مشیتِ الٰہی کے ساتھ برابر نہ سمجھا جائے مثلاً یہ نہ کہا جائے کہ اب اللہ اور آپ کے سوا ہمارا کوئی نہیں بلکہ فرق کریں اور یہ کہیں کہ اب اللہ کے اور پھر آپ کے سوا ہمارا کوئی نہیں۔اس معمولی سا فرق کرنے سے کتنا بڑا نقطۂ توحید حل ہو جاتا ہے اور یہ معمولی فرق نہ کرنے سے یہی جملہ شرکیہ بن جاتا ہے۔(40)

ابو داؤد ، ترمذی ،ابن حبان، مسند احمد اورمستدرك حاکم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی کو کعبہ شریف کی قسم کھاتے سنا تو فرمایا:

''اللہ کے سوا کسی بھی چیز کی قسم مت کھاؤ کیونکہ میں نے نبیٔ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ))(41)

''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی اُس نے کفر کیا یا شرک کیا''۔

حدیث کے آخر میں راوی نے حرف (أَوْ) استعمال کیا ہے۔یہ راوی کا شک ہے کہ آپ ﷺ نے ((فَقَدْ كَفَرَ)) ارشاد فرمایا تھا یا ((فَقَدْ أَشْرَكَ))

اور یہ بھی ممکن ہے کہ (أَوْ بمعنیٰ (الْوَاوِ) ہو۔اِس صورت میں عبارت یوں ہوگی:

((فَقَدْ كَفَرَ وَ أَشْرَكَ)) ،'' اس نے کفر اور شرک کیا''۔

---

(40) حوالۂ سابقہ نیز دیکھئے: ہدایۃ المستفید ۲/۱۱۳۸

(41) صحیح ابی داؤد ۲۷۸۷، صحیح الترمذی ۱۲۴۱، مسند احمد ۲/۸۶، ۸۷، ۱۲۵الحاکم ۱/۱۸، الموارد للہیثمی ۱۱۷۷، الصحیحہ ۲۰۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دوسری صورت میں بڑے کفر کی نسبت چھوٹا کفر، اور بڑے شرک کی نسبت چھوٹا شرک مراد ہوگا''۔(42)

ابو داؤد شریف اور مسند احمد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((مَنْ حَلَفَ بِالْأَ مَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا))(43)

''جس شخص نے امانتداری کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے :

((لَأَنْ أَحْلِفَ بِاللّٰهِ كَاذِباً أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ بِغَيْرِهٖ وَأَنَا صَادِقٌ))

''میرے لیئے غیرُ اللہ کی سچّی قسم کھانے سے اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھانا زیادہ بہتر ہے''۔(44)

یہ اس لیئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھانا گناہ تو ہے مگر شرک یا کُفر نہیں جبکہ غیرُ اللہ کی قسم چاہے سچی ہی کیوں نہ ہو وہ گناہِ کبیرہ اور شرک ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرح ہی غیرُ اللہ کی تعظیم بھی مقصودِ قسم ہو تو یہ کُفر ہے۔

سحر یعنی جادُو:

بعض لوگ فطرتاً اور عادتاً فتنہ پَرور اور تماشہ بین ہوتے ہیں، وہ دوسروں کو کُڑھتے اور سِسکتے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، دُوسرے کا گھر اُجڑتے دیکھ کر انہیں بڑا سکون ملتا ہے، اور جب تک وہ روزانہ کسی نہ کسی کو کسی بھی رنگ میں کوئی تکلیف واذیّت نہ پہنچالیں انہیں چَین نہیں ملتا۔ انہی بدفطرت لوگوں میں سے ایک گروہ ساحروں یا جادُوگروں کا بھی ہے، اور وہ لوگ بھی انہی کے ساتھ ہیں جو خود تو جادُو کرنا نہیں جانتے مگر دوسروں کے لیئے جادُو کرواتے ہیں۔ اس

(42) فتح المجید اردو ترجمہ: ۲/۱۲۰۔

(43) صحیح ابی داؤد: ۲۷۸۸، مسند احمد ۵/۳۵۲، الصحیحہ: ۹۴، الترغیب، حدیث: ۴۲۷۶۔

(44) طبرانی موقوفاً، حلیۃ الاولیاء ۷/۲۶۷، تاریخ اصفہان ۲/۱۸۱، الترغیب ۵/۲۰۹، امام منذری نے اسکے راویوں کو صحیح کے راوی قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.mohammedamirqamar.com

کج فطرت اور بَد خصلت گروہ نے کتنے ہی افرادِ معاشرہ کو جزوِ معطل بنا رکھا ہے۔ آج کل جادُو کرنے والے ساحر تو عموماً مَرد ہی ہوتے ہیں مگر ان کے گاہکوں میں مَرد و زن سبھی شامل ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اُن میں عورتوں ہی کی اکثریّت ہوتی ہے، معمولی معمولی باتوں پر گھروں کے گھر اجاڑ دیئے جاتے ہیں، مثلاً :

کسی نوجوان کی شادی گھر والوں نے برادری یا رشتہ داروں سے باہر کرنا چاہی تو وہ لوگ آڑے آئے جو اپنے گھر سے رشتہ دینے کے لئے آس لگائے بیٹھے تھے مگر ان کی بات نہ بن پڑی اور شادی باہر ہوگئی، اب انہوں نے اپنی اس ناکامی کا بدلہ لینے کا ارادہ کر لیا اور سوچ لیا کہ چلو یہ شادی تو باہر کر ہی چکے ہیں مگر ہم بھی انہیں سُکھ کی سانس نہیں لینے دیں گے۔ کسی جادُو یا تعویذ گنڈہ کرنے والے کے پاس جا نکلے، اسے فیس دی اور ایسا نسخہ تیار کروایا جس کے اثر سے نو بیاہتا جوڑے کی ہنستی کھیلتی زندگی میں یکا یک انقلاب آیا حتیٰ کہ روز کی لڑائی جھگڑا اور سر پھٹول اُن کی زندگی کا معمول بن گیا، کبھی تو اسی حالت میں بسر ہوتی گئی اور کہیں جلد ہی طلاق کی نوبت آ گئی ۔

کبھی معاملہ اس کے برعکس یوں ہوتا ہے کہ کسی سے لڑکی کا رشتہ مانگا انہوں نے کسی وجہ سے انکار کر دیا، اور اپنی بیٹی کی شادی کسی دوسری جگہ کر دی۔ جن سے لڑکی والوں نے انکار کیا تھا، وہ پیچ و تاب کھا رہے ہیں، اُن کے انکار کو اپنی عزّت کا مسئلہ بنا لیا ہے اور ساتھ ہی فی سبیل اللہ فساد کا ارادہ کر کے طے کر لیا کہ اگر یہ لڑکی ہمارے گھر کی بہو نہیں بن سکتی تو ہم بھی اسے کسی دوسرے گھر میں سکون سے جینے نہیں دیں گے، کسی روسیاہ جادُو کرنے والے کو نذرانہ پیش کیا اور خوشیوں بھرے گھر کو سنسان اجاڑ کی شکل میں بدلنے یا دنگے فساد کا اکھاڑہ بنانے کا سامان جادُو بھرے تعویذوں کی شکل میں لے آئے ۔

بنی آدم اور خلقِ الٰہی کو تکلیف و اذیّت پہنچانے کے کئی طریقے ایجاد ہو چکے ہیں، اور یہ لوگ پینترے بدل بدل کر آتے ہیں۔ معروف محدّث و مؤرخ اور سرکردہ مفسّر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۂ بقرۃ کی آیت: ۱۰۲ کی تفسیر کے ضمن میں امام فخر الدین رازیؒ کے حوالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.muhammadilqbal.com

سے جادُو کی آٹھ مختلف شکلیں ذکر فرمائی ہیں جن میں سے ہی ایک کلدانیوں کا جادُو ہے جو سات ستاروں کے پرستار تھے اور اُنہیں نظامِ عالَم میں دخیل اور خیر و شرّ پر قادر سمجھتے تھے، حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام اُنہی کی اصلاح کے لیئے مبعوث ہوئے تھے۔

دوسری قسم کا جادُو وہ ہے جس میں جھاڑ پھونک اور عملِ تسخیر کے ذریعے جِنّات کے ساتھ رابطہ کیا جاتا ہے اور پھر ان سے مدد لی جاتی ہے۔نظر بندی، فکر بندی، یا مداری گروں والی شُعبدہ بازی اور علمِ نجوم بھی از قسمِ جادُو ہے۔اور اسی کی ایک قسم وہ خرافات بھی ہیں جنہیں یہ مکّار لوگ ابومعشر فلکی اور شمس المعارف کی کتابوں سے لکھ لکھ کر دیتے ہیں۔اور اسی قسم کی ایک کتاب ''السرّ المکتوم فی مخاطبة الشمس و النجوم ''امام غزالیؒ کی طرف منسوب ہے جس کے بارے میں اہلِ علم نے کئی خیالات کا اظہار کیا ہے حتیٰ کہ امام غزالیؒ کی طرف اس کتاب کی نسبت مشکوک قرار پائی ہے اور علاّمہ ابن حجر آف قطر نے تو تطہیر المجتمعات [ص: ۱۳۸، اردو ترجمہ] میں اس کتاب سے اُنہیں بریٔ قرار دیا ہے۔(45)

یہ فعل [جادُو کرنا] سراسر کُفر ہے جس کا قرآن وسنّت سے ثبوت تو ہم آگے چل کر پیش کریں گے مگر کیا یہ صحیح نہیں کہ میاں بیوی میں تفریق پیدا کرنا، دوست و احباب میں نفرت کے بیج بونا جس کا دل پسند مشغلہ ہو، دوسروں کو دکھ اور اذیّت پہنچانا جن کا من پسند کھیل ہو، اسے بھلا اسلام سے کیا نسبت ہوسکتی ہے؟ اور اگر کوئی ایسا شخص پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے تو پھر اسے یہی کہہ سکتے ہیں کہ ع

رِند کے رِند رہے اور ہاتھ سے جنّت نہ گئی   یا پھر یہ کہہ لیں:

بڑا اندھیر ہے کہ اکثر مسلماں یہ سمجھتے ہیں
کہ بد اعمال ہوکر بھی مسلمانی نہیں جاتی   (ظفر علی خاںؒ)

(45) اس کتاب کے بارے میں اور ان اقسامِ جادُو کی مزید تفصیل کیلئے دیکھیئے: تفسیر ابنِ کثیر ج:۱ص: ۱۷۶۔۱۷۷۔۱۷۸، الزواجر للہیتمی ۲/ ۱۰۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادُو کا اثر و وجود یا حقیقت:

علاّمہ عبدالرحمٰن بن حسن آل الشیخ کتاب التوحید کی شرح فتح المجید میں معروف فقیہ و مجتہد امام ابن قدامہؒ کی کتاب ''الکافی'' کے حوالے سے لکھتے ہیں:

سحر یا جادُو اُن تعویذ گنڈوں اور دھاگے کی گرہوں کو کہتے ہیں جو کسی انسان [یا کسی جاندار] کے بدن اور خصوصاً دل پر اثر کرتے ہیں جن کی وجہ سے وہ بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی موت بھی واقع ہو جاتی ہے جبکہ بعض اوقات میاں بیوی میں پھُوٹ پڑ جاتی ہے جیسا کہ سورۂ بقرۃ کی آیت:۱۰۲ میں ہاروت و ماروت کے ذکر میں مذکور ہے:

﴿فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ﴾

''یہ لوگ اُن سے وہ چیز [جادُو] سیکھتے ہیں جس سے وہ شوہر اور اس کی بیوی میں جُدائی ڈال دیں''۔

قرآنِ کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جادُو سیکھنے والا اور اسے بروئے کار لانے والا کافر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرۃ کی آیت:۱۰۲ میں ہاروت و ماروت کا قول ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:

﴿اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾

''یقیناً ہم فتنہ وآزمائش کے لیئے ہیں، تم کفر میں نہ پڑو''۔

اسی آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾

''سلیمان نے کفر کی کوئی بات نہیں کی بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا اور وہ لوگوں کو جادُو سکھلایا کرتے تھے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جادُو کی کوئی حقیقت نہیں، یہ محض نظر بندی اور نگاہوں کا فریب ہوتا ہے۔(46)

حالانکہ اکثر آئمہ کرام اور اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں کہ جادُو ایک حقیقت ہے، اگر اس کی کوئی حقیقت ہی نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ اِس سے پناہ مانگنے کی تعلیم وتلقین نہ فرماتا حالانکہ تیسویں پارے کی سورۂ فلق میں ہے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ O وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ O وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ O وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ O﴾

"(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے"۔

"آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اُس چیز کے شرّ سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور اندھیری رات کی تاریکی کے شرّ سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے، اور گرہ [لگا کر اُن] میں پھونکنے والیوں کے شرّ سے [بھی]، اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے"۔

اس سورۃ میں ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ O﴾ کا معنیٰ ہی یہ ہے کہ "[میں پناہ مانگتا ہوں] گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شرّ سے"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جادُوگرنیوں کی بھی نزولِ قرآن کے زمانہ میں کثرت تھی مگر آج صورتِ حال کچھ بدل چکی ہے جیسا کہ ہم سابق میں ذکر کر آئے ہیں۔

اگر یہ جادُو کوئی مؤثّر چیز نہ ہوتا، محض فریبِ نظر ہی ہوتا تو پھر اس سے پناہ مانگنے کا کوئی معنیٰ ہی نہیں رہتا۔ اور سورۂ بقرہ میں جس فعل کو کُفر قرار دیا گیا ہے وہ بے حقیقت و بے اثر کیسے ہوسکتا ہے؟ اور سورۂ طٰہٰ کی آیت: ۶۹ میں ارشادِ الٰہی ہے :

(46) یہ رائے امام ابوحنیفہؒ اور فرقۂ معتزلہ کی ہے، دیکھئے: ابن کثیر ۱۷۸-۱۷۹، معاشرہ کی مہلک بیماریاں ترجمہ تطہیر المجتمعات مؤلفہ علّامہ احمد بن حجر آف قطر ص: ۱۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰىO﴾

''جادوگر جہاں بھی جائے فلاح نہیں پائے گا''۔

جادو کی حقیقت اور اس کے اثر سے انکار کیسے کیا جا سکتا ہے جبکہ ان قرآنی تصریحات کے علاوہ خود رسولِ رحمت ﷺ پر بھی ایک مرتبہ جادو کا اثر ہو گیا تھا۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

((أَنَّ النَّبِيَ ﷺ سُحِرَ حَتَّى أَنَّهُ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيءِ وَمَا يَفْعَلُهُ))

''نبی ﷺ پر جادو کا اثر ہو گیا یہاں تک کہ بعض اوقات آپ ﷺ یہ خیال فرماتے کہ کوئی کام کر رہے ہیں حالانکہ ایسا نہ ہوتا''۔ (47)

اسی حدیث میں مذکور ہے کہ دو فرشتے آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو خبردار کیا کہ لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا ہے۔ کنگھی میں دھاگے کی گرہیں لگائی ہیں، اور اُسے خوشۂ کھجور کے خول میں بند کر کے ذروان نامی کنویں میں ڈال دیا ہے۔ (48)

نبی اکرم ﷺ کو یہودیوں کے حلیف قبیلہ بنی زریق سے تعلّق رکھنے والے منافق لبید بن اعصم نے جادو کیا تھا اور فرشتوں نے جب جگہ [بئر ذروان] بتائی تو وہاں سے کنگھی اور گرہوں والا دھاگہ لایا گیا اور اُسے کھولا گیا تو نبی ﷺ صحت یاب ہو گئے۔ (49)

کیا اس کے بعد بھی جادو کی تاثیر یا وجود میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟

جادو کی مذمّت وسزا:

جادو کے تعویذ گنڈے کرنا کُفر اور کرنے والا کافر ہے، ایسے شخص کی آخرت بالکل برباد ہو جاتی ہے جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت:۱۰۲ میں ارشادِ الٰہی ہے :

(47) بخاری، کتاب الطب، حدیث:۵۷۶۳۔۵۷۶۵

(48) بخاری شریف، حوالہ جاتِ سابقہ (49) تفصیل کیلئے دیکھیے: تفسیر ابن کثیر، سورۃ الفلق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَO﴾

''اور انہیں [یہود کو] خوب معلوم تھا کہ جو کوئی [ایمان دے کر] جادُو کا خریدار بنا، اُس کے لیئے آخرت میں کوئی حصّہ نہیں، اور اگر وہ سمجھتے ہوتے تو کتنا بُرا یہ بدلا ہے جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا''۔

سلفِ صالحین کی کثیر تعداد اور آئمہ کرام میں سے امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام احمد رحمہم اللہ نے جادُوگر کو کافر قرار دیا ہے اور امام شافعیؒ کے یہاں کچھ تفصیل ہے اور پھر وہ بھی جادُوگر کو کافر ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کُفر ہی قرار دیا ہے۔

سورۃ النساء کی آیت ۵۱، ۵۲ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب پر لعنت فرمائی ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے:

﴿يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ﴾

''وہ جبت وطاغوت پر یقین رکھتے ہیں۔''

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جِبت جادُو کو، اور طاغوت شیطان کو کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ابن ابی حاتم وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ (50)

رسولِ رحمت ﷺ نے بھی اسکی سخت مذمّت فرمائی ہے، چنانچہ بخاری و مسلم اور ابو داؤد و نسائی شریف میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ))

''سات ہلاکت انگیز وبلاخیز چیزوں سے بچو''۔ (51)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے استفسار پر آپ ﷺ نے اُن سات چیزوں کو ایک ایک کر کے شمار فرمایا

(50) ہدایۃ المستفید ۲/۷۷۴۔۷۷۶۔

(51) بخاری: ۶۴/۵۷۶۔۲/۷۶۶، مسلم مع نووی ۱/۲/۸۳، صحیح ابی داؤد: ۲۴۹۸، صحیح نسائی: ۳۴۳۲، صحیح الجامع: ۱۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو سب سے پہلے ((اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ)) اور پھر ((اَلسِّحْرُ)) یعنی جادُو کرنے کا نام لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبیرہ اور مہلک گناہوں میں سے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ جادُو کرنا ہے، وہ چاہے تعویذوں کی شکل میں ہو، چاہے دھاگے میں گرہوں اور پُھونکوں کی صورت میں۔ مصنّف عبد الرزاق کی ایک مرسل حدیث میں ہے:

((مَنْ تَعَلَّمَ شَیْئًامِّنَ السِّحْرِ قَلِیْلاً کَانَ أَوْکَثِیْراً کَانَ آخِرُعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ))

''جس شخص نے تھوڑا یا زیادہ جادُو سیکھا، اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ختم ہوا''۔ (52)

جبکہ ایک حدیث میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے :

((لَیْسَ مِنَّا......مَنْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَہٗ))

''جس شخص نے جادُو کیا یا کروایا......وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں''۔ (53)

جادُوگر کے جرم کی مناسبت سے ہی اس کی آخرت میں سزا ہوگی اور دنیا میں بھی اس کی سزا قتل ہے جیسا کہ ترمذی شریف کی ایک ضعیف حدیث میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے :

((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُہٗ بِالسَّیْفِ))

''جادُوگر کی سزا یہ ہے کہ اُسے تلوار سے قتل کر دیا جائے''۔ (54)

البتہ اس کے تائید صحیح بخاری شریف میں مذکور اس اثرِ فاروقی رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے :

((کَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنِ اقْتُلُوْا کُلَّ سَاحِرٍ وَ سَاحِرَۃٍ))

''حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے [مختلف علاقوں کے حُکّام کو] لکھا کہ ہر جادُوگر

(52) مصنف عبدالرزاق ۱۰/۱۸۴ حدیث: ۱۸۷۵۳، یہ حدیث مرسل ہے، فتح المجید ص: ۲۳۸۔

(53) مسند بزار ص: ۱۶۹ والطبرانی فی الکبیر [ق ۱/۷۳] بحوالہ الصحیحہ حدیث: ۲۱۹۵، صحیح الجامع: ۵۴۳۵، مجمع الزوائد ۵/۱۱۷ الترغیب ۵/۲۴۵، حدیث: ۴۳۸۴۔

(54) ضعیف الترمذی: ۲۴۴، دارقطنی: ۱۱۲، طبرانی: ۱۶۶۶، الحاکم ۴/۳۶۰، الضعیفہ: ۱۴۴۶، فتح الباری ۱۰/۳۲۶، مصنّف عبدالرزاق ۱۰/۱۸۴ حدیث: ۱۸۷۵۳، فتح المجید ص: ۲۴۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.muhammadurfiqamar.com

مردوزن کوقتل کردو'۔ (55)

نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی دخترِ نیک اختر ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مؤطا امام مالک میں ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک کنیز کوقتل کرنے کا حکم فرمایا جس نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادُو کا وار کیا تھا۔ چنانچہ اُس کنیز کوقتل کردیا گیا تھا۔ (56)

اس طرح تین صحابۂ رسول ﷺ [حضرت عمر، جندب، حفص رضی اللہ عنہم] سے ساحر کا قتل ثابت ہے۔ اور حدیثِ جندب رضی اللہ عنہ کی رُو سے امام مالک، امام احمد اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم نے جادُوگر کی سزا قتل قرار دی ہے جبکہ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ، حضرت جندب بن عبداللہ، حضرت جندب بن کعب، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہم اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے ساحر کی سزا قتل ہی مروی ہے۔ (57)

البتہ یہ بات پیشِ نظر رہے کہ جادُوگر کی سزائے قتل ہر کس و ناکس کے ہاتھوں نہیں ہوگی بلکہ اس سزا کا نفاذ صرف حاکم وقاضی کروائے گا۔ اگر ایسا نہ ہوتو پھر فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

اقسامِ سحر:

عربی زبان میں سحر یا جادُو ہر اُس چیز کو کہتے ہیں جو بہت لطیف اور باریک ہو اور ظاہر میں اس کے اسباب انسان کی نگاہوں سے پوشیدہ رہ جائیں۔ اِس اعتبار سے نبیٔ اکرم ﷺ نے فصاحت وبلاغت والے بیان کو بھی جادُو قرار دیا ہے جیسا کہ **بخاری و مسلم ،ابو داؤد و ترمذی ،مؤطا امام مالک**ؒ اور **مسند احمد** میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

(55) فتح المجید ص:۲۴۳ پر لکھا ہے کہ یہ اثر بخاری شریف میں مذکور ہے، اور کتاب التوحید میں تو مصنّف نے اس روایت میں تین ساحروں کے قتل کا بھی ذکر کیا ہے لیکن یہ بات بخاری شریف میں نہیں ہے۔

(56) مؤطا ۲۰۱/۴۔۲۰۲ حدیث :۱۶۸۹، مصنف عبد الرزاق : ۸۷۵۲ ، کتاب التوحید ص:۱۲۰ ، فتح المجید ص:۲۴۴۔

(57) دیکھیئے: تفسیر ابن کثیر اردو ج اص:۱۷۹، فتح المجید ص:۲۴۳۔۲۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْراً))

''فصاحت و بلاغت میں جادُو کا اثر ہوتا ہے''۔ (58)

حضرت صعصعہ بن صوحانؓ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے سچ ہی تو فرمایا ہے، کیونکہ بعض اوقات مُدعیٰ علیہ اصل حقدار کی نسبت فصیح و بلیغ یا چرب لسان ہونے کی وجہ سے سامعین کو مسحور اور قائل کر کے دوسرے کا حق چھین لیتا ہے۔ البتہ وہ فصاحت و بلاغت جس سے حق وانصاف کی وضاحت ہوتی ہو، باطل کی بیخ کنی کی جائے اور اس میں بے جا طوالت بھی نہ ہو تو یہ قابلِ تحسین وستائش ہے۔ (59)

امام رازیؒ نے جادُو کی آٹھ قسمیں یا شکلیں ذکر کی ہیں، ان سب کو امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں سورۃ بقرہ کی آیت: ۱۰۲ میں بالتفصیل نقل کر کے آخر میں لکھا ہے کہ جادُو کی یہ اقسام صرف لغوی یا لفظی اعتبار سے ہیں۔ لغوی یا لفظی اقسامِ سحر کے علاوہ بعض امور ایسے بھی ہیں جو نتائج و عواقب اور اپنے اثرات کے اعتبار سے بھی جادُو سے ملتے جلتے ہیں۔ اور حدیث میں انہیں بھی جادُو ہی قرار دیا گیا ہے، مثلاً: مسند احمد، ابو داؤد، نسائی اور ابنِ حبان کی ایک متکلّم فیہ حدیث میں ہے:

((اِنَّ الْعِیَافَةَ وَالطَّرْقَ وَالطِّیَرَةَ مِنَ الْجِبْتِ))(60)

''پرندوں کو اڑانا، زمین پر خطوط کھینچنا اور کسی کو دیکھنے سے فالِ بد لینا، سب جادُو کی اقسام ہیں''۔

زمین پر خطوط کھینچ کر فالِ بد لینا الطّرق کا ترجمہ ہے جبکہ اسی کے ذیل میں علاّمہ عبدالرحمٰن بن حسن لکھتے ہیں کہ عوف نے الطّرق کا یہی مفہوم بیان کیا ہے، اور ابوالسعادات النھایہ میں

(58) ابن کثیر ۱/۱۷۸ (59) ہدایۃ المستفید ۲/۷۔۲۰۶

(60) سنن ابی داؤد: ۳۹۰۷، مسند احمد ۳/۴۷۷، ابن حبان: ۱۴۲۶، ضعیف الجامع: ۳۹۰۴، ریاض الصالحین ص: ۶۳۷ حدیث: ۱۶۶۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں: ''عورتوں کا کنکریاں پھینک کر فال نکالنا الطَّرق کہلاتا ہے''۔ (61)

ابو داؤد، نسائی اور ابن حبان میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ النُّجُوْمِ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ، زَادَ مَا زَادَ))

''جس نے علمِ نجوم کا کچھ بھی حصّہ حاصل کیا تو اس نے گویا جادُو سیکھ لیا، اور جس قدر زیادہ سیکھتا جائے گا، اتنا ہی اس کی وجہ سے گناہ میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا''۔ (62)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ علمِ نجوم کو بھی رسولِ رحمت ﷺ نے جادُو کی ایک قسم قرار دیا ہے اور نسائی شریف میں ایک ضعیف سند والی حدیث میں ہے:

((مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهِ فَقَدْ سَحَرَ، وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئاً وُكِّلَ اِلَيْهِ))

''جو شخص [تعویذ گنڈہ کے وقت کسی چیز کو] گرہ دیتے ہوئے اُس میں پھونک مارے اُس نے جادُو کیا [اور جو شخص جادُو کرے اس نے شرک کیا] اور جو کوئی اپنے جسم پر تعویذ دھاگہ لٹکائے اُسے اُسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے''۔ (63)

اس حدیث میں تعویذ کرتے وقت کسی دھاگے وغیرہ کو گرہ دیتے ہوئے جو پھُونک ماری جاتی ہے جس کے لیئے [نَـفَـثَ] کا لفظ استعمال ہوا ہے، اِسی لفظ کا ترجمہ وتشریح بیان کرتے ہوئے امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ [نـفـث] اُس پھونک کو کہتے ہیں جس میں لعابِ دَہن کی آمیزش بھی ہو۔ یہ خاص جادُوگر کا عمل ہے۔ جب وہ کسی پر جادُو سے حملہ کرنا چاہتا ہے تو وہ ارواحِ خبیثہ [جِنّات] اور شیاطین سے بھی مدد لیتا ہے اور اس دھاگے کو گرہ دیتے وقت اس میں ایسی پھونک مارتا ہے جس میں لعابِ دَہن کی آمیزش ہوتی ہے اور اُس پھونک سے زہریلا مادہ

(61) ہدایۃ المستفید ۲/۷۹۷۔۷۹۸

(62) صحیح ابی داوٗد: ۳۳۰۵، ابن ماجہ: ۳۷۲۶، مسند احمد ۱/۳۱۱، الصحیحہ: ۷۹۳، صحیح الجامع: ۶۰۷۴۔

(63) سنن نسائی مع حاشیۃ السیوطی والسندی ۷/۱۱۲، ضعیف الجامع: ۵۷۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارج ہوتا ہے۔اس پھونک میں خبیث روحیں اور شیاطین اس جادُوگر کی مدد کرتے ہیں اُور اس کے ساتھ ہی اس گرہ میں پھونک مارتے ہیں۔ چنانچہ جس پر جادُو کرنا مقصود ہو اس پر اثر ہو جاتا ہے۔ حافظ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اِذن سے اثر ہو جاتا ہے مگر اس اذن سے مُراد اِذنِ شرعی نہیں بلکہ یہ وہ اِذن ہے جسے اہلِ علم کی اصطلاح میں ''اِذنِ کونی وقدری'' کہا جاتا ہے۔ (64)

سابقہ حدیث میں وارد ''کوئی چیز لٹکانے'' کے بارے میں علاّمہ عبدالرحمٰن بن حسن لکھتے ہیں:

''جس شخص کا قلبی تعلّق کسی غیرُ اللہ سے ہو جائے، وہ اس کو معتمد علیہ اور قابلِ بھروسہ قرار دے لے اور اس سے اپنی امیدیں وابستہ کر لے تو اللہ تعالیٰ بھی اُسے اُسی کے سُپرد کر دیتا ہے، اس کے برعکس جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لیۓ کافی ہو جاتا ہے، اس کی حفاظت اپنے ذمّے لے لیتا ہے اور اسے ہر شرّ سے محفوظ رکھتا ہے اور سورۂ زمر، آیت ۳۶ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ۝﴾

''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیۓ کافی نہیں ہے؟'' (65)

ایک حدیث صحیح مسلم میں ہے جس میں نبیٔ اکرم ﷺ نے چغل خوری کو بھی جادُو اثر قرار دیا ہے، چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((أَ لَا هَلْ أُنَبِّئُكُمْ مَا العِضَّةُ ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ))

''کیا میں تمہیں ''عِضہ'' کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (پھر خود ہی فرمایا): وہ چغلی کھانا ہے یعنی دو شخصوں میں ایسی بات کرنا جس سے وہ آپس میں لڑائی جھگڑے پر اُتر آئیں''۔ (66)

---

(64) فتح المجید ص: ۲۴۹۔

(65) کتاب التوحید مع فتح المجید ص: ۲۴۸

(66) مسلم، حدیث: ۲۶۰۶ مع نووی ۱۵۹/۶/۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علّامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ چغل خور اور جھوٹا آدمی ایک گھڑی میں جو فساد برپا کر دیتا ہے جادُوگر ایک سال میں بھی اتنا فساد برپا نہیں کرسکتا۔

ابوالخطاب نے اپنی کتاب "عیون المسائل" میں چغلی کو جادُو کی ایک قسم قرار دیا ہے اور کتاب الفروع میں اس موضوع پر بڑی تفصیل سے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چغلی کو جادُو اِس لیئے کہا گیا ہے کہ چغل خور بھی اپنی باتوں اور فعل سے مکر وحیلہ کر کے دوسرے کو اُسی طرح اذیّت وتکلیف پہنچانا چاہتا ہے جس طرح کہ جادُوگر۔ اور بعض اوقات چغلی کا اثر جادُو سے بھی زیادہ سنگین ہوتا ہے۔ (67)

جادُوشُدہ یا آسیب زدہ کا علاج:

جادُو کی انواع واقسام اور اُس کی مذمّت وسزا کے بارے میں قرآن وسنّت، معروف آئمہ اربعہ اور دیگر کبار آئمہ وعلماءِ امّت کے ارشادات آپ کے سامنے رکھے جا چکے ہیں، جن سے یہ معلوم ہوگیا کہ جادُو اگرچہ شرک وکُفر ہے مگر اس کا اثر ہوجاتا ہے۔ اب بات صرف یہ رہ گئی کہ اگر کسی پر جادُو کا اثر ہو چکا ہو تو ایسے جادُوشُدہ یا آسیب زدہ آدمی کا علاج کیسے کیا جائے؟

جادُو شُدہ یا آسیب زدہ شخص کے علاج یا نُشرہ کے بارے میں علاّمہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص سے جادُو دور کرنے کے عمل کو نُشرہ کہا جاتا ہے۔ اور اُنہوں نے آگے چل کر یہ بھی فرمادیا ہے کہ یہ کام وہی کرسکتا ہے جو خود بھی جادُو جانتا ہو جیسا کہ اُنہوں نے اپنی کتاب جامع المسانید میں امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ جادُو کو صرف جادُوگر ہی دور کرسکتا ہے۔ علاّمہ ابن القیّم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اِس قول کو اُس صورت پر محمول کیا ہے کہ ساحر ومسحور کوئی ایسا فعل کرتے ہیں جس سے شیطان کا قرب حاصل ہو، چنانچہ شیطان اپنا اثر دور کر دیتا ہے۔

(67) فتح المجید ص ۲۵۰ یا ہدایۃ المستفید اُردو ترجمہ فتح المجید ۲/ ۸۰۴۔۸۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبِ فتح المجید نے ابوالسعادت سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نُشرہ علاج اور دم جھاڑ کی ایک قسم ہے جو آسیب زدہ کے ساتھ خاص ہے۔ اور اس کی دو شکلیں ہیں، ایک یہ کہ نُشرہ شیطانی عمل سے ترتیب دیا گیا ہو جیسا کہ جاہلیّت کے لوگوں میں پایا جاتا ہے جو کہ قطعاً ناجائز ہے کیونکہ ابوداؤد اور مسند احمد وغیرہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے نُشرے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ)) ''یہ شیطانی فعل ہے''۔ (68)

جادُو شُدہ یا آسیب زدہ شخص کے علاج یا نُشرہ کی صحیح شکل یہ ہے کہ قرآنی آیات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح وثابت اور مسنون دعاؤں سے اس کا علاج کیا جائے۔ یہ شکل جائز ہے کیونکہ بخاری شریف میں تابعینِ کرام کے سرخیل فقیہہ اور ان میں سے سب سے بڑے اور ثقہ محدِّث حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے معروف تابعی اور رئیس الفقہاء حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا:

(رَجُلٌ بِهٖ طِبٌّ أَوْ يُؤْخَذُ مِنْ اِمْرَأَتِهٖ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنْشَرُ)

''اگر کسی شخص پر جادُو کا ایسا ٹوٹکا ہو جس کے اثر سے وہ اپنی بیوی کے پاس نہ آسکتا ہو تو اس کا حل کیا جائے یا نُشرہ کرلیں؟''

اس پر حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(لَا بَأْسَ بِهٖ ،اِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ بِهِ الْاِصْلَاحَ تَامّاً وَمَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ).

''اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس میں اصلاح مقصود ہے، اور جو چیز فائدہ مند ہو اس کے استعمال کی ممانعت نہیں''۔ (69)

اس موضوع پر علّامہ ابن القیّم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب بات کہی ہے، فرماتے ہیں: کسی مسحور

(68) صحیح ابی داؤد ۳۲۷، مسند احمد ۳؍۲۹۴، مصنّف ابن ابی شیبہ ۷؍۳۸۷

(69) بخاری ۱۰؍۲۴۳ باب: ھل یُستخرج السحر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا جادُو شُدہ شخص سے جادُو کو دور کرنا نُشرہ کہلاتا ہے، اوراس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

(حَلٌّ بِسِحْرٍ مِثْلِهٖ هُوَ الَّذِيْ مِنْ عِلْمِ الشَّيْطَانِ)

''سحر وشیطان کو جادُو ہی سے دور کیا جائے، مگر یہ شیطانی فعل ناجائز ہے''۔

دوسری قسم:

(اَلنُّشْرَةُ بِالرُّقْيَةِ وَ التَّعَوُّذَاتِ وَالْأَدْوِيَةِ الْمُبَاحَةِ فَهٰذَا جَائِزٌ)

''مسنون جھاڑ، تعوّذات (یعنی أَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور چاروں قُلْ وغیرہ دعاؤں)

اور حلال ومباح دواؤں سے علاج کرنا بالکل جائز ہے''۔ (70)

بعض اہلِ علم وفضل نے تو جادُو کے علاج کے لئے بعض قرآنی آیات کی تعیین بھی ذکر فرمائی ہے، مثلاً ابنِ ابی حاتم اور ابوالشیخ نے لیث بن ابی سلیم سے روایت بیان کی ہے، لیث فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کے لیئے مجھے یہ تیر بہدف نسخہ ملا ہے کہ سورۂ یونس کی آیت: ۸۱ اور ۸۲، سورۂ اعراف کی آیت: ۱۱۸ تا ۱۲۱، اور سورۂ طٰہٰ کی آیت: ۶۹ پڑھ کر پانی والے برتن میں پھُونک ماریں اور وہ پانی مریض کے سر پر ڈالیں اِنْ شآءاللہ فوراً صحت یاب ہوجائے گا۔

بیوی سے روکے ہوئے آدمی کا علاج ابنِ بطّال نے وھب بن مُنبِّہ کی کتاب سے یوں نقل کیا ہے کہ بیری کے سات سبز اور تازہ پتے لے کرانہیں دو پتھروں میں پیس کر پانی میں ڈال دیں اور اُس پانی پر آیتُ الکرسی اور چاروں قُلْ پڑھ کر دَم کریں، اور پھر بیمار کو تین گھُونٹ پلا دیں اور باقی پانی سے وہ غُسل کرلے، یہ نسخہ اُس آدمی کے لیئے تیر بہدف ثابت ہوگا جسے جادُو کے ذریعے بیوی کی مجامعت سے روک دیا گیا ہو۔ (71)

---

(70) کتاب التوحید، ص ۱۳۱، ۱۳۲۔

(71) تفصیل کیلئے دیکھیں: فتح المجید، ص ۲۵۹ تا ۲۶۱، یا ہدایۃ المستفید ۲/ص ۸۲۸ تا ۸۳۳، الزواجر ۲/۱۰۴، ۱۰۵، تفسیر قرطبی ۲/۴۹، ۵۰ تفسیر سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲۔ =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجومیوں، کاہنوں اور رمل وفال والوں کی کسی بات کا درست نکلنا محض اتفاق ہے:

برِّصغیر کے ممالک میں نجومیوں، جوتشیوں، کاہنوں اور رمل فال والوں کی دوکانداریاں کافی زوروں پر ہیں اور ہمارے سادہ لوح عوام میں انہیں کافی پذیرائی حاصل ہے حالانکہ نبیٔ اکرم ﷺ نے اِن علوم کا سیکھنا ممنوع قرار دیا ہے، اور ان کے پاس جانے، سوال کرنے اور پھر اُن کی تصدیق کرنے والوں کو قرآن وسنت کے منکر قرار دیا ہے۔

کسی کے ذہن میں یہ سوال آ سکتا ہے کہ ان نجومیوں کی بعض باتیں جو درست ثابت ہوتی ہیں تو آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ کسی بھی شخص سے اپنی نجی زندگی کے بارے میں متعدد سوال کریں گے، تو وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ کہے گا، ان میں سے عین ممکن ہے کہ ایک آدھ بات درست بھی نکل آئے، تو کیا اِس سے ہم یہ سمجھ لیں کہ جی یہ تو کوئی ''پہنچا ہوا بزرگ'' اور ''ولی اللہ'' ہے۔ یہ تو غیب کی خبریں دیتا ہے۔ ہرگز نہیں، اتفاق سے کوئی بات اصل واقعہ کے موافق آ گئی ہے مثلاً آٹھ دس ساتھی مل کر کسی نجومی کے پاس گئے اور مختلف سوالات پوچھے۔ کسی نے پوچھا کہ ہم نے کورٹ میں جو کیس دائر کیا ہوا ہے اس میں کامیابی ہوگی یا نہیں؟ کسی نے پوچھا کہ میں جہاں چاہتا ہوں وہاں میری شادی ہوگی یا نہیں؟ ایک نے سوال کر دیا کہ مجھے فلاں تاریخ کو انٹرویو کے لیئے جانا ہے، نوکری ملے گی یا نہیں؟ ان آٹھ دس آدمیوں کے الگ الگ سوالات پر اس مکروفریب کے دھنّی نے مختلف ہیئتیں بدلیں اور اٹکل پچّو سے کچھ اناپ شناپ کہہ دیا، کچھ وقت گذرنے پر معلوم ہوا کہ دو ایک باتیں صحیح نکلی ہیں اور باقی سب غلط۔ یہاں پہنچ کر ضعیف الاعتقادی اپنا رول ادا کرتی ہے اور ان لوگوں کو مجبور کر دیتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنے سوال میں نقص نکالیں جو اس شخص کے جواب کے صحیح نہ ہونے کا باعث ہوا ہے۔

=: ''تعویذ گنڈوں اور جنّات وجادو کا علاج'' کے عنوان سے ریڈیو مکہ مکرمہ سے نشر شدہ ہمارے پروگراموں کا مجموعہ بھی پاکستان اور انڈیا سے کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَمِنْہُ التَّوْفِیْقُ وَ الْقُبُوْلُ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.muhammadanifqaha.com

جس کسی کے حالات اس کے بتائے ہوئے کے موافق نکل آئے، وہ اپنے باقی ساتھیوں کو بھی رام کر لیتا ہے، اوراس بزرگ کی غلطی کو درستگی کے درجے سے بھی بلند کر دیتا ہے۔اور یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اُن کی کوئی بات سچی نکل آنا بھی اُن کی عیاری کا نتیجہ ہوتا ہے مثلاً بعض پیراور نجومی و کاہن جب کسی کے گھر میں اتریں تو یقیناً اہلِ محلّہ کے استفسارات کا جواب دے کر ہی جاتے ہیں۔ یہ صاحب جس گھر میں نازل ہوئے تھے، اُس گھر والے نے علمِ غیب کی ربّانی صفت پہلے سے ہی ان میں تسلیم کر رکھی تھی، پوچھا: حضرت ہمارے تو نصیب ہی سنور گئے ہیں، آپ مناسب وقت پر تشریف لائے ہیں۔ہمیں اللہ تعالیٰ سے اولاد کی امید ہے اور آپ کی نظریں تو بڑی دور تک دیکھ لیتی ہیں۔ کچھ فرمانا مناسب سمجھیں تو زہے نصیب۔ حضرت صاحب بولے، بھئ! دل میلا نہ کرو۔اس مرتبہ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اولادِ نرینہ سے نوازنے والا ہے اور اپنے ان ایامِ قیام کے دوران ہی مناسب موقع پا کر پڑوسیوں میں سے کسی کے کان میں کہہ دیا کہ دیکھو! بات باہر نہ نکلے، ویسے تیرے پڑوسیوں کے یہاں لڑکی ہوگی۔

اندازہ فرمائیں، ولادت پر صرف یہ دو ہی احتمال تو غالب ہوتے ہیں، لڑکا ہوا تو گھر والوں کا یقین اور پختہ ہوگیا اور پڑوسیوں کو کہا جا چکا ہے کہ بات باہر نہ نکلے لہٰذا وہ خاموش ہیں کہ نہیں معلوم اس میں کیا راز ہو؟ اور اندھی عقیدت انہیں اس بات کی جسارت بھی نہیں کرنے دیتی کہ وہ اس راز کو فاش کر سکیں اور اگر لڑکی ہوئی تو پڑوسیوں کی عقیدت نے جوش مارا کہ حضرت صاحب سچ ہی فرما گئے تھے کہ لڑکی ہوگی، وہ شاید آپ لوگوں کی دل شکنی نہیں کرنا چاہتے تھے۔اس طرح بھرم بھی قائم رہا اور واہ واہ بھی ہوگئی جبکہ اس بزرگ نے جو چال چلی تھی، اُس میں سوائے مکروفریب کے کچھ بھی تو نہیں تھا، یہاں اس بات کی طرف اشارہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نجومیوں، کاہنوں، اور رمل وفال والوں کی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے آپ کو دست شناس یا پامسٹ کہلواتے ہیں۔ یہ علمِ دست شناسی یا پامسٹری بھی تنجیم و کہانت ہی ہے، کیونکہ یہ لوگ بھی مستقبل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیش آمدہ واقعات کی اطلاع دیتے اور پیش گوئی کرتے ہیں، اور قولاً نہیں تو کم از کم عملاً علمِ غیب دانی کے خاصۂ الٰہی پر دست درازی کا جرم کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں پر سزا و وعید کی وہی احادیثِ رسول ﷺ صادق آتی ہیں جو کاہن و نجومی کے بارے میں ہیں اور آگے آ رہی ہیں۔

اُن کا جِنّوں سے مدد لینا :

یہ بات بھی معروف ہے اور ایسے لوگوں کے منہ سے اعتراف سننے میں آتا ہے کہ عملِ تسخیر کے ذریعے انہوں نے کسی نہ کسی جِنّ کو مسخّر کیا ہوتا ہے جسے یہ اپنی اصطلاح میں ''مؤکّل'' کہتے ہیں اور یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ شیاطین ومؤکّل فرشتوں کی بعض باتیں چوری چُھپے سنتے ہیں اور آ کر کاہن کو بتا دیتے ہیں اور وہ اُن باتوں کو عوام میں بیان کر کے اپنی بزرگی کے پُل باندھتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگ نبی ﷺ کی بعثت تک تو بکثرت موجود تھے لیکن آپ ﷺ کی بعثت کے بعد آسمان کی نگرانی کڑی کر دی گئی اور پہلی سی صورتِ حال نہ رہی۔

بعثتِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد سے صورتِ حال یہ ہے کہ شیاطین بعض علاقوں کی خبریں دوسرے علاقے کے کاہنوں کو بتا دیتے ہیں، اور وہ لوگوں میں فخریہ بیان کرتے پھرتے ہیں جس سے جاہل لوگ اُن کے کشف وکرامات کے قائل ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر لوگ تو اس دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ تو اولیاء اللہ ہیں جو غیب کی خبریں بھی جانتے ہیں حالانکہ یہ سب کچھ شیطانوں کا کیا دھرا ہوتا ہے۔ اس بات کی وضاحت خود قرآنِ کریم کی سورۂ انعام، آیت: ۱۲۸ میں موجود ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً ، يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْإِنْسِ وَقَالَ أَوْلِيَآءُ هُمْ مِّنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ أَجَلَنَا الَّذِيٓ أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِيْنَ فِيْهَا إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌO﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جس دن اللہ تعالیٰ سب (جِنّ وانس) کو جمع کرے گا۔ (اور فرمائے گا:) اے جنّو! تم نے انسانوں سے بہت فائدے حاصل کیئے۔ انسانوں میں سے جو لوگ اُن جنّوں کے دوست ہوں گے، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرتے رہے۔ اور (آخر) اِس وقت کو پہنچ گئے ہیں جو تو نے ہمارے لیئے مقرر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب تمہارا ٹھکانا جہنّم ہے، ہمیشہ اس میں جلتے رہو گے مگر جو اللہ چاہے، بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا اور جاننے والا ہے''۔

اِس آیت میں جِنّ وانس یا ان کاہنوں، نجومیوں اور ان کے مؤکّلوں کی ساری سرگزشت موجود ہے اور ان کا انجام بھی مذکور ہے۔ کتاب وسنّت میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ ہر انسان کے ساتھ کوئی نہ کوئی شیطان ضرور رہتا ہے اور بعض اوقات کسی خبیثُ النّفس انسان کی خواہش پر اس کا شیطان کسی دوسرے انسان کے شیطان سے اس کے گھریلو، نجی اور خصوصی حالات معلوم کر کے اسے آبتاتا ہے، اور وہ جب ان باتوں کو سادہ لوح عوام میں بتاتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص تو کوئی صاحبِ کشف وکرامت، ولی، بزرگ یا پیر ہے حالانکہ وہ شخص فریبی اور شعبدہ باز ہوتا ہے اور عوام کو بہ آسانی اپنے پیچھے لگا لیتا ہے۔ چنانچہ علاّمہ عبدالرحمٰن بن حسن رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب **فتح المجید** میں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ان کاہنوں اور منجّموں یا نجومیوں کے سلسلہ میں جو بازاروں میں سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے اور فریب دے کر ان کی جیبیں صاف کرتے ہیں صاحبِ اقتدار لوگوں کا فرض ہے کہ ان کی سخت گرفت کریں اور ان کے پاس آنے والے لوگوں کو بھی سمجھائیں اور منع کریں۔ ان کاہنوں کی چند ایک باتوں کے اتفاقاً صحیح ہو جانے سے ان کے جال میں نہیں پھنسنا چاہیئے اور نہ اس فریب میں آنا چاہیئے کہ ان کے پاس لوگوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے اور نہ ہی اس بات سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوکہ کھانا چاہیئے کہ ان کے پاس تو پڑھے لکھے لوگ بھی آتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس آنے والے لوگ اہلِ علم نہیں بلکہ جاہل ہی ہوتے ہیں۔ اگر ان کے پاس علم کی دولت ہوتی تو وہ خلافِ شریعت امور کا ارتکاب ہرگز نہ کرتے۔ اور نہ ہی دن رات مشرکانہ تعویذ گنڈوں کے چکّر میں مصروف رہتے۔ (72)

اُن کا ایک سچ کے ساتھ سَو جھوٹ ملانا :

نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں کاہن اور نجومی بکثرت موجود تھے اور جو سوال آج کیا جاتا ہے کہ ان کی کوئی نہ کوئی بات درست کیوں نکل آتی ہے؟ یہی سوال اُس عہدِ مسعود میں بھی پیش آیا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی زبانِ صدق ترجمان سے اس کا کافی وشافی جواب بھی صادر ہوا۔ چنانچہ صحیح بخاری ومسلم شریف میں ہے:

((إِنَّ نَاساً سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْكَاهِنِ (أَوْ الْكُهَّانِ) فَقَالَ: لَيْسُوا بِشَيْءٍ، فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ أَحْيَاناً بِشَيْءٍ (أَوْ بِالشَّيْءِ) فَيَكُوْنُ حَقّاً، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْوَحْيِ، يَحْفَظُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقِرُّهَا، أَيْ يُلْقِيهَا فِيْ أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيُخْلِطُ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ.))

”کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے کاہن یا کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا“۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ لوگ بعض دفعہ کوئی بات کہتے ہیں تو وہ درست نکل آتی ہے (آخر اس کی کیا وجہ ہے؟) رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وحیِ الٰہی میں سے جِنّ کسی کلمہ کو سن لیتا ہے اور اسے آکر اپنے دوست انسان (یعنی کاہن) کے کان میں ڈال دیتا ہے۔ پس وہ کاہن اس ایک لفظ کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتا (اور لوگوں کو سناتا پھرتا) ہے۔ (73)

(72) ہدایۃ المستفید ۸۱۰/۲، ۸۱۱، ۸۱۲۔ (73) بخاری ۶۲۱۳، مسلم مع النووی ۱۴/۷/۲۲۵، الزواجر ۱۱۰/۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحیِ الٰہی میں سے کوئی جنّ کسی کلمہ کو کیسے سن لیتا ہے؟ اس امر کی مزید وضاحت صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث سے ہوتی ہے چنانچہ ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((إِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَ هُوَ السَّحَابُ. فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَيَسْتَرِقُ الشَّيٰطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ.))(74)

"(اللہ تعالیٰ کے اوامر یا وحیِ الٰہی سن کر) فرشتے جب بادلوں میں اترتے ہیں تب وہ اُس امرِ الٰہی کا باہم تذکرہ کرتے ہیں جو آسمان میں طے پایا ہو۔ شیطان چوری چُھپے کچھ سننے کے لیئے کان لگاتا ہے اور کسی امر کے بارے میں کچھ سن لیتا ہے۔ وہ اس بات کو کاہنوں تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر وہ کاہن لوگ اس بات کے ساتھ اپنی طرف سے سَو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں"۔

یہ دونوں ارشاداتِ رسول ﷺ ہیں اور کُتبِ احادیث میں سے پوری ملّت مسلمہ کے نزدیک یکے بعد دیگرے سب سے صحیح و مستندترین کتابوں بخاری شریف و مسلم شریف میں منقول ہیں جن سے معلوم ہورہا ہے کہ علمِ غیب کے الٰہی دعوے کرنے والے لوگوں کی اصل حقیقت کیا ہے؟ ان شیاطینِ انس وجنّ کا باہمی تعلق کیا ہے؟ اگر ان کی کوئی بات درست نکل بھی آئے تو اس میں بھی ایک سچ اور سَو جھوٹ کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور وہ درست حصہ بھی وحیِ شیطان ہوتا ہے۔

اب فرمایئے! جس بہروپیئے کے بارے میں نبیٔ اکرم ﷺ یہ فرمائیں:

((لَيْسُوْا بِشَيْءٍ)) کہ "ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے"۔

اور ہمارے احباب کہیں کہ نہیں جی! وہ تو بڑے پتے کی اور ٹھیک ٹھیک باتیں اس طرح بتاتے ہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں جمادیتے ہیں۔ وہ غیب کی خبریں جانتے اور بڑے پہنچے ہوئے

(74) بخاری ۳۲۱۰، الزواجر ۲/ ۱۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔کیا یہ نظریہ فرمانِ رسالت اور مقامِ نبوت سے کھلی بغاوت اور سرکشی وسرتابی نہیں؟

ایسے ہی نجومیوں کی بعض درست نکلنے والی باتوں کی حیثیت بھی وہی ہے جو کاہنوں کی ہے۔ وہ بھی ایک بات درست کہیں تو سَو جھوٹ بولتے ہیں اور ان کی درست بات کا مطلب بھی ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ وہ بر بنائے علم درست کہتے ہیں بلکہ ان کی کوئی بات اتفاقاً درست ہو جاتی ہے جس میں ان کا اپنا کوئی کمال نہیں ہوتا۔پس جو شخص ان لوگوں کو سچا سمجھتا ہے وہ کڑی آزمائش اور فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(75)

اور بقول کسے ؎

اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباسِ خضر میں یہاں رہزن شیطان پھرتے ہیں

علمِ نجوم وکہانت ورَمل ؛ شریعت کی نظر میں:

بعض لوگ روشن خیالی اور وُسعتِ معلومات کا بھرم قائم کرنے کے لئے بیٹھے بٹھائے کھٹاک سے فتویٰ داغ دیتے ہیں کہ علم سیکھنا جائز ہے چاہے کوئی بھی ہو حالانکہ یہ نظریہ ایسے لوگوں کا ہی ہوسکتا ہے جو غلط اور درست کے کِسی شرعی معیار کو تسلیم نہ کرتے ہوں ورنہ اس مطلق فتوے کو اس شرعی شرط کے ساتھ مقیّد کرنا ہوگا کہ ہر علم سیکھنا جائز ہے اگر اُس میں شریعت کی مخالفت نہ پائی جاتی ہو جبکہ بعض علوم ایسے بھی ہیں جن کے بارے میں قرآن وسنّت کی واضح نصوص شاہد ہیں کہ ان کا سیکھنا ناجائز وحرام ہے اور کئی ایسے علوم بھی ہیں کہ جن کا سیکھنا آدمی کو کفر کی وادیوں میں پہنچا دیتا ہے اور وہ شخص سزائے موت کا مجرم قرار پاتا ہے جیسا کہ عِلم سحر یعنی جادُو کے بارے میں ہم عرض کر چکے ہیں.اور اس سے ملتا جلتا اور قدرے کمتر درجے کا علم ،علمِ نجوم ہے۔

جبکہ برِّ صغیر کے ممالک میں یہ علمِ نجوم بھی کافی عروج پر ہے بلکہ نجومیوں اور جوتشیوں نے

(75) ہدایۃ المستفید ۸۷۰/۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقاعدہ دوکانیں سجا رکھی ہیں، اور انہوں نے اپنی دوکانوں کے اردگرد اور پھر دور دراز تک سڑکوں کے کنارے پر قد آدم بورڈ لگوا رکھے ہوتے ہیں جن پر جلی حروف سے ملحدانہ و مشرکانہ شہ سرخیاں دی ہوتی ہیں مثلاً: ''جو چاہو سو پوچھو'' آپ صرف انہی چار لفظوں پر غور کریں اور سوچیں، کیا ایسے لوگوں اور ان کے پاس پوچھنے کے لیئے جانے والوں کو اللہ کی بھی کوئی ضرورت رہ جاتی ہے؟ کیونکہ یہ تو خاصۂ الٰہی ہے کہ تقدیرِ خیر و شرّ اور علمِ غیب صرف اُسی کے ہاتھ میں ہے، مگر یہ لوگ ''جو چاہو سو پوچھو'' کے نعرے لگاتے پھر رہے ہیں، اور ہمارے بھائی اُن کے اِن پُرکشش نعروں پر بلا سوچے سمجھے یقین کر لیتے ہیں، اور ایمان کا دامن جھاڑ کر وہاں سے رخصت ہوتے ہیں۔

اہلِ بدعت کا یہ گروہ مختلف ناموں سے مسلمانوں کے ایمان اور جیبوں پر ڈاکے ڈالنے میں مصروف ہے۔ ان میں سے کسی کو علم نجوم کا دعویٰ ہے تو کسی کو علمِ رَمل کا، اور کوئی فنِ کہانت کا دھنّی ہے اور کاہن کہلواتا ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چند باتیں ملا کر مسروقہ چیز اور جائے سرقہ [جہاں چوری ہوئی اُس جگہ] کی نشاندہی کر دے اُسے عرّاف یعنی نجومی کہا جاتا ہے۔ (76)

اور یہی لوگ ہمارے ہاں ''سیانے'' کہلواتے ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرّاف کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا ہے کہ اٹکل پچّو سے کام لے کر غیب دانی و کشف کا دعویٰ کرنے والے کاہن، نجومی اور رَمل جاننے والے کو عرّاف کہا جاتا ہے۔ (77)

اِن لوگوں اور اِن کے پاس جانے اور اِن کی باتوں پر یقین کرنے والوں کے بارے میں صحیح مسلم شریف و مسند احمد میں ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((مَنْ أَتیٰ عَرَّافاً فَسَأَلَهُ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلوٰةٌ أَرْبَعِينَ يَوْماً))

''جس شخص نے کسی عرّاف (نجومی، کاہن، رمّال یا سیانے) کے پاس

(76) ہدایۃ المستفید ۲/۸۱۸۔ (77) حوالۂ سابقہ ۲/۸۱۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا کر اُس سے کچھ پوچھا اور پھر اُسکی تصدیق بھی کی، اُسکی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی''۔(78)

جبکہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ أَتیٰ کَاهِناً فَصَدَّقَهُ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَاأُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ﷺ))

''جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس گیا اور اس کی بات پر یقین بھی کیا، اُس نے شریعتِ مصطفیٰ ﷺ [قرآن وسنّت] کا انکار کیا''۔(79)

مسندبزار اور معجم طبرانی اوسط میں بسندِ صحیح ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((لَیْسَ مِنَّا مَنْ ......تَکَهَّنَ أَوْ تُکُهِّنَ لَهُ))

''جو کوئی کاہن بنے یا کاہن کے پاس جا کر کچھ پوچھے، ......وہ ہم میں سے نہیں''۔(80)

ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان میں علمِ نجوم کو نبی ﷺ نے جادُو کی قسم قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

((مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ النُّجُوْمِ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ))(81)

''جس شخص نے عِلمِ نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا اُس نے گویا اتنا جادُو سیکھ لیا، اور جس قدر سیکھتا جائے گا، اتنا ہی اُسکے گناہ میں اضافہ ہوتا جائیگا''۔

---

(78) مختصر مسلم حدیث ۱۴۹۶، مع نووی ۲۲۷/۱۴/۷، صحیح الجامع ۵۹۳۰۔

(79) صحیح ابی داؤد ۳۳۰۵، صحیح الترمذی ۱۱۶، ابن ماجہ ۶۳۹، مسند احمد ۴۰۸/۲، صحیح الجامع ۵۹۴۲۔81 فتح المجید ص ۶۵۴۔

(80) تخریج کیلئے ملاحظہ فرمائیں صحیح الجامع: ۵۴۳۵ والصحیحہ: ۲۱۹۵

(81) تخریج کیلئے دیکھیئے حاشیہ: ۶۲، تطہیر المجتمعات اردو، ص ۱۳۷ حاشیہ، مزید تفصیل کے لیئے دیکھیئے: فتح المجید باب التنجیم ص ۶۷۴ تا ۶۷۸، الزّواجر للہیتمی ۱۱۰/۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستاروں کے مشاہدہ سے مہینوں کی آمد بُرجوں کا تعیّن ، پنجگانہ نماز کے اوقات اور چاند و سورج گرہن معلوم کرنا جسکا تمام تر دارومدار حساب پر ہے، اِسکے سیکھنے سکھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(82)

امام ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیفِ لطیف ''الزّواجر '' میں کہانت، عرافت، پرندہ اڑا کر فال لینے، زمین پر خطوط کھینچ کر یا کنکریوں کے ذریعے فال نکالنے، تنجیم وعیافہ، کاہن کے پاس جانے، عرّاف کے پاس جانے، نجومی کے پاس جانے، پرندہ اڑانے والے کے پاس جانے، اورعیافہ کے پاس جانے کو کبیرہ گناہوں میں سے شمار کیا ہے۔اورکاہن کی تعریف یہ لکھی ہے کہ جوشخص غیب کے خبریں دینے کا دعویٰ کرے اور کہے مجھے جِنّ بتاتا ہے اور مستقبل میں رُونما ہونے والے واقعات کے بارے میں پیش گوئی کرے اور اِن تمام امور میں سے بعض باتیں تو صحیح مگراکثر غلط ہوں۔اورعیافت وعیافہ سے مراد پرندہ اڑا کر فال نکالنا ہے۔(83)

---

(82) الزواجر للہیتمی ۲/۱۰۹۔۱۱۰ وفتح المجید ایضاً وتطہیر المجتمعات صفحہ ۱۳۷ اردو۔

(83) الزواجر ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عملِ صالح کی دوسری شرط : اخلاص لِلّٰہ یا عدمِ ریاء کاری

اخلاص لِلّٰہ یا عدمِ ریاء کاری ؛ قرآنِ کریم کی نظر میں:

کسی بھی نیک عمل کے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہونے کی تین شرطوں میں سے دوسری شرط ’’اخلاص للہ‘‘ یا ’’عدمِ ریاء کاری‘‘ ہے، چنانچہ ہم جو بھی نیک کام یا عبادت کریں وہ صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لیئے ہو، کسی دوسرے کی خوشنودی ہرگز مطلوب نہ ہو، اور نہ ہی اُس کارِ خیر میں یہ جذبہ کارفرما ہو کہ اگر میں یہ کام کروں گا تو لوگ مجھے بڑا پرہیزگار اور عابد و زاہد سمجھیں گے، مجھے بڑا متقی و رحم دل، غریب پَرور اور سخی کہیں گے، مجھے بڑا عالم و فاضل اور خوش الحان قاری مانیں گے یا مجھے بڑا شیر دل اور بہادر و شجاع قرار دیا جائے گا۔ اپنے عمل کے بارے میں دنیا والوں سے یہ تمنّائیں ہرگز نہ کی جائیں بلکہ ہر عمل عِند اللہ مقبول تبھی ہوتا ہے جب پورے اخلاصِ نیّت کے ساتھ اُسے اللہ تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی کے لیئے سرانجام دیا جائے ۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے کتنے ہی مقامات پر ہماری راہنمائی فرمائی ہے، چنانچہ سورۂ نساء کی آیت:۱۴۶ میں منافقین کا انجامِ بد بیان کرنے کے بعد فرمایا :

﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللّٰهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا O﴾

’’البتہ جو اُن میں سے تائب ہوجائیں اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کرلیں اور اللہ کا دامن تھام لیں اور اپنے دین کو اللہ کے لیئے خالص کردیں، ایسے لوگ مؤمنوں کے ساتھ ہیں، اور اللہ مؤمنوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے گا ‘‘۔

اور سورۂ اعراف کی آیت:۲۹ میں اخلاص فی العمل کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

﴿وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہر عبادت میں اپنا رخ ٹھیک رکھو اور صرف اُسی [اللہ] کو پکارو، اپنے دین کو اس کے لیئے خالص رکھ کر''۔

سورۂ زمر کی آیت:۲ میں نبی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

﴿اِنَّا أَنزَلْنَا اِلَیکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصاً لَّہُ الدِّیْنَ ﴾

''یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف برحق نازل کی ہے، لہٰذا آپ اللہ ہی کی بندگی کریں دین کو اُسی کے لیئے خالص کرتے ہوئے''۔

ایسے ہی سورۂ زمر کی آیت:۱۱ اور ۱۴، اور سورۂ غافر (المؤمن) کی آیت:۱۴ اور ۶۵ میں بھی اخلاص کی تعلیم فرمائی ہے۔ قربانی کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اُسے دلوں کا اخلاص مطلوب ہے نہ کہ خون اور گوشت جیسا کہ سورۂ حج کی آیت:۳۷ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاءُ ھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنکُمْ﴾

''اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کے خون یا گوشت نہیں پہنچتے بلکہ اُسے تو تمہارا تقویٰ و اخلاص پہنچتا ہے''۔

اس بات کا تو مشرکینِ مکہ کو بھی یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی اخلاص سے خالی دعاء و پکار یا فریاد کو نہیں سنتا، اور وہ مشرکین بھی طوفان میں گِھر جانے پر پورے اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی پکارا کرتے تھے جیسا کہ سورۂ یونس، آیت:۲۲، سورۂ عنکبوت، آیت: ۶۵ اور سورۂ لقمان، آیت:۳۲ میں مذکور ہے۔ غرض عبادت کی قبولیّت کے لیئے اخلاص شرط ہے اور اخلاص فی العمل کا حکم تو اہلِ کتاب کو بھی تھا جیسا کہ سورۃ البیّنہ کی آیت: ۵ میں مذکور ہے اور سورۂ بقرۃ کی آیت:۱۳۹ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿قُلْ أَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّکُمْ وَ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَکُمْ أَعْمَالُکُمْ وَ نَحْنُ لَہُ مُخْلِصُوْنَ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''[اے نبی !]ان سے کہہ دیں: کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، ہمارے اعمال ہمارے لیئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیئے اور ہم اللہ ہی کے لیئے اپنی بندگی کو خالص کر چکے ہیں''۔

عمل میں اخلاص لِلّٰہ کا اتنا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں پر شیطان کا بھی کوئی بس نہیں چلتا جیسا کہ خود اُس نے اعتراف کیا ہے۔قرآن پاک اٹھا کر دیکھیں، سورۂ حجر کی آیت: ۴۰، اور سورۂ صٓ کی آیت: ۸۲۔۸۳ میں اللہ تعالیٰ نے اس [شیطان] کا اعتراف ذکر فرمایا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کے جُرم کی پاداش میں شیطان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دھتکارا گیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی عزّت وجلالت کی قسم کھا کر کہا تھا :

﴿لَاُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ O اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ O﴾

''میں ان سب [بنی آدم] کو بہکا کر رہوں گا، سوائے تیرے اُن بندوں کے جنہیں تو نے خالص کرلیا ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ کے خالص بندے صرف وہی ہوتے ہیں جن کی ساری زندگی ہی پیکرِ اخلاص ہو، ان کے اعمال میں شرک، دکھلاوا اور ریاء کاری کا شائبہ تک نہ ہو۔

اخلاصِ عمل کی فضیلت وبرکت ؛ حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں :

اخلاصِ عمل کی فضیلت و برکت کے سلسلہ میں نبیٔ رحمت ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے ارشادات کُتبِ حدیث میں بکثرت موجود ہیں اور ان میں سے ہم صرف دو ایک حدیث آپ کے سامنے بیان کرنے پر اکتفاء کر رہے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ خالص رضائے الٰہی کے لیئے کیئے گئے اعمال کا اجر وثواب جہاں آخرت میں ملے گا، وہیں ان کا پھل کسی نہ کسی رنگ میں انسان اس دنیا میں بھی پالیتا ہے۔چنانچہ صحیح بخاری و مسلم اور نسائی و ابن حبان میں نبیٔ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تین آدمی سفر پر نکلے، راستے میں رات گزارنے (اور ایک روایت کی رُو سے بارش سے بچنے) کے لیئے ایک پہاڑی غار میں داخل ہوگئے۔ اتفاق یہ ہوا کہ کوئی چٹان لڑھکی اور ایک بہت بڑے پتھر کے گرنے سے غار کا منہ بند ہوگیا [اور باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہ رہا] انہوں ایک دوسرے سے کہا کہ اس مشکل سے نجات پانے کا اب صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اپنے اپنے ایسے نیک اعمال کو یاد کریں [جو صرف اللہ کے خوف سے اور رضائے الٰہی کے لیئے کیئے تھے] اور ساتھ ہی اللہ تعالٰی سے نجات طلب کریں، تینوں نے باری باری کہنا شروع کیا۔ ایک نے کہا: "اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے، دن بھر بکریاں چرا کر جب شام کو گھر میں آتا تو اُن کا دودھ دھوکرا اپنے بال بچوں سے پہلے اپنے والدین کو پلایا کرتا تھا۔ ایک دن میں چارے کی تلاش میں بکریوں کو دور لے گیا، رات گئے جب گھر لوٹا تو والدین سو چکے تھے۔ میں دودھ کا پیالہ لیئے رات بھر ان کے سرہانے کھڑا رہا [بچوں کو اس لیئے نہ دیا کہ ماں باپ کا حق پہلے ہے اور انہیں اس لیئے نہ جگایا کہ ان کی نیند میں خلل آئے گا] جب فجر طلوع ہوئی تو وہ اٹھے اور میں نے سب سے پہلے انہیں دودھ پیش کیا۔ بعد میں اپنے اہل وعیال کو دیا، اے اللہ! اگر میرا یہ عمل خالص تیری رضا کے لیئے ہی تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما"۔

اتنا کہنے پر وہ بھاری چٹان اپنی جگہ سے تھوڑی سی سِرک گئی مگر نکلنے کا راستہ نہ بن سکا۔

اب دوسرے نے کہنا شروع کیا: "اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی جسے میں دنیا بھر سے زیادہ چاہتا تھا، میں نے اس کے ساتھ برائی کا ارادہ ظاہر کیا تو اس نے انکار کردیا، ایک وقت آیا کہ قحط سالی وتنگ دستی کے ہاتھوں مجبور ہوکر وہ کچھ تعاون طلب کرنے آئی تو میں نے اسے سونے کے ایک سوبیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ میری تمنّا پوری کردے۔ ناچار وہ تیار ہوگئی مگر عین موقع پر اس نے کہا: ((لَا يَحِقُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ)) "تمہارے لیئے حلال وجائز نہیں کہ تم مُہرِ عصمت کو ناحق داغدار کرو"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سنتے ہی میں اپنے ارادوں سے باز آ گیا اور جو سونا اسے دیا تھا وہ بھی واپس نہ لیا۔'' اے اللہ! اگر میرا یہ عمل خالص تیری رضاء کے لیئے تھا تو ہمیں اس مشکل سے نکال دے''۔

اب کے چٹان کچھ اور سرک گئی مگر ابھی تک نکلنے کا راستہ نہ بنا تھا۔ لہٰذا اب تیسرے نے کہنا شروع کیا: ''اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا، سب کی مزدوری دے دی مگر ایک آدمی مزدوری لیئے بغیر ہی چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کے پیسے نفع آور کام میں لگا دیئے یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ بہت لمبا چوڑا مال بن گئے۔ ایک مدّت کے بعد وہی شخص آیا، اور اس نے اپنی اجرت کا مطالبہ کیا تو میں نے اسے کہا کہ یہ جتنے بھی اونٹ، گائیں اور بکریاں ہیں اور یہ جتنے بھی غلام ہیں، یہ سب تیرے ہیں، اس نے کہا: اللہ کے بندے! مذاق نہ کرو، میں نے اسے سارا ماجرا کہہ سنایا اور جب اسے میری بات کا یقین آ گیا تو وہ سارا مال لے گیا اور کوئی چیز بھی نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ عمل خالص تیری خوشنودی کے لیئے کیا تھا تو ہماری یہ مشکل آسان کر دے''۔

((فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ ، فَخَرَجُوا يَمْشُونَ))

''وہ چٹان غار کے منہ سے ہٹ گئی اور وہ باہر نکل آئے''۔ (84)

اخلاص کی اہمیّت بیان کرتے ہوئے ہی بخاری و مسلم میں نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ))

''تمام اعمال کی صحت کا دارومدار بس نیّت پر ہے''۔ (85)

ایسے ہی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ

---

(84) بخاری مع الفتح ۳۶۹/۴-۳۷۰، مسلم: ۲۷۴۳/۳، نسائی، ابن حبان، الترغیب والترہیب ج:۱ حدیث:۱

(85) صحیح بخاری ۱/۷، ۱۵، مسلم: ۱۹۰۷، ابوداؤد: ۲۲۰۱، ترمذی: ۱۶۴۷، صحیح نسائی: ۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَعْمَالِکُمْ))(86)

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں [جسموں] اورتمہارے مال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اوراعمال کودیکھتا ہے''۔(87)

صحت وضُعف کے حوالے سے مختلف فیہ ایک حدیث میں ہے :

((مَنْ فَارَقَ الدُّنْیَا عَلٰی الْاِخْلاَصِ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ، وَأَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَأَتَی الزَّکٰوۃَ فَارَقَھَا وَاللّٰہُ عَنْہُ رَاضٍ))

''جوشخص دنیا سے اخلاص لِلّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے ساتھ رخصت ہوااوراس نے نماز قائم کی اورزکوٰۃ ادا کی تو دنیا سے اِس حالت میں رخصت ہوا کہ اللہ اُس سے راضی تھا ،(یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اورخوشنودی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا)''۔(88)

ریاءکاری کی مذمّت ☆ قرآنِ کریم کی روشنی میں :

عبادت میں اخلاص لِلّٰہ ایسی نعمت ہے کہ ہرعمل کی قیمت ہی اسی سے بنتی ہےاورریاءکاری ایسی بلا ہے کہ انسان کا سارا کیا دھرا ہی رائیگاں جاتا ہے جبکہ اخلاص اورریاءکاری کی حدیں بہت قریب قریب ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ قوسِ قزح کے رنگوں کی طرح ہی یہ دونوں بھی اتنی قریبی چیزیں ہیں کہ ان میں حدِّ فاصل قائم کرنا بھی اللہ کی توفیق وعنایت کے بغیر ناممکن ہےتو بے جا نہ ہوگا کیونکہ جوشخص نماز ، روزہ ، حج زکوٰۃ ،قربانی ،صدقہ وخیرات یا کوئی بھی نیک عمل

(86) راقم الحروف جب دینی تعلیم کے حصول کیلئے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہواتو پہلی کلاس کواُس دن مولانا سیّد محمد داؤدغزنویؒ کی کتاب ''نخبۃ الحدیث'' کی یہی حدیث پڑھائی گئی تھی اس اعتبار سے میرے لئے یہ حدیث شریف ایک یادگارحدیث ہے۔ابوعدنان)

(87) مختصر مسلم:١٧٧٦،ابن ماجہ:٤١٤٣،صحیح الترغیب حدیث:١٣۔

(88) ابن ماجہ:٧٠والحاکم وقال: صحیح الاسناد،الترغیب والترھیب ج:١،حدیث:٢،البتہ شیخ البانی نے اِسے ضعیف الجامع (٥٧٣١)میں ذکر کیا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور اس کی نیّت میں ذرا بھی یہ فتور آ جائے کہ ان کاموں کی وجہ سے لوگ مجھے عابد و زاہد، پرہیز گار و پارسا اور حاجی کہیں گے یا پھر اس کی سوچ دوسرا رخ اختیار کر لے کہ وہ اگر صدقہ و خیرات نہیں کرے گا تو لوگ کیا کہیں گے کہ پڑوس میں لوگ بھوکوں مر رہے ہیں اور یہ ان کی کوئی مدد ہی نہیں کرتا، اگر اس سال بھی حج پر نہ گیا یا قربانی نہ کی تو برادری یا پہچان والوں میں ناک کٹ جائے گی۔ جو شخص بھی ناک کو بچانے کے لئے نمود و نمائش اور ریاء کاری و دکھلاوے کے طور پر کوئی نیک کام کرے تو رضائے الٰہی کے حصول کی نیّت خالص نہ رہی بلکہ رضائے الٰہی کے ساتھ رضائے برادری وغیرہ بھی شامل ہوگئی، اور جو اعمال رضائے برادری یا ناک کے تحفّظ کا نسخہ بن جائیں انہیں بھلا اللہ تعالیٰ کے یہاں شرفِ قبولیّت کیسے حاصل ہوگا؟ ریاء کاری تو عمل کو کھوٹے سکّے کی طرح بنا دیتی ہے جیسے وہ بازار میں نہیں چل سکتا، ایسے ہی کھوٹی نیّت سے کیا گیا عمل بھی دربارِ الٰہی میں مقبول و منظور نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرۃ کی آیت: ۲۶۴ میں فرمایا ہے:

﴿يَـٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَـٰتِكُم بِالْمَنِّ وَ الْأَذٰى كَالَّذِي يُنفِقُ مَـالَـهُ رِئَـآءَ الـنَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَـلَيْـهِ تُـرَابٌ فَـأَصَـابَـهُ وَابِـلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَO﴾

”اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ایذاء پہنچا کر اُس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں لاتا۔ اُس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی، اُس پر زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں اُس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا“۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ نسآء کی آیت:۱۴۲ میں ریاء کاری کو منافقین کی خصلت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَاِذَا قَامُوْآ اِلَی الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا O﴾

’’جب یہ نماز کے لیئے اٹھتے ہیں تو سُستی کے مارے ہوئے محض لوگوں کو دکھلانے کے لیئے اٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو کم ہی یاد کرتے ہیں‘‘۔

سورۂ کہف کی آخری آیت:۱۱۰ میں فرمایا :

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ أَحَدًا O﴾

’’پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو، اُسے چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرے‘‘۔

کسی کے دکھلاوے کو عمل کرنا بھی اُسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا ہے، اِسی لیئے امام ذہبی نے [کتاب الکبائر] میں ﴿وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ أَحَدًا﴾ کا ترجمہ یہ لکھا ہے :

(أَيْ لَا يُرَائِيْ بِعَمَلِهٖ أَحَدًا)

’’وہ اپنا عمل کسی کے دکھلاوے کے لیئے نہ کرے‘‘۔

اہلِ شرک اور اہلِ ریاء کے نیک اعمال کے ساتھ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کیا سلوک فرمائے گا؟ اس سلسلہ میں سورۃ الفرقان: آیت:۲۳ میں ارشادِ ربّانی ہے :

﴿وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا O﴾

’’اور ہم اُن کے اعمال کی طرف متوجّہ ہوں گے اور ان کے سب کیئے دھرے کو غبار کی طرح اڑا دیں گے‘‘۔

اللہ تعالیٰ نے تیسویں پارے کی سورۃ الماعون میں بھی ریاء کاری کی زبردست مذمت فرمائی اور اہلِ ریاء کا انجام ویل وہلاکت بتایا ہے اور ﴿الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ﴾ سے مراد وہی لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں،[جو ریاء کاری کرتے ہیں]۔اور[وَیــــــل] کا ترجمہ عموماً ہلاکت یا جہنّم کیا جاتا ہے جبکہ [وَیـل] جہنّم کی ایک وادی کا نام ہے جس میں آگ کی شدتِ تمازت وحرارت کا یہ عالَم ہوگا کہ اگر اس میں پہاڑ بھی ڈالا جائے تو پگھل جائے،أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ۔(89)

ریاء کاری کی مذمّت ☆ حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں:

کوئی بھی نیک عمل یا عبادت جو خالص رضائے الٰہی کی بجائے فخر ومباہات اور ریاء و دکھلاوے کے طور پر کی جائے، اُسے اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ جب اسی سلسلہ میں نبی ﷺ کے ارشادات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ریاء کاری نہ صرف عمل ضائع کردینے والا گناہ بلکہ شرک بھی ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے فتنۂ دجّال کا ذکر کررہے تھے کہ نبی ﷺ بھی تشریف لے آئے اور فرمایا :

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ))

”کیا میں تمہیں اُس چیز کے بارے میں خبر نہ دوں جو میرے نزدیک فتنۂ دجّال سے بھی تمہارے لیئے زیادہ خوفناک ہے؟“

ہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا :

((اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ)) ”وہ فتنہ شرکِ خفی ہے“۔

اور پھر خود ہی شرکِ خفی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا :

((أَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيَزِيْدُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَّظَرِ رَجُلٍ)) (90)

”[شرکِ خفی یہ ہے] کہ کوئی شخص نماز پڑھے اور اپنی نماز کی حُسنِ ادائیگی میں اضافہ کردے کیونکہ اُسے کوئی دوسرا دیکھ رہا ہے“۔

(89) تطہیر المجتمعات عن ارجاس الموبقات، احمد بن حجر، قاضی قطر۔

(90) ابنِ ماجہ حدیث: ۴۲۰۴ شیخ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے، مشکوٰۃ، حدیث: ۵۳۳۳، الترغیب و الترھیب ۱/۴۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا دیکھنے والے آدمی کی خاطر نماز کو ادا کرنے میں زیادہ اہتمام کرنا ریاء کاری اور شرکِ خفی ہے۔ایسے ہی مسند احمد وغیرہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((اِنَّ أَخْوَفَ ماَ أَخَافُ عَلَيْكُمُ اَلشِّرْكُ الْأَصْغَرُ))

''مجھے تمہارے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے،وہ شرکِ اصغر ہے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: شرکِ اصغر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا :

((اَلرِّيَـاءُ))(91) ''یعنی دِکھلاوا''۔

مسند احمد اور طبرانی میں تو بڑے واضح انداز میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ))(92)

''جس شخص نے ریاء کاری کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا،جس نے ریاء کاری و دکھلاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلاوے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا''۔

جبکہ بخاری و مسلم میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ[يَوْمَ الْقِيَامَةِ]وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِيْ اللّٰهُ بِهِ))(93)

''جس شخص نے کوئی عمل اس نیّت سے کیا کہ لوگوں میں اس کی شہرت وتعریف ہو، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے اس کی بدنیتی ظاہر کرکے اُسے

(91) مسند احمد ۵/۴۲۸۔۴۲۹ باسناد جیّد و ابن ابی الدینا والبیہقی فی الزہد، الترغیب ۱/۴۸، طبرانی کبیر ۴/۲۵۳، مشکوٰۃ حدیث:۵۳۳۴۔

(92) مسند احمد: ۴/۱۲۶، مستدرک حاکم :۴/۳۲۹، طبرانی:۷/۳۳۷، ۳۳۸، مشکوٰۃ : ۵۳۳۱، الترغیب للمنذری:۱/۴۴، مختصر الترغیب لابنِ حجر:۷ ۔

(93) بخاری، حدیث:۶۴۹۹، مختصر مسلم للمنذری:۲۰۹۰، مشکوٰۃ، حدیث:۵۳۱۶۔۵۳۲۷ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسوا کرے گا اور دکھلاوا کرنے والے کے ساتھ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بھی ویسا ہی سلوک کرے گا''۔

اِسی سلسلہ میں ہی بعض دیگر احادیث بھی ملتی ہیں، جیسا کہ مسند احمد، طبرانی کبیر، سنن کبریٰ بیہقی اور شعب الایمان بیہقی میں ایک ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ، سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ،وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ))(94)

''جس شخص نے کوئی نیک کام کر کے لوگوں میں اپنے کارناموں کا ڈھنڈورا پیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے اس کی ریاء کاری کو ظاہر کر کے اُسے ذلیل ورسوا کر دے گا''۔

جبکہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور پوچھا: اگر کوئی شخص اجر وثواب اور شہرت کے لئے جہاد کرے تو اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا شَئَ لَهُ)) ''اس کے حصّے میں کچھ بھی (ثواب) نہیں آئے گا''۔ اُس شخص نے تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا اور نبی ﷺ نے بھی یہی کلمات تین مرتبہ دہرائے اور پھر فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَاكَانَ خَالِصاًوَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ))(95)

''اللہ تعالیٰ کوئی ایسا عمل قبول نہیں کرتا جو خالص اسی کی رضاء کے حصول کے لئے نہ کیا گیا ہو''۔

(94) مسند احمد ۲/۱۶۲۔۱۹۰۔۲۱۲۔۲۲۳، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۴/۱۲۳۔۱۲۴، المشکوٰۃ: ۵۳۱۹، الترغیب و الترہیب ۱/۳۲۰، الطبرانی فی الکبیر والبیہقی، مجمع الزوائد للہیثمی ۱۰/۲۲۲ ۔

(95) صحیح نسائی: ۲۹۴۳، الصحیحہ حدیث: ۵۲، صحیح الترغیب ۱/۶ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث میں تو نبیٔ اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ منادی کرادے گا کہ جس شخص نے ریاء کاری کا عمل کیا وہ انہی لوگوں کے پاس جا کر اُس کا ثواب طلب کرے جنہیں دکھانے کے لیئے اس نے وہ عمل کیا تھا۔ مکمّل حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لاَ رَيْبَ فِيْهِ نَادىٰ مُنَادٍ :مَنْ أَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَداً فَيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ ،فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنىٰ الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ))(96)

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں، لوگوں کو جمع کرے گا اور ایک منادی یہ نداء لگائے گا: جس نے کوئی عمل اللہ کے لیئے کیا اور کسی دوسرے کو بھی اس میں شریک کیا وہ اس کا اجر وثواب اُسی غیرُ اللہ سے طلب کرے کیونکہ اللہ تمام شرکاء سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہے''۔

صحیح مسلم وغیرہ میں تین شخصوں کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ قیامت کے روز (میدانِ محشر میں) سب لوگوں سے پہلے شہید کا فیصلہ ہوگا، اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا، تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

((فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا)) ''تو نے ان نعمتوں کا استعمال کیسے کیا ؟''

وہ جواب دے گا :

((قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ))

''میں نے تیرے راستے میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید کردیا گیا''۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا کیونکہ تو نے جہاد اس لیئے کیا کہ تجھے بہادر کہا جائے اور

(96) مسند احمد ۴۶۶/۳، صحیح الترمذی: ۲۵۲۱، ابن ماجہ: ۴۲۰۳، موارد الظمآن: ۲۴۹۹۔۲۵۰۰، مختصر الترغیب لابن حجر ۹، والمشکوٰۃ: ۵۳۱۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تجھے کہہ دیا گیا تھا ۔

((ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ))

''پھراس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا''۔

دوسرا آدمی وہ عالم وقاری ہوگا جس نے علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن مجید پڑھا، اس کو بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی نعمتیں معلوم کروائے گا، وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا :

((فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا ؟)) ''تو نے ان نعمتوں کی کیا شکرگزاری کی ؟''

وہ کہے گا: میں نے علم کو سیکھا اور سکھلایا اور میں نے تیرے راستے میں تیری رضا کے لیئے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا [کیونکہ تو نے یہ کام میرے لیئے نہیں کیا] بلکہ اس [علم] کو تو نے اس لیئے سیکھا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور تو نے قرآن اس لیئے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے.

((فَقَدْ قِيلَ)) ''پس وہ [تجھے] کہہ دیا گیا''۔

پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا :

((فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ))

''اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

تیسرا شخص وہ سخی ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ نے فراخی کی اور اس کو ہر قسم کا مال دے رکھا تھا:

(فَأُتِيَ بِهٖ) ''پھر اسے لایا جائے گا''۔

اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان کو پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے ان نعمتوں کا استعمال کیسے کیا؟ وہ کہے گا: میں نے سب مال تیرے راستے میں تیری رضاء کے لیئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ کردیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا :

((کَذَبْتَ)) (97) ''تو نے جھوٹ بولا''۔

تو نے اس لیئے [مال خرچ] کیا کہ تجھے سخی کہا جائے، چنانچہ تجھے [سخی] کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے متعلّق حکم دیا جائے گا کہ اس کو چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا ۔

اس شرکِ اصغر [ریاء کاری] کا انجام یہ ہے کہ مسلم شریف کی ایک قدسی حدیث میں ارشادِ الٰہی ہے :

((أَنَا أَغْنٰى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ ،مَنْ عَمِلَ عَمَلاً أَشْرَكَ فِيْهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَ شِرْكَهُ)) (98)

''میں ہر شریک کی بہ نسبت ہر قسم کے شرک سے بے نیاز ہوں، جو شخص میرے لیئے کوئی عمل کرتا ہے اور میرے علاوہ بھی کسی کو [دکھلاوا کرکے] میرا شریک بناتا ہے، تو میں اُسے اسی کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں [یعنی وہ عمل قبول نہیں کرتا]''۔

صحیح مسلم ، ابن ماجه ، ابن خذیمه اوربیهقی کی ایک روایت میں ہے :

((فَأَنَا بَرِيْءٌ ، هُوَ لِلَّذِيْ عَمِلَ لَهُ)) (99)

''وہ عمل اُس [دوسرے] کے لیئے ہی ہوگا، جس کے لیئے اس نے کیا ہے، میں اس سے بریٔ ہوں''۔

(97) صحیح مسلم مع نووی ۷/۱۳/۵۰۔۵۱، صحیح الترمذی حدیث:۱۶۴۲، نسائی ۶/۲۳۔۲۴، صحیح الترغیب حدیث:۲۰

(98) مسلم مع نووی ۹/۱۸/۱۱۵۔

(99) مسلم مع نووی ۹/۱۸/۲۵، ابن ماجہ:۴۲۰۲، ابن خزیمہ والبیہقی وصحیح الترغیب حدیث:۳۱، مشکوٰۃ:۵۳۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عملِ صالح کی تیسری شرط : مطابقت وموافقتِ سنّت

اطاعتِ رسول ﷺ ☆ قرآنِ کریم کی روشنی میں:

اہلِ علم نے اصولِ شریعت کی روشنی میں عملِ صالح کی جو تین شرطیں بتائی ہیں، اُن میں سے تیسری شرط یہ ہے کہ وہ عمل نبیٔ اکرم ﷺ کی سنّت کے عین مطابق ہونا چاہیئے یا بالفاظِ دیگرِ عملِ صالح کی ایک شرط ''مطابقت وموافقتِ سنّت'' بھی ہے کہ نماز، روزہ یا کوئی بھی نیک عمل ہو، اُسے اللہ تعالیٰ صرف اسی شکل میں قبول کرتا ہے کہ وہ عمل رسولُ اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے اور اپنائے ہوئے قولی وعملی طریقہ کے عین مطابق ہو، اپنی طرف سے کوئی طریقہ ایجاد نہ کیا گیا ہو اور نہ ہی وہ طریقہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی بھی دوسرے کا ایجاد کردہ ہو۔ اور اگر کوئی عمل نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ یا سنّت کو چھوڑ کر کسی غیر کے مصنوعی طریقے کے مطابق سرانجام دیا گیا ہو تو وہ عِند اللہ نا مقبول ہوگا کیونکہ نبیٔ اکرم ﷺ کی اطاعت کرنا اور آپ ﷺ کے بتائے اور اپنائے ہوئے طریقے یا سنّت پر عمل کرنا اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھنا حکمِ الٰہی اور فرضِ عین ہے جیسا کہ سورۂ احزاب، آیت:۲۱ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۝﴾

''رسولُ اللہ کی ذاتِ گرامی میں تمہارے لیئے بہترین نمونہ ہے''۔

اور سورۂ حشر کی آیت:۷ میں ارشاد فرمایا :

﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

''جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے آپ روکیں اس سے رک جاؤ''۔

قرآنِ پاک کے کتنے ہی مقامات ایسے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کے احکامات کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً سورۂ آلِ عمران کی آیت: ۳۲ اور ۱۳۲، سورۂ نساء کی آیت: ۵۹، سورۂ مائدہ کی آیت: ۹۲، سورۂ انفال کی آیات: ۱، ۲۰، ۴۶، سورۂ نور کی آیت: ۵۴ اور ۵۶، سورۂ محمد کی آیت: ۳۳، سورۂ مجادلہ کی آیت: ۱۳ اور سورۂ تغابن کی آیت: ۱۲ کا ترجمہ پڑھ کر دیکھ لیں۔ اِن تمام آیات میں بھی اتّباعِ رسول ﷺ کا حکم دیا گیا ہے۔ کہیں فرمایا: ﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ کہیں فرمایا: ﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ﴾ کسی جگہ ارشاد ہے: ﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ﴾ اور کسی آیت میں ارشاد ہے: ﴿أَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾

ان سب جگہوں پر ایک ہی مطالبہ کیا گیا ہے کہ فرمانِ الٰہی کی تعمیل کرو اور ارشادِ نبوی ﷺ کی اطاعت کرو۔ سورۂ انفال کی آیت: ۲۴ میں ایمان والوں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿ يآأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾

''اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول کی پکار پر لبیّک کہو جبکہ رسول تمہیں اُس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے''۔

سورۂ نساء آیت: ۸۰ میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اطاعتِ الٰہی قرار دیتے ہوئے فرمایا :

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ﴾

''جس شخص نے رسولُ اللہ کی اطاعت کی، اُس نے دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔

سورۂ آلِ عمران کی آیت: ۳۱ میں اطاعتِ رسول ﷺ کو حبِّ الٰہی کا معیار قرار دیا گیا ہے، چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے :

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’(اے نبی! لوگوں سے) کہہ دیں کہ اگر تم حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا، وہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے‘‘۔

سنّتِ رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے ارشادات پر عمل کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے بڑے بلند مقام و مرتبہ کا وعدہ فرمایا ہے جو قرآن پاک کے کئی مقامات پر مذکور ہے۔ مثلاً :

سورۂ نساء کی آیت:۱۳ میں ارشاد ہے :

﴿مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُO﴾

’’جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اُسے اللہ تعالیٰ ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے‘‘۔

ایسے ہی سورۂ فتح، آیت:۱۷ میں بھی وعدہ کیا گیا ہے، البتہ وہاں ﴿خَالِدِيْنَ فِيْهَا﴾ کی بجائے نافرمانی کی سزا بتادی ہے، اور فرمایا ہے :

﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَاباً أَلِيْماً O﴾

’’اور جو منہ پھیرے گا، اُسے وہ دردناک عذاب دے گا‘‘۔

سورۂ نسآء آیت:۶۹ میں فرمایا :

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقاً O﴾

’’جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کریں گے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔ (یعنی) انبیاء، صدّیقین، شُہداء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صالحین کے ساتھ، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسّر آ جائیں''۔

سورۂ نور کی آیت:۵۲ میں فرمایا :

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ۝﴾

''جو اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کریں، اللہ سے ڈریں اور اُس کی نافرمانی سے بچیں، وہی لوگ کامیاب ہیں''۔

سورۂ توبہ کی آیت:۷۱ میں فرمایا:

''مؤمن مَرد اور مؤمن عورتیں سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں''۔

اور اس سے آگے فرمایا :

﴿أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

''یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب پر غالب اور حکمت والا ہے''۔

سنّت و حکمِ رسول ﷺ کی نافرمانی ☆ قرآن کی نظر میں :

قرآنِ کریم میں نبیٔ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کو مسلمانوں کے لیئے اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے اور آپ ﷺ کے ارشادات و احکام کی غیر مشروط اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس موضوع کا دوسرا پہلو بھی واضح کر دیا ہے کہ اگر اس کے باوجود کسی نے میری اور میرے رسول [ﷺ] کی نافرمانی کی تو اس کا انجام بھی اچھا نہ ہوگا۔ چنانچہ سورۂ نساء آیت:۱۴ میں ارشادِ ربّانی ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَاراً خَالِداً فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌO﴾

''اور جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدّوں سے تجاوز کر جائے گا، اُسے اللہ تعالیٰ آگ میں ڈالے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس کے لیئے رُسوا کُن سزا ہے''۔

سورۂ نسآء ہی کی آیت: ٦٥ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں کی نافرمانی کو عدمِ ایمان کی نشانی اور آپ ﷺ کی اطاعت کو ایمان کی علامت بتاتے ہوئے فرمایا:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً O﴾

''(اے میرے نبی!) آپ کے رب کی قسم، یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ آپ فیصلہ کر دیں اس پر اپنے دلوں میں تنگی بھی محسوس نہ کریں بلکہ سرِ تسلیم خم کر لیں۔''

اسی سورۂ نسآء کی ہی آیت: ١١٥ میں حکمِ رسول ﷺ اور سنّتِ نبوی کی مخالفت کرنے والوں کو جہنّم کی سزا سناتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْراً O﴾

''جو شخص رسول اللہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہلِ ایمان کی روّش کے سوا کسی دوسرے کے راستے پر چلے جبکہ اُس پر ہدایت واضح ہو چکی ہے، تو اس کو ہم اُسی طرف چلائیں گے جِدھر وہ پھر گیا اور اسے جہنّم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ نور کی آیت:۶۳ میں نبی اکرم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو اس جرم کی سزا سے باخبر کرتے ہوئے فرمایا :

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ O﴾

''رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ وہ دنیا میں کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں، یا[آخرت میں]ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔''

اور سورۂ احزاب، آیت:۳۶ میں فرمایا :

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيناO﴾

''کسی مؤمن مرد و مؤمنہ عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اسے اس معاملہ میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے ، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔''

سورۂ فتح کی ایک ہی آیت:۱۷ میں اطاعتِ الٰہی اور اتّباعِ رسول ﷺ کا ثمرہ اور ان کی نافرمانی کی سزا کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَاباً أَلِيماً O﴾

''جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اللہ اسے اُن جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔اور جو[اُن کے حکم سے] منہ پھیرے گا، اُسے وہ دردناک عذاب دے گا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتّباعِ رسول ﷺ☆حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں :

اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے میں اِن ارشاداتِ الٰہیہ کے علاوہ خاص اِسی موضوع کے بارے میں خود رسولِ رحمت ﷺ کے کئی ارشاداتِ عالیہ ہیں ، چنانچہ صحیح بخاری میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ أَبٰى،قِيْلَ وَمَنْ يَّأْبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰى)) ۔(100)

’’میری امت کے تمام افراد جنّت میں جائیں گے ،سوائے اُن لوگوں کے جنھوں نے انکار کیا۔آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! دخولِ جنّت سے انکار کون کرسکتا ہے ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا : جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی ،اُس نے [دخولِ جنّت سے]انکار کیا‘‘۔

صحیح بخاری و مسلم شریف میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے :

((اِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ،وَاِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَااسْتَطَعْتُمْ))(101)

’’جب میں تمھیں کسی چیز سے روکوں تو اس سے باز آجاؤ اور جب میں تمھیں کسی کام کا حکم دوں تو حسبِ استطاعت اس کی تعمیل کرو۔‘‘

بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اتّباعِ سنّت کے اجروثواب اور مقام ومرتبہ کا پتہ دینے کے لئے ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا :

’’میری مثال اُس آدمی جیسی ہے جس نے آگ جلائی ۔جب اُس آگ کے اردگرد روشنی ہوگئی تو ان پروانوں اور کیڑوں نے جو آگ میں گرتے ہیں ،اُس

(100) بخاری مع الفتح ۱۳/۲۱۴۔ (101) بخاری مع الفتح ۱۳/۲۱۹۔۲۲۰،مسلم شریف:۱۳۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ میں گرنا شروع کردیا، وہ آدمی ان پروانوں کو اس آگ میں گرنے سے روکتا ہے مگر وہ زبردستی اُس آگ میں گرتے جاتے ہیں، ایسے ہی میں بھی تمہیں نارِ جہنّم سے پکڑ پکڑ کر روکتا ہوں مگر تم زبردستی اس آگ میں گرتے جاتے ہو‘‘۔

یہ تو صحیح بخاری شریف کے الفاظ ہیں، جبکہ صحیح مسلم شریف کی روایت بھی اسی طرح ہے، مگر اس کے آخر میں ہے:

((فَذٰلِکَ مَثَلِيْ وَ مَثَلُکُمْ)) (102)

’’میری اور تمہاری مثال بھی یہی ہے‘‘۔

[کہ میں تمہیں پکڑ پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ آگ سے بچو، آگ سے بچو، مگر تم مجھ پر غالب آجاتے ہو اور آگ میں جا گرتے ہو]۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات نارِ جہنّم سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہیں جو انہیں اپنالے گا وہ بچ جائے گا اور جس نے ان تعلیمات سے روگردانی کی وہ جان بوجھ کر اور زبردستی جہنّم کا سامان کررہا ہے۔

یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ قرآن کریم کا اپنا ایک مقام ہے، جسے سمجھنے کے لیۓ بھی نبیٔ اکرم ﷺ کی حدیث کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ گویا حدیثِ رسول ﷺ قرآنِ کریم کی تفسیر ہے۔ اس بات کی وضاحت کے لیۓ صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اگر حدیثِ رسول ﷺ یا سنّتِ نبوی ﷺ کو اپنایا نہ جائے اور اسے حجت تسلیم نہ کیا جائے تو ہم نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کسی بھی رکنِ اسلام پر عمل پیرا نہیں ہوسکتے کیونکہ قرآنِ پاک نے اِن امور کا مختصراً حکم دیا ہے جبکہ اِن کی تفصیلات ہمیں سنّتِ رسول ﷺ سے ہی لینی پڑیں گی۔ اب اُن لوگوں کی عقل کا اندازہ کرلیں کہ جن پر شقاوتِ قلبی غالب آگئی ہے اور وہ یہ کہنے لگے ہیں کہ ہمیں قرآن ہی کافی

(102) بخاری حدیث: ٦٤٨٣، مختصر مسلم حدیث: ١٥٤٤، مسلم مع نووی ٤٩/١٥/٨، صحیح ترمذی حدیث: ٢٣٠٥، مشکوٰۃ: ١٤٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، حدیثِ رسول ﷺ کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ طبقہ [پرویزیت] بھی مرزائیوں کی طرح برِّ صغیر ہی کی پیداوار ہے۔ آج سے چودہ سو برس قبل نبی اکرم ﷺ نے اس فتنہ پرور گروہ کے وجود میں آنے کی پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا:

((لَاأُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئاً عَلٰى أَرِيكَتِهٖ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ : لَا أَدْرِيْ ،مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ))

''میں تم میں سے کسی آدمی کو اپنی مَسند پر ٹیک لگائے ہوئے ہرگز نہ پاؤں کہ اس کے پاس میرا کوئی امر آئے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا جس سے روکا ہو تو وہ [شخص] کہے گا: میں نہیں جانتا [یعنی حدیثِ رسول ﷺ کا انکار کرے گا] بس ہم جو قرآن میں پائیں گے اُسی کی اتبّاع کریں گے''۔ (103)

ایک دوسری حدیث میں ہے:

((أَلَا إِنِّي أُوْتِيتُ الْقُرآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰى أَرِيكَتِهٖ فَيَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ الْقُرْآنَ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، وَإِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ......))

''خبردار! [ہوشیار رہو!] بے شک مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے مثل [حدیث] اس کے ساتھ، عنقریب ایک آدمی شکم سیر ہو کر اپنی مَسند پر ٹیک لگائے ہوئے کہے گا: پس تم قرآن کو مضبوطی سے پکڑ لو، اس میں جو حلال ہوا سے حلال سمجھو، اور جو حرام ہوا سے حرام سمجھو۔ [خبردار!] رسول اللہ ﷺ نے جو حرام فرمایا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حرام کیئے ہوئے کی طرح ہی ہے......''۔ (104)

(103) صحیح ابی داوٗد: ۳۸۴۹، صحیح الترمذی: ۲۱۴۵، ابن ماجہ: ۱۳، مسند احمد ۱۲۶/۴۔۱۲۷، مستدرک حاکم: ۱۰۸/۱۔۱۰۹
(104) صحیح ابی داوٗد: ۳۸۴۸، صحیح الترمذی: ۲۱۴۶، ابن ماجہ: ۱۲، مسند احمد ۱۳۰/۴۔۱۳۱، الدارمی ۱۴۴/۱، مشکوٰۃ: ۱۶۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض سنّت یا حدیثِ رسول ﷺ کی حُجیت کا انکار کرنا اور صرف قرآنِ کریم سے استدلال کا عقیدہ رکھنا سراسر کُفر ہے۔سورۂ نسآء کی آیت:۵۹ اور ۶۵ اور سورۂ نور کی آیت:۶۳ ایسے لوگوں کے کُفر کی دلیل ہیں ۔ پاک و ہند میں عبد اللہ چکڑالوی اور انکے شاگرد غلام احمد پرویز وغیرہ کا حلقۂ اثر [پرویزی فرقہ] انہی لوگوں کا گروہ ہے جو اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہلواتے ہیں۔ لیبیا کے کرنل معمر قذافی بھی اسی باطل نظریہ سے متاثر ہو چکے ہیں اور حال ہی میں حکومتِ کویت کے سرکاری دارالافتاء نے اس گروہ کے کافر ہونے کا فتویٰ دے دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادات میں افراط وتفریط یا انتہاء پسندی

اتّباعِ رسول ﷺ کا مفہوم ومقصود یہ ہے کہ جو نبیٔ اکرم ﷺ نے خود کیا یا کرنے کا حکم فرمایا یا کسی کو کرتے دیکھا اور اسے منع نہ فرمایا ہو، اُسے اپنایا جائے اور جو کام نہ آپ ﷺ نے خود کیا، نہ کرنے کا کسی کو حکم دیا بلکہ اس سے روکا ہو، ایسا کام کرنے سے اجتناب کیا جائے، اِسی کا نام اتباعِ رسول ﷺ یا اتباعِ سنّت ہے جو کہ ہمارے لیئے ذریعہ نجات ہے۔

کوئی کام بظاہر کتنا ہی اچھا کیوں نہ نظر آتا ہو، اگر وہ سنّت کے مطابق نہیں تو نا مقبول ہے۔ ایسے ہی انتہاء پسندی کا رجحان بھی شریعتِ اسلامیہ کے مزاج سے مناسبت نہیں رکھتا۔ مثلاً ایک کام تو اچھا اور نیک ہے مگر اُس کی ادائیگی میں ایسا رویہ اختیار کرلیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پیش قدمی کے ضمن میں آجائے تو یہ بھی روا نہیں کیونکہ سورۂ حجرات کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ، اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے آگے مت بڑھو (یعنی ان کے احکام سے پیش قدمی مت کرو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے“۔

اس انتہاء پسندی یا پیش قدمی کا ایک واقعہ کتبِ حدیث میں بھی موجود ہے، صحیح بخاری ومسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ”تین آدمی نبیٔ اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن (میں سے کسی) کے پاس آئے اور ان سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادت کے بارے میں پوچھا، جب انہیں آپ ﷺ کی عبادت کے بارے میں بتادیا گیا، تو انہوں نے کہا:

((أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَاتَأَخَّرَ))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نبیٔ اکرم ﷺ کے سامنے ہماری کیا حیثیت ہے؟ آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کرر کھے ہیں''۔

لہٰذا ان میں سے ایک نے کہا:

((أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّی اللَّیْلَ أَبَدًا))

''میں تو ہمیشہ ساری رات ہی نماز پڑھا کروں گا''۔

اور دوسرے نے کہا:

((أَنَا أَصُوْمُ النَّهَارَ أَبَدًا وَلَا أُفْطِرُ))

''میں تو بلا ناغہ روزہ رکھوں گا کبھی چھوڑوں گا نہیں''۔

اور تیسرے نے کہا:

((أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا))

''میں (عبادت کی خاطر) عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہ کروں گا''۔

نبی اکرم ﷺ (کو یہ باتیں پہنچیں تو) اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((أَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَکَذَا ؟أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّیْ لَأَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاکُمْ لَهُ. لٰکِنِّیْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّیْ وَ أَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ))

''کیا وہ تم ہی ہو جنھوں نے یہ یہ باتیں کی ہیں؟ مجھے اللہ کی قسم! میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا اور زیادہ تقویٰ والا ہوں لیکن پھر بھی میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں (یعنی کبھی نہیں بھی رکھتا) اور میں رات کو قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں کے ساتھ شادی بھی کرتا ہوں''۔

اور اپنی عبادت وعمل کا طریقہ بیان کرنے کے بعد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ))

''جس نے میرے طریقے سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں ہے''۔ (105)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے نبیٔ اکرم ﷺ کے طریقۂ عبادت یا سنّت کی خلاف ورزی کی اور افراط وتفریط کا شکار ہوا تو نہ صرف اس کا وہ عمل نامقبول ہے بلکہ ساتھ ہی وہ ارشادِ نبوی ﷺ ((فَلَیْسَ مِنِّیْ)) ''وہ مجھ سے نہیں ہے'' کا بھی مصداق ہوگا۔

اقرارِ رسالت کے تقاضے اور بدعات

جب کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتا ہے تو وہ ایمان باللہ اور توحیدِ الٰہی کے ساتھ ساتھ نبیٔ اکرم ﷺ کی رسالت کا بھی اقرار کرتا ہے۔ یہ اقرار اس پر واجب کر دیتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے احکام وفرمودات کی اطاعت کرے اور آپ ﷺ کے منع کردہ امور سے مکمل احتراز واجتناب کرے جیسا کہ سورۂ حشر کی آیت: ۷ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

''تمہیں رسول جو حکم دیں اسے اپنا لو اور جس کام سے روکیں اس سے باز آ جاؤ''۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار یہ مطالبہ کرتا ہے کہ امورِ دینیہ میں اپنی مرضی اور من مانی کی بجائے سنّتِ رسول ﷺ کے مطابق عمل کیا جائے۔ آپ ﷺ کے تابناک اسوۂ حسنہ کے مطابق زندگی گزاری جائے اور آپ ﷺ کے احکام واوامر کی مخالفت کر کے عذابِ الٰہی کو آواز نہ دی جائے۔ کیونکہ سورۂ نور کی آیت: ۶۳ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ O﴾

(105) بخاری: ۵۰۶۳، مسلم مع نووی: ۹/۵/۵، ۱۷۶، ۱۷۷، مشکوٰۃ: ج ۱، حدیث: ۱۴۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نبی اکرم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ کسی فتنے کا شکار نہ ہوجائیں یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہوجائیں''۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار یہ تقاضا کرتا ہے کہ زندگی بھر پیش آنے والے ہر معاملہ میں نبیٔ اکرم ﷺ کے فرمان کو مُنصف اور حَکَم تسلیم کیا جائے ورنہ ایمان کی سلامتی خطرے میں ہے۔ سورۂ نساء کی آیت: ۶۵ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ﴾

''(اے نبی!) آپ کے رب کی قسم ہے کہ لوگ اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے تمام اختلافات میں آپ کو مُنصف نہ مان لیں۔''

سرورِ کائنات ﷺ کے قول وعمل کا نام ہی ''سنت'' ہے اور جو مسلمان آپ ﷺ کی صحیح اور ثابت شدہ سنت کے مطابق زندگی گزار رہا ہو، وہی اصلی اہلِ سنّت ہے اور وہی اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار بھی ہے کیونکہ بخاری و ملسم اور نسائی و ابن ماجہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ أَطَاعَنِیْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰہَ))(106)

''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔

اور جو شخص عبادات کے معاملہ میں من مانی کرے، نبیٔ اکرم ﷺ کے ارشادات کو مدِّ نظر نہ رکھے اور بعض ایسے کاموں کو بھی دین اور ثواب سمجھ کر بجالائے جو آپ ﷺ نے نہ کیئے ہوں اور نہ ہی کرنے کا حکم فرمایا ہو، وہ کام باعثِ اجر وثواب نہیں بلکہ موجبِ عقاب و عذاب ہیں کیونکہ ہر وہ کام جو نبیٔ اکرم ﷺ کے عہدِ مسعود کے بعد دین میں داخل کیا گیا ہو مگر حقیقتاً دین سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو، ایسے ہی کام کو شرعی وفقہی اصطلاح میں ''بِدعت'' کہا جاتا ہے جس کی سخت مذمت کی گئی ہے۔

(106) بخاری مع الفتح ۲۹۵۷، مختصر مسلم ۱۲۲۲، صحیح نسائی، ۳۹۰۹، سنن ابن ماجہ ۲۸۵۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ایک بات بطورِ خاص ذہن نشین رہے کہ شرعاً صرف وہ کام بدعت کہلاتا ہے جو:

① نبیٔ اکرم ﷺ کے عہدِ مبارک کے بعد نیا ایجاد کیا گیا ہو اور سنّتِ رسول ﷺ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو۔

② وہ کام دین میں داخل سمجھا جاتا ہو اور اسے باعثِ اجر و ثواب اور ذریعۂ تقرّب بھی مانا جائے۔

البتہ وہ کام جو نیا تو ضرور ہے مگر جزوِ دین شمار نہیں کیا جاتا، اُسے ''بدعت'' نہیں کہا جائے گا۔ اس طرح مختلف قسم کی تمام مفید و مباح ایجادات بدعت کی تعریف سے خارج ہو جاتی ہیں جو اگرچہ عہدِ نبوّت کے بہت بعد وجود میں آئیں مگر انہیں کارِ ثواب، باعثِ تقرّب الی اللہ اور دین کا جزء تو کسی نے قرار نہیں دیا، مثلاً بس، کار، موٹر سائیکل کی سواری کرنا، آذان و جماعت اور خطبہ کے لیئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال، روشنی کے لیئے ٹیوب یا بلب کا استعمال، عینک لگانا، گھڑی باندھنا وغیرہ امور بدعت کے ضمن میں نہیں آتے، بدعت صرف وہی کام ہوتا ہے جو نیا بھی ہو اور جسے دین کا جزء یا باعثِ ثواب بھی سمجھا جائے۔

بدعت کی مذمت : حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں:

ان بدعات کا وجود میں آنا دراصل تو طلبِ ثواب کے لیئے ہی ہوتا ہے، مگر ہمارے سادہ دل بھائی یہ نہیں سمجھتے کہ اُن کے اس فعل سے انہیں ثواب تو کیا سخت گناہ ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ شیطانِ لعین نے ثوابِ دارین کا چکر دے کر کچھ لوگوں کو بدعات کی ترویج واشاعت پر لگا رکھا ہے اور حالات ہمارے سامنے ہیں کہ ان خرافات کا جال امربیل کے تاروں کی طرح پھیلتا ہی جا رہا ہے اور جس طرح امربیل درخت کو کھا جاتی ہے، ایسے ہی بدعات وخرافات کی دبیز تہوں میں سنّتِ رسول ﷺ بھی دھندلا رہی ہے۔ سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ ہر وہ کام جس کا زمانۂ رسالت میں بھی موقع آیا اور جس کے سرانجام دینے سے کوئی مجبوری مانع بھی نہ تھی، اس کے باوجود اس زمانۂ مسعود میں نہیں کیا گیا، اُسے آج کیا جارہا ہو اور فخر یہ کیا جارہا ہو تو ایسے کام میں خیر کہاں سے آئے گی؟ جبکہ دینِ مصطفیٰ ﷺ سے اس کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت نہیں ملتا۔ اگر ایسا کوئی کام واقعی ثوابِ دارین ہوتا تو:

﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌO﴾(107)

''تمہارے پاس ایک ایسے نبی تشریف لائے ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں، جن کو تمہاری مضرّت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں، ایمانداروں کے بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں''۔

کی شان سے متّصف سرورِ کائنات ﷺ اپنی امت کو ضرور مطلع کر جاتے کیونکہ آپ ﷺ مسلمانوں کی بھلائی کے بڑے حریص تھے۔ اور جب آپ ﷺ نے ایسے کام کو مشروع قرار نہیں دیا تو آج جو آدمی ایسا کوئی عمل ایجاد کرتا ہے وہ گویا شریعت کو ناقص قرار دیتا ہے اور شریعت سازی کا ارتکاب کرتا ہے جو کہ عظیم جُرم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بدعات وخرافات کی نبی ﷺ نے سخت مذمت فرمائی ہے جیسا کہ بخاری ومسلم اور مسند احمد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))(108)

''جس شخص نے ہمارے دین میں کوئی نیا عمل ایجاد کیا جو کہ درحقیقت دین میں سے نہیں، وہ عمل مردود ہے''۔

صحیح مسلم، سنن اربعہ، مسند احمد، دارمی، بیہقی اور مستدرک حاکم میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))(109)

(107) سورہ توبہ، آیت: ۱۲۸۔

(108) بخاری، حدیث: ۲۶۹۷، مسلم مع نووی ۱۲/۶/۱۶، مسند احمد ۲۷۰/۶، مشکوٰۃ ۵۱/۱۔

(109) مسلم مع نووی ۱۵۳/۶/۳، مشکوٰۃ: ۵۱/۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حمد وثناء کے بعد: بے شک بہترین حدیث اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت حضرت محمد (ﷺ) کی سنّت ہے اور بدترین امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

یہی روایت نسائی وابن خذیمه میں بھی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((وَكُلَّ ضَلالَةٍ فِي النَّارِ))(110) ''اور ہر گمراہی کا انجام نارِ جہنّم ہے''۔

شاید کوئی دوسرا گناہ ایسا نہیں جس کی اس قدر مذمّت کی گئی ہو جتنی بدعت کی مذمّت کی گئی ہے۔ نبیٔ اکرم ﷺ جب بھی خطاب فرماتے تو خطبۂ مسنونہ میں یہی الفاظ دہرایا کرتے اور آج تک علماء کرام اپنے خطبات کا آغاز اِسی خطبۂ مسنونہ سے کرتے ہیں اور قیامت تک یہی سلسلہ جاری رہے گا۔ پھر بھی بدعات روز بروز بڑھتی ہی جارہی ہیں ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان، دارمی اور مسنداحمد میں ایک حدیثِ رسول ﷺ ہے:

((فَإِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلافاً كَثِيْراً، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ))

''میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا، تب تم پر میری سنّت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کا طریقہ لازم ہے۔ انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نئے نئے امور سے بچو، بے شک (دین میں) ہر نیا کام

(110) صحیح نسائی، حدیث: ۱۴۸۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔(111)

ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطًّا ثُمَّ قَالَ : هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطاً عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ: هٰذِهِ سُبُلٌ ، عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْإِلَيْهِ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر فرمایا:"یہ اللہ تعالیٰ کا (سیدھا) راستہ ہے"۔ پھر اس کے بعد دائیں اور بائیں لکیریں کھینچیں اور فرمایا:" یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا اُس کی طرف دعوت دے رہا ہے"۔

اور اس کے بعد یہ آیت (الأنعام:۱۵۳) تلاوت فرمائی:

﴿ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيماً فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ ﴾(112)

"بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے، تم اسی راستے پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو، وہ تمھیں راہِ راست سے ہٹا دینگے۔"

بدعت کا انجام بیان کرتے ہوئے حسان بن عطیہؒ (تابعی) فرماتے ہیں:

(مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا، ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)(113)

---

(111) ابو داؤد :۴۶۰۷، ترمذی :۲۶۳۸، ابن ماجہ: ۴۲، ابن حبان:۱۰۲، دارمی ۱/۴۴، ۴۵،مسند احمد ۱۲۶/۴، ۱۲۷، الترغیب ۱/۵۸،المشکوۃ ۱/۵۸،شرح السنۃ ۱/۲۰۵ ۔

(112) ابن ماجہ(۱۱)عن جابر بن عبداللہ،مسند احمد ۱/۴۳۵، الدارمی ۱/۶۷،مشکوۃ ۱/۵۹، ۴۶۵ ۔

(113) دارمی ۱/۴۵،مشکوۃ ۱/۶۶ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
www.muhammadiamiqamar.com

''جس کسی قوم نے اپنے دین میں بدعت کو رواج دیا، اللہ تعالیٰ اُس (بدعت) کی مثل ایک سنّت کو اُس قوم سے اٹھالیتا ہے جو قیامت تک اُن کی طرف نہیں لوٹائے گا''۔

اور ایک روایت میں بدعت ساز و بدعت نواز کے بارے میں آیا ہے:

((مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ))(114)

''جس نے کسی بدعتی کی عزت وتوقیر کی، اس نے اسلام کے گرانے پر اس کی مدد کی''۔

بدعات (شریعت سازی وایجاد بندہ) کا اجمالی تعارف

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے ۱۰ھ میں ماہِ ذوالحجہ کی دس تاریخ کو نبیٔ رحمت ﷺ حجۃ الوداع کی ادائیگی کے سلسلے میں میدانِ عرفات میں تشریف فرما تھے کہ آسمان سے اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ کی آیت:۳ نازل فرمائی، جس میں ارشاد فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْناً﴾

''آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین مکمل کردیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور دین اسلام کو تمہارے لیئے پسند کیا ہے''۔

امام قرطبی کی ''الجامع لاحکام القرآن'' اور امام ابن کثیرؒ کی ''تفسیر القرآن العظیم'' میں مذکور ہے کہ اِس آیت کے نزول کے بعد نبیٔ اکرم ﷺ صرف اکیاسی (۸۱) دن حیات

(114) بیہقی فی شعب الایمان مرسلاً، ضعیف الجامع ۵۸۸۹ تحقیق مشکوٰۃ: (۱/۶۶) میں شیخ البانی نے اِس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے اور پھر رحلت فرمائی۔ مذکورہ آیت کے ان الفاظ کا مفہوم بڑا واضح ہے کہ اُسی دن سے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل فرما دیا ہوا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کے احکام میں کسی قسم کی کوئی کمی یا خامی نہیں رہی۔ اس نے اس طرح اپنی رحمت کا اتمام کر دیا ہے اور امتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا اَفْضَلُ الصَّلَوٰاتِ وَاَتَمُّ التَّسْلِيْمَاتِ کے لیئے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے اور آج جس طرح دین اسلام کو ترک کر کے کسی دوسرے دین کو اختیار کرنا کفر وارتداد ہے اسی طرح دین اسلام کی تعلیمات کو قولاً یا فعلاً ناقص و نامکمل کہنا بھی قرآنِ کریم کی اس آیت کی صریح خلاف ورزی و نافرمانی ہے۔

تکمیلِ دین اور اتمامِ نعمت کا اعلانِ الٰہی ہو چکنے کے بعد اب اگر کوئی شخص کسی ایسے کام کو اپناتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کے اپنانے کی ترغیب دیتا ہے جو قرآن وسنت سے ثابت نہ ہو تو ایسا شخص ظاہر ہے کہ ''شریعت ساز'' کہلائے گا۔ اور ایسا کام ''ایجادِ بندہ'' شمار ہوگا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ دین اسلام کی تکمیل فرما چکا ہے تو آج کوئی نئی چیز دین میں داخل کرنا نہ صرف دخل در معقولات بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر اس بدظنی کے اظہار کے مترادف ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین ابھی مکمل نہیں ہوا بلکہ اس میں تو ابھی بھی فلاں فلاں امور یا اعمال کے اندراج کی کمی باقی ہے یا پھر یہ کہ نبی ﷺ نے نعوذ باللہ ہمیں پورا دین نہیں پہنچایا اور تبلیغِ رسالت میں نعوذ باللہ کوتاہی برتی ہے۔

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الاعتصام'' میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول یوں نقل کیا ہے:

(مَنْ أَحْدَثَ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ شَيْئاً لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَلَفُهَا فَقَدْ زَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَانَ الدِّيْنَ لِأَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ فَمَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ دِيْناً لَا يَكُوْنُ الْيَوْمَ دِيْناً)(115)

''جس شخص نے اس امت میں کوئی (ایسی) چیز ایجاد کی جس پر اس (امت) کے سلف نہیں تھے، اُس نے یہ گمان کیا کہ (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ نے

(115) الاعتصام: ۱/۴۹، تحقیق البدع والنہی عنہا وضاح القرطبی، ص: ۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین (کی تبلیغ) میں خیانت کی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے آج تمہارے لیئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے''۔ پس جو چیز اُس دن دین نہیں تھی وہ آج بھی دین نہیں ہوسکتی''۔

اس طرح کسی بدعت کو ایجاد کر کے گویا اس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ دونوں کی تکذیب کا ارتکاب کیا ہے جو کہ جرمِ عظیم ہے۔

جرمِ شریعت سازی اور دینی ایجادات کے سلسلہ میں ہماری یہ بات کوئی مفروضہ ہے نہ کسی شاعر کے تخیّل کی بلند پروازی کا نتیجہ بلکہ یہ ایک امرِ واقع ہے کہ ایسے لوگ بھی بکثرت موجود ہیں جنہیں ہم شریعت ساز کہہ رہے ہیں اور ایسے افعال کی فہرست بھی خاصی طویل ہے جنہیں ایجادِ بندہ کہا جا سکتا ہے۔ شریعت سازوں کی یہ دینی ایجادات بعض حدود و قیود کو چھوڑ کر اپنی شکل و صورت اور طریقہ وہیئت کذائی کے اعتبار سے ایسے خوبصورت اسلامی رنگ میں پیش کی جاتی ہیں کہ شرعی امور اور ان ایجادات میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ناخواندہ خواتین و حضرات اور واجبی سے پڑھے لکھے لوگ بھی اس دامِ ہمرنگِ زمین میں بآسانی گرفتار ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں سنت وثواب کے حوالہ سے جب ان امور کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ جھانسے میں آ جاتے ہیں کیونکہ انہیں خود ساختہ اعمال پر شرعی اعمال کا دھوکہ ہو جاتا ہے مگر درحقیقت ان اختراعات کو اسلام، شریعت، عباداتِ مسنونہ اور اعمالِ صالحہ سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ایجادِ نو اور صریح دھوکہ ہی ہوتے ہیں جنہیں آپ ذرا مہذّب انداز سے ''حسین دھوکہ'' کہہ سکتے ہیں۔

ایسے افعال کو ہی شرعی وفقہی اصطلاح میں ''بدعات'' کہا جاتا ہے۔ ایسے امور کی مذمّت بکثرت احادیث میں وارد ہوئی ہے جن میں سے چند ذکر کی گئی ہیں۔

نبیٔ اکرم ﷺ جب بھی کوئی خطبہ ارشاد فرماتے تو ایسی ایجاداتِ دینیہ کی سخت مذمت فرمایا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تے تھے اور خلفاء راشدین، عام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین، آئمہ دین رحمۃ اللہ علیہم اور علماء امت آج تک خطباتِ جمعہ اور وعظ و تبلیغ کی مجلسوں میں اس خطبۂ مسنونہ کو دہراتے آرہے ہیں۔

جبکہ سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے اور بدعات سے بچنے کے بارے میں ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ و مسند احمد اور صحیح ابن حبان و سنن دارمی کے حوالے سے ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا جاچکا ہے اور وہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت ارشاد فرمائے تھے جس کی منظر کشی کرتے ہوئے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا))

’’ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا بلیغ وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل دہل گئے اور آنکھیں برس اٹھیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یوں لگتا ہے جیسے یہ کسی الوداع کرنے والے کا وعظ ہو، آپ ہمیں وصیّت فرمائیں‘‘۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تُأُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ))

’’میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے اور امیر کی سمع و طاعت کی وصیّت کرتا ہوں، چاہے تم پر کسی غلام کو ہی امیر کیوں نہ بنا دیا جائے‘‘۔

اور آگے مذکورہ وصیّت فرمائی جس میں بدعات سے بچنے کا حکم فرمایا ہے۔ ہم احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سنتے بھی رہتے ہیں مگر معلوم نہیں کیا وجہ ہے؟ کہ ہمارے کانوں پر جُوں تک نہیں رینگتی، اور نبوی پیمانوں کو چھوڑ کر اپنے ہی پیمانوں سے جسے چاہتے ہیں، کارِثواب قرار دے کر اپنا لیتے ہیں۔

اپنے دنیوی امور میں تو کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ہم ہزار بار سوچتے ہیں۔ دس روپے کی کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز خریدنا چاہیں تو سارا بازار چھان مارتے ہیں اور جہاں سے سستی اور اچھی کوالٹی کی چیز ملے، وہاں سے لیتے ہیں، تو کیا ہمارا دین اتنا ہی بے دام اور سستا سودا ہے کہ اس کے امور میں ہم اصلی و نقلی کے بارے میں سوچنا، قرآن وسنت کی دلیل طلب کرنا یا بالفاظ دیگر ان کی کوالٹی کا جاننا اور پوچھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فکرِ دین کی توفیق سے نوازے۔ آمین ثُمَّ آمین۔

ابوحسان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ الخبر
وداعیہ متعاون مراکز دعوت وارشاد الدمام، الخبر، الظہران (سعودی عرب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادرومراجع

۱ قرآن کریم

۲ ارواء الغلیل للالبانی طبع المکتب الاسلامی

۳ بلوغ المرام مع سبل السلام لابن حجر ، المکتبه التجاریه الکبریٰ مصر

۴ تطهیر المجتمعات ، قاضی احمد بن حجر، قطر

۵ تعلیماتِ شاہ احمد رضاخان بریلوی، مولانا محمد حنیف یزدانی، مکتبہ نذیریہ، لاہور

۶ تفسیر ابنِ کثیر (اردو) مکتبہ تعمیرِ انسانیت لاہور (عربی)طبع بابی ، مصر .

۷ تفسیر القرطبی ، طبع مصر .

۸ تقویۃ الایمان شاہ اسماعیل شہید ،الدار السّلفیہ، بمبئی انڈیا .

۹ ریاض الصالحین للنووی تحقیق الارناؤط

۱۰ الزواجر للهیتمی ،طبع بیروت .

۱۱ سلسلةالاحادیث الصحیحه للالبانی، المکتب الاسلامی .

۱۲ سنن ابن ماجه تحقیق محمد فؤاد عبد الباقی ، بیروت .

۱۳ سنن ابی داؤد مع عون المعبود ، طبع مدنی

۱۴ سنن ترمذی مع شرحه (تحفة الاحوذی) طبع مدنی

۱۵ سنن الدارمی ، دار الکتب العلمیة ،

۱۶ سنن کبریٰ بیهقی،طبع بیروت

۱۷ معجم طبرانی کبیر ، بتحقیق حمدی سلفی

۱۸ سنن نسائی ، طبع مکتبه السلفیه لاهور و بیروت

۱۹ شرح العقیدة الطحاویة بتخریج الالبانی طبع المکتب الاسلامی .

۲۰ صحیح ابی داؤد ، للالبانی طبع الریاض

۲۱ صحیح ابن خذیمه بتحقیق ڈاکٹر مصطفی اعظمی طبع الریاض،

۲۲ صحیح ابن حبّان ـ الاحسان، طبع بیروت .

۲۳ صحیح بخاری طبع مؤسسه علوم القرآن عجمان الامارات العربیه المتحده.

۲۴ صحیح بخاری مع الفتح ، طبع السعودیه

۲۵ صحیح ترمذی للالبانی طبع الریاض .

۲۶ صحیح الترغیب و الترهیب ، للالبانی طبع دار المعارف الریاض .

۲۷ صحیح الجامع الصغیر للالبانی، طبع بیروت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸ صحیح مسلم مع النووی ، بیروت .
۲۹ صحیح نسائی ، للالبانی طبع الریاض
۳۰ ضعیف الجامع الصغیر، طبع المکتب الاسلامی، بیروت .
۳۱ فتح الباری لابن حجر طبع دار الافتاء الریاض .
۳۲ فتح المجید شرح کتاب التوحید ، عبد الرحمن بن حسن ،مکتبة الریاض الحدیثه .
۳۳ کتاب التوحید،محمد بن عبد الوهاب، طبع طارق اکیڈمی،فیصل آباد .
۳۴ الکبائر للذهبی ، بتصحیح محمد عبد الرحمن الوکیل.
۳۵ مجمع الزوائد ، علّامه هیثمی .
۳۶ مختصر الترغیب و الترهیب لابنِ حجر ، طبع مالیگاؤں انڈیا .
۳۷ مختصر مسلم ، بتحقیق الالبانی .
۳۸ مرشدِ جیلانی کے ارشاداتِ حقّانی مولانا محمد حنیف یزدانی،مکتبہ نذیریہ،لاہور .
۳۹ مستدرك حاکم ، طبع بیروت .
۴۰ مسند احمد بفهرس الالبانی ، طبع بیروت۔
۴۱ مشکوٰة بتحقیق الالبانی .
۴۲ مؤطأ امام مالك طبع بیروت و الریاض .
۴۳ مصنّف ابن ابی شیبه ، طبع الدار السلفیه بمبئ .
۴۴ مصنف عبد الرزاق ، بتحقیق شیخ حبیب الرحمن اعظمی
۴۵ موارد الظمآن ، بتحقیق محمّد حامد الفقی ، طبع الریاض .
۴۶ ہدایۃ المستفید ،عطاءاللہ ثاقب،اردوترجمہ فتح المجید للشیخ عبد الرحمن بن حسن آل الشیخ طبع لاهور .

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مطبوعاتِ توحید پبلیکیشنز

کتاب نمبر	عنوان	کتاب نمبر	عنوان
1	بدعات اور ان کا تعارف	12	توحیدِ باری تعالیٰ سے متعلقہ شکوک وشبہات کا ازالہ
2	نمازِ پنجگانہ کی رکعتیں مع نمازِ وتر وتہجد و جمعہ	13	دعوۃ الی اللہ اور داعی کے اوصاف
3	مختصر مسائل واحکامِ رمضان، روزہ اور زکوٰۃ	14	تعویذ گنڈوں اور جنّات وجادُو کا علاج (جو آپ خود بھی کر سکتے ہیں)
4	مختصر مسائل واحکامِ طہارت ونماز	15	نمازِ تراویح (حرم میں تراویح اور علماء کے فتاویٰ)
5	زیارتِ مدینہ منوّرہ۔ احکام وآداب	16	مَرد وزَن کی نماز میں فرق؟
6	ٹوپی وپگڑی سے یا ننگے سر نماز؟	17	سَاز وآواز یا گانا وموسیقی
7	صحیح تاریخِ ولادتِ مصطفیٰ جشنِ عیدِ میلاد؛ یومِ وفات پر!	18	نماز میں کی جانے والی غلطیاں اور کوتاہیاں
8	دنیوی مصائب ومشکلات (حقیقت، اسباب، ثمرات)	19	آدابِ دعاء شرائط، اوقات، مقامات
9	مختصر مسائل واحکامِ حج وعمرہ اور قربانی وعیدین	20	رَفْعُ الْيَدَيْن، دلائل وتحقیق
10	دین کے تین اہم اصول مع مختصر مسائلِ نماز	21	جنتی عورت
11	استقامت (راہِ دین پر ثابت قدمی) حصولِ استقامت کے ۱۳ ذرائع	22	مختصر مسائل واحکام نمازِ جنازہ

اگر آپ ان کتابوں کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پتے پر رابطہ قائم کریں:

Email to: tawheed_pbs @hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشن خیالی

	قرآنِ مجید کی روشن خیالی	طاغوت کی روشن خیالی
①	عورتیں حجاب پہنیں۔	حجاب پسماندگی کی علامت ہے۔
②	مرد، عورت پر قوام ہے۔	مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔
③	قانون تعدادِ ازدواج پر عمل کرو۔	قانوں تعدادِ ازدواج عورت پر سراسر ظلم ہے۔
④	قانون قصاص نافذ کرو۔	قانون قصاص، حقوقِ انسانی کے منافی ہے۔
⑤	قوانین حدود نافذ کرو تا کہ چوری، ڈاکے ختم ہوں اور معاشرہ شراب اور زنا سے پاک ہو۔	قوانین حدود ظالمانہ اور وحشیانہ سزائیں ہیں۔ چوری، ڈاکہ، شراب اور زنا فطری عمل ہیں انہیں ختم کرنا ممکن نہیں۔
⑥	سودی نظام ختم کرو۔	سودی نظام کے بغیر معاشی ترقی ممکن نہیں۔
⑦	مسلمانوں پر کفار کے مظالم روکنے کے لیئے جہاد کرو۔	جہاد نہیں، یہ دہشت گردی ہے۔
⑧	یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کرو۔	یہود و نصاریٰ سے دوستی میں عزت اور وقار ہے۔
⑨	موسقی اور گانا بجانا حرام ہے۔	موسیقی اور گانا بجانا روح کی غذا ہے۔
⑩	داڑھی رکھو۔	داڑھی رکھنا پسماندہ اسلام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ